ڈِسائیپلشپ ایوینجلیزم

(بشارتی شاگِردیت)

کورس

لیول 1

جب تک کہ دوسری صورت میں اس کی نشاندہی نہیں کی جاتی ، تمام صحیفے اور حوالاجات
THE HOLY BIBLE IN URDU REVISED VERSION
PAKISTAN BIBLE SOCIETY.
سے لئے گئے ہیں۔

بین الاقوامی حق اشاعت کے قانون کے تحت تمام حقوق محفوظ ھیں . نقل کرنے یا دوبارہ اشاعت کرنے کی اجازت ہے
بشرطیکہ یہ مواد کسی منافع کے بغیر صرف تبلیغ کے لئے اِستعمال ھو۔

ڈِسائیپلشپ ایوینجلیزم

(بشارتی شاگِردیت)

کورس

لیول 1

مشمولات

1	ابدی زندگی	7
2	فضل کے زریعہ نجات	11
3	فضل کے ذریعے راستبازی	17
4	خُدا کے ساتھ تعلُق	12
5	خُدا کی فطرت	26
6	توبہ	31
7	ثابت قدمی/عزم	37
8	پانی کا بپتِسمہ	42
9	مسیح میں ہماری شناخت (حصہ اول)	47
10	مسیح میں ہماری شناخت (پارٹ 2)	53
11	جب ایک مسیحی گُناہ کرتا ہے تو کیا ہوتا ہے ؟	57
12	خُدا کے کلام کی سالمیت	62
13	خُدا قصوروار نہیں ہے	66
14	رُوح سے بھرپور ایک زندگی کی طاقت	70
15	پاک روح کو کیسے حاصل کیا جائے	75
16	غیر زُبان میں دُعا کرنے کے فائدے	80

سبق 1

ابدی زندگی

کلام پاک کا ایک بہت معرُوف حوالہ یوُحنا 16:3 ہے ۔ ایسا لگتا ہے کہ ہر شخص اس آیت کو بچپن سے ہی جانتا ہے ، پھر بھی مجھے یقین ھے کہ اسے غلط سمجھا اور غلط استعمال کیا گیا ھے ۔ یوُحنا 16:3 میں یوُں مرقُوم ھے ، **کیونکہ خُدا نے دُنیا سے اَیسی مُحبّت رکھّی کہ اُس نے اپنا اِکلَوتا بیٹا بخش دِیا تاکہ جو کوئی اُس پر اِیمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زِندگی پائے ۔**

روایتی طور پر، اِس صحیفے کو یہ سکھانے کے لئے استعمال کیا گیا ہے کہ یسُوع ہمارے گناہوں کی خاطرآیا اور جان دی تاکہ ہم ہلاک نہ ہوں ۔ جیسا کہ حقیقت ہے، یہ آیت یہ کہہ رہی ہے کہ یسُوع کا اِس زمین پر آنا اور ہمارے لئے مرنے کا اصل مقصد یہ تھا کہ ھم ہمیشہ کی زندگی پائیں ۔ ایسا ہی ہوا کہ ہمارے اور اُس ہمیشہ کی زندگی کے درمیان ہمارے گُناہ ایک رُکاوٹ کی طرح کھڑے تھے ۔

یہ سچ ہے کہ یسُوع ہمارے گناہوں کے لئے مرا ، اور یہ بھی سچ ہے کہ اگر ہم یسُوع پر ایمان رکھتے ہیں ، تو ہم ہلاک نہیں ہوں گے ، لیکن خوشخبری اِس سے کہیں زیادہ ہے ۔ اِنجیل کا اصل پیغام یہ ہے کہ خُدا آپ کو ہمیشہ کی زندگی دینا چاہتا ہے ۔ اب میں اس کی وضاحت کرتا ہوں ۔

اُس کے مصلُوب ہونے سے ایک رات قبل، یسُوع دُعا کر رہا تھا، اور اُس نے یہ کہا، **اور ہمیشہ کی زِندگی یہ ہے کہ وہ تُجھ خُدایِ واحِد اور برحق کو اور یِسُوع مسِیح کو جِسے تُو نے بھیجا ہے جانیں** ۔ (یُوحنا 3:17) ۔

اِس آیت میں یہ کہا گیا ہے کہ ہمیشہ کی زندگی باپ کو جاننا ہے، واحد سچا خُدا، اور یسُوع مسیح کو جاننا ہے، جِسے اُس نے بھیجا ہے ۔ ابدی زندگی یہی ہے ۔ بہت سارے لوگوں کا خیال ہے کہ ہمیشہ کے لئے زندہ رہنا ہی ابدی زندگی ھے ۔ ٹھیک ہے ، ہر شخص ہمیشہ کے لئے زندہ رہتا ہے ۔ یہ سوچنا غلط فہمی ہے کہ مرنے کے بعد کسی شخص کا وجود مِٹ جاتا ھے ۔ رُوح اور جان خُدا کے پاس واپس چلی جاتی ہے ۔ جسم قبر میں سڑ جاتا ہے ۔ سچ تو یہ ہے کہ ہر وہ فرد جو کبھی بھی زمین پر رہا ہے وہ رُوحانی شکل میں زندہ رہے گا ۔ لہذا، یہ کہنا کہ ابدی زندگی ہمیشہ زندہ رہنا ہے پوری سچائی نہیں - ہر شخص ہمیشہ کے لئے زندہ رہتا ہے ۔ اِس آیت سے یہ بات بالکل واضح ہوگئی ہے کہ ابدی زندگی ہر ایک کو نہیں ملتی ۔

کچھ لوگ کہیں گے ، " ہمیشہ کے لئے دوزخ میں رہنے کی نسبت ہمیشہ آسمان پہ رہنا ابدی زندگی ہے ۔ " لیکن ابدی زندگی وہی ہے جو یسُوع نے یُوحنا 3:17 میں کہا تھا - خُدا اور یسُوع مسیح کو جاننا ۔ یہ دانشورانہ علم سے زیادہ ہے ۔ اِس لفظ " جاننا " کا استعمال پورے کلام میں قریب ترین شخصی رِشتے کوجو آپ کا کسی سے ہو سکتا ہے بیان کرنے کے لئے استعمال کیا گیا ھے ۔

نجات کا اصل مقصد آسمان میں ہمیشہ کے لئے رہنا نہیں ہے، بے شک وہ بہت عظیم ہو گا ۔ نجات کا اصل مقصد قربت - خُداوند خُدا کے ساتھ ذاتی تعلق ہے ۔ بہت سارے لوگ ایسے ہیں جو اپنے گُناہوں کی معافی کے لئے خُدا سے فریاد کرتے ہیں ۔ لیکن اُنکا مقصد کبھی بھی خُدا سے قربت رکھنا نہیں ۔

نجات کے اصل مقصد کی وضاحت نہ کرنے سے ، ہم اِنجیل کو بے تاثیر کر رہے ہیں ۔ جب ہم نجات کو ایسی چیز کے طور پر پیش کرتے ہیں جسکا تعلق صرف روحانی چیزوں سے

ہو جس سے ہمیں صرف مُستقبل میں فائدہ ہوگا ، ابدی زندگی میں، تو ہم لوگوں کی مدد نہیں کر رہے ہیں ۔ کچھ لوگ ایسے ہیں جوابھی اِس دُنیا میں سچ مچ جہنم کی سی زندگی جی رہے ہیں ۔ بہت سے افسردہ ہیں، غربت میں زندگی گزار رہے ہیں ، جھگڑے، دُھتکار، تکلیف اور ناکام شادیوں سے نمٹ رہے ہیں ۔ لوگ دن بدن صرف زندہ رہنے کی کوشش کر رہے ہیں ۔ مرمر کے جی رہے ہیں ۔ نجات کو ایسی چیز بنانا جو صرف مستقبل سے مُتعلق ہو، بہت سارے لوگوں نے اس فیصلے کو اس لئے روک دیا کہ وہ آج صرف زندہ رہنے کی کوشش میں مصروف ہیں ۔

سچ یہ ہے کہ یسُوع صرف ہماری دائمی منزلوں پہ اثرانداز ہونے کے لئے نہیں آیا تھا تاکہ ہم دوزخ کی سزا اور لعنت کی بجائےآسمان میں برکتوں کے ساتھ ہمیشہ زندہ رہیں ، لیکن یسُوع اِس لئےبھی آیا تھا کہ ہمیں اِس مَوجُودہ خراب جہان سے خلاصی بخشے (گلتیوں 4:1) ۔ یسُوع آج آپ کو خدا باپ کے ساتھ قربت اور ذاتی رشتہ دینے آیا ہے ۔

یسُوع آپ کو اپنے ساتھ قریبی اور ذاتی رشتے میں واپس لانے کے لئے آیا تھا ۔ یسُوع آپ سے پیار کرتا ھے ۔ یسُوع آپ کو ذاتی طور پر جاننا چاہتا ہے ۔ یسُوع آپ کو ایسا معیارِ زندگی دینا چاہتا ہے جو کسی بھی دوسرے وسیلہ کے زریعہ حاصل کردہ چیز سے بہترین ھے ۔

یسُوع یُوحنا 10:10 میں کہتا ھے ۔ **چور** [شیطان کی بات کرتے ہوئے] **نہیں آتا مگر چُرانے اور مار ڈالنے اور ہلاک کرنے کو ۔ میں اِس لِئے آیا کہ وہ زِندگی پائیں اور کثرت سے پائیں ۔** (بریکٹس میں لکھے گئے الفاظ میرے ہیں) ۔ خُدا آپ کو ابدی زندگی دینا چاہتا ہے ۔ خُدا آپ کو کثرت کی زندگی عطا کرنا چاہتا ہے ، اور مجھے یقین ہے کہ آج آپ کو اس کی ضرورت ہے ۔ کہ آپ یہ چاہتے ہیں ۔ مسیح صرف آپ کے گُناہوں کی معافی کے لئے نہیں ، بلکہ آپ کو اپنے قریب لانے کے لئے مر گیا ۔ اگر آپ خُداوند کو نہیں جانتے تو ، اِس مقصد کے لئے آپ کو اُسے جاننے کی ضرورت ہے ۔ اگر آپ پہلے سے نیا جنم پا چکے ہیں تو ، آپ کو اپنے گناہوں کی معافی سے آگے بڑھکر باپ کے ساتھ ہمیشہ کی زندگی میں داخل ہونے کی ضرورت ھے ۔

ابدی زندگی سے متعلق حقائق

A ۔ اِنجیل کا مقصد ابدی زندگی ہے (یُوحنا 16:3) ۔

B ۔ خُدا کو جاننا ابدی زندگی ہے (یُوحنا 3:17) ۔

C ۔ خُدا کو جاننا ایک گہرا شخصی تعلق ہے (1 کرنتھیوں 17-16:6) ۔

D. ابدی زندگی اب دستیاب ہے (1 یوحنا 12:5) ۔

E. خُدا آپ کے ساتھ ذاتی تعلقات چاہتا ہے (مکاشفہ 20:3) ۔

سوالات اور حوالاجات برائے شاگرِدیت

1. یُوحنا 16:3 پڑھیں ۔ خُدا کا یسُوع کو دنیا میں بھیجنے کا کیا مقصد تھا ؟

یُوحنا 16:3 کیونکہ خُدا نے دُنیا سے اَیسی مُحبّت رکھّی کہ اُس نے اپنا اِکلَوتا بیٹا بخش دِیا تاکہ جو کوئی اُس پر اِیمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زِندگی پائے ۔

2. بائیبل میں استعمال کردہ لفظ "جاننا" کا مطلب کسی شخص سے گہرا ذاتی رِشتہ ھے (پیدائش 1:4) ۔ مطالعہ کریں یُوحنا 3:17 ۔ اِس آیت کے مُطابق، ابدی/ہمیشہ کی زِندگی کیا ھے؟

پیدائش 1:4 اور آدم اپنی بیوی حّوا کے پاس گیا اور وہ حاملہ ہوئی اور اسکے قائِن پیدا ہوا ۔ تب اُس نے کہا مُجھے خُداوند سے ایک مرد مِلا ۔

یُوحنا 3:17 اور ہمیشہ کی زِندگی یہ ہے کہ وہ تُجھ خُدایِ واحِد اور برحق کو اور یِسُوع مسِیح کو جِسے تُو نے بھیجا ہے جانیں ۔

3. 1 یُوحنا 5:11-12 پڑھیں ۔ ان آیات کے مطابق ، ابدی یا ہمیشہ کی زندگی کا آغاز کب سے ہوتا ہے؟

1 یُوحنا 5:11-12 اور وہ گواہی یہ ہے کہ خُدا نے ہمیں ہمیشہ کی زِندگی بخشی اور یہ زِندگی اُس کے بیٹے میں ہے ۔ [12] جس کے پاس بیٹا ہے اُس کے پاس زندگی ہے اورجسکے پاس خُدا کا بیٹا نہیں اُس کے پاس زندگی بھی نہیں ۔

4. یُوحنا 10:10 پڑھیں ۔ یسُوع ہمیں کس طرح کی زندگی دینے آیا تھا ؟

یُوحنا 10:10 چور نہیں آتا مگر چُرانے اور مار ڈالنے اور ہلاک کرنے کو ۔ مَیں اِس لِئے آیا کہ وہ زِندگی پائیں اور کثرت سے پائیں ۔

5. کثرت کی زندگی کے معیار یا اوصاف کو اپنے الفاظ میں بیان کریں ؟

6. کیا آپ ایمان رکھتے ہیں کہ خُدا نے اپنے بیٹے یسُوع کو بھیجا کہ دنیا کے گناہوں کے لئے اپنی جان دے ، اِس طرح ہمیں جو ایمان لاتے ھیں ابدی / ہمیشہ کی زندگی عطا کرے؟

7. کیا آپ کے لئے یہ واضح ہے کہ ابدی / لازوال زندگی نہ صرف ایک طویل مدت (ابدیت) بلکہ زندگی کا معیار اور مقدار ہے؟

جوابات سبق 1

1. یوحنا 16:3 پڑھیں ۔ خدا کا یسوع کو دنیا میں بھیجنے کا کیا مقصد تھا ؟
دُنیا کو بچانے کے لِئے ، وہ تمام جو یسُوع پر ایمان رکھیں اُن پے گُناہ کی سزا ختم کر کے ہمیشہ کی زِندگی عطا کرے ۔

2. بائیبل میں استعمال کردہ لفظ "جاننا" کا مطلب کسی شخص سے گہرا ذاتی رِشتہ ھے (پیدائش 1:4) مطالعہ کریں یُوحنا 3:17 ۔ اِس آیت کے مُطابق ، ابدی/ہمیشہ کی زِندگی کیا ھے ؟
ابدی زندگی خدا اور یسوع مسیح کو جاننا ہے (جسمانی طور پر نہیں بلکہ قریب سے) ۔

3. 1 یُوحنا 5:11-12 پڑھیں ۔ ان آیات کے مطابق، ابدی یا ھمیشہ کی زندگی کا آغاز کب سے ہوتا ہے ؟
جب ہم اپنی زندگیوں میں بیٹے (یسوع مسیح) کو قبول کرتے ہیں ۔

4. یُوحنا 10:10 پڑھیں ۔ یسُوع ہمیں کس طرح کی زندگی دینے آیا تھا ؟
ہمیشہ کی زندگی !

5. کثرت کی زندگی کے معیار یا اوصاف کو اپنے الفاظ میں بیان کریں ؟
جو یسوع نے کہا کہ چور کرنے آتا ہے، ہمیشہ کی زندگی اُس کے برعکس ہو گی ۔

6. کیا آپ ایمان رکھتے ہیں کہ خُدا نے اپنے بیٹے یسُوع کو بھیجا کہ دنیا کے گناہوں کے لئے اپنی جان دے ، اِس طرح ہمیں جو ایمان لاتے ھیں ابدی/ہمیشہ کی زندگی عطا کرے؟
جی ہاں ۔

7. کیا آپ کے لئے یہ واضح ہے کہ ابدی/لازوال زندگی نہ صرف ایک طویل مدت (ابدیت) بلکہ زندگی کا معیار اور مقدار ہے؟
جی ہاں ۔

سبق2

فضل کے زریعہ نجات

یسُوع نے متعدد بار تمثیلیں استعمال کیں، ایسی کہانیاں جن سے رُوحانی سچائیاں روشن ہوگئیں ۔ لُوقا 18:9- 14 پھر اُس نے بعض لوگوں سے جو اپنے آپ پر بھروسہ رکھتے تھے کہ ہم راستباز ہیں اور باقی آدمیوں کو ناچیز جانتے تھے یہ تمثیل کہی ۔ یسُوع ایک مخصوص سامعین سے خطاب کر رہا تھا: وہ لوگ جنہیں خود پر بھروسہ تھا کہ وہ راستباز تھے اور باقی سب کو حقیر اور نیچا دیکھتے تھے ۔ اُس نے یہ تمثیل اُن لوگوں کو سُنائی جو اپنے کاموں پر بھروسہ کرتے تھے ۔ ہم اُنہیں خود راستباز کہیں گے ، یسُوع جس کے بارے میں بات کر رہا تھا جب اُس نے کہا کہ وہ سب کو حقیر دیکھتے ہوئے کہتے ہیں کہ " میں تم سے بہتر ہوں ! "

آیت 10 میں ، یسُوع نے کہا، کہ دو شخص ہیکل میں دُعا کرنے گئے ۔ ایک فریسی ۔ دوسرا محصول لینے والا ۔ ہم جدید زبان میں کہیں گے کہ وہ چرچ میں دُعا کرنے گئے ، اور ایک اُن میں سے فریسی تھا ۔ فریسی ایک بہت مزہبی شخص تھا ۔ اِس لفظ کا معنی ہیں " الگ کیا ہوا " ، کوئی ایسا شخص جو اتنا مزہبی تھا کہ ایک لحاظ سے وہ کہتے تھے، " مجھے ناپاک مت کرو ! میرے زیادہ قریب مت آؤ ۔ میں دوسرے آدمیوں جیسا نہیں ہوں ! میں سب سے بہتر ہوں ! " دوسرا شخص جس کا زِکر یسُوع نے کیا وہ محصول لینے والا تھا ۔ محصول لینے والے بہت ہی بدکار ، گُنہگار لوگ جو دھوکہ دہی کرنے والوں کے طور پر جانے جاتے تھے ۔ وہ جیسے بھی چاھتے ٹیکس وصول کرتے تھے ، زیادہ پیسے اپنی جیبوں میں ڈالتے ، اور اُس میں سے تھوڑا سا رومی حکومت کو دیتے لہذا دوسرے لوگ اُنہیں اچھی نِگاہ سے نہیں دیکھتے تھے ۔

آیت 11 میں کہانی جاری ہے ، فریسی کھڑا ہو کر اپنے جی میں یوں دُعا کرنے لگا کہ اے خدا ! میں تیرا شُکر کرتا ہوں کہ باقی آدمیوں کی طرح ظالم بے انصاف زناکار یا اِس محصُول لینے والے کی مانِند نہیں ہوں ۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ غور کریں ۔ وہ کِس سے دُعا کر رہا تھا؟ وہ دراصل خود سے دُعا کر رہا تھا حالانکہ وہ " خدا " کہہ رہا تھا اور صحیح الفاظ استعمال کر رہا تھا ۔ خُدا اُس کی دُعا کو قبول نہیں کر رہا تھا ، اور ہم بعد میں دیکھیں گے کہ ایسا کیوں تھا ۔ غور کریں کہ اُس نے دعا کی ، " خدایا ، میں تیرا شکر ادا کرتا ہوں کہ میں باقی آدمیں کی طرح نہیں ہوں ۔ " اِس فریسی ، اِس مزہبی آدمی نے کہا ، " میں دوسرے آدمیوں کی طرح نہیں ہوں ۔ میں گُنہگار نہیں ہوں ۔ میں بھتہ خور نہیں ، بے انصاف نہیں ، زانی نہیں ، اور میں اِس محصول لینے والے کی طرح نہیں ہوں جو دعا کرنے آیا ہے ۔ " آپ نے دیکھا ، اُس نے دوسروں کو حقیر اور کمتر جانا کیوں کہ اُس کے خیال میں وہ اُن سے بہتر تھا ۔

آیت 12 میں ، فریسی نے کہا ، میں ہفتہ میں دو بار روزہ رکھتا اور اپنی ساری آمدنی پر دہ یکی دیتا ہوں ۔ وہ کہہ رہا تھا ، " غور کریں میں کیا کرتا ہوں ؟ " کیا آپ جانتے ہیں کہ روزہ رکھنے کا کیا مطلب ہے ؟ اِس کا اصل مطلب بغیر کھائے رہنا ہے ۔ وہ چرچ کو بھی رقم دیتا تھا ۔ وہ اُن لوگوں میں سے ایک تھا جو کہتے ہیں ، " مجھے پریشان نہ کرو ! میں اچھی زندگی گزارتا ہوں ! میں خیرات دیتا ہوں ! میں چرچ میں پیسے دیتا ہوں ! "

پھر ہم محصُول لینے والے کی طرف آتے ہیں آیت 13: لیکن مُحصول لینے والے نے دور کھڑے ہو کر اتنا بھی نہ چاہا کہ آسمان کی طرف آنکھ اُٹھائے بلکہ چھاتی پیٹ پیٹ کر کہا اے خدا ! مجھ گنہگار پر رحم کر ! اُس کی باڈی لینگویج دیکھیں: " دُور کھڑے ہو کر " ۔ یہاں تک کہ وہ چرچ میں داخل نہیں ہوا ۔ اُسے اپنی زندگی اور اُن کاموں سے جو اُس نے کئے تھے بہت شرم

ائی کہ وہ دُور کھڑا تھا اور یہاں تک کے نظر بھی اُوپر نہیں اٹھائی، لیکن چھاتی پیٹی ۔ جب بائیبل پُرانے عہد نامہ میں چھاتی پیٹنے کی بات کرتی ھے ، تو کئی بار اُنہوں نے اپنے کپڑے بھی چاک کئے، جو کہنے کا ایک طریقہ تھا، "میں مُعافی چاہتا ہوں، خُدا، جو میں نے کیا ! " یہ توبہ، متزلزل دل ، اور ایک شِکستہ رُوح کی علامت تھی ، جسے خُدا حقیر نہیں جانے گا ۔ یہ محصول لینے والا ، جو کہ گُنہگار تھا، خُدا کو پُکارا اور دُعا کی ، " خُدا مجھ پے رحم کر، میں گُنہگار ھوں !"

آیت 14 کہتی ھے ، **میں تم سے کہتا ہوں کہ یہ شخص دوسرے کی نسبت راست باز ٹھہر کر اپنے گھر گیا کیونکہ جو کوئی اپنے آپ کو بڑا بنائے گا وہ چھوٹا کیا جائے گا اور جو اپنے آپ کو چھوٹا بنائے گا وہ بڑا کیا جائے گا** ۔ محصُول لینے والا بے الزام اپنے گھر گیا ، خُدا کے سامنے راستباز قرار دیا گیا ، خُدا سے معافی یافتہ ٹھہرا ۔ اُسے کیوں معاف کیا گیا ؟ کیوں وہ خُدا کے سامنے راست ٹھہر کے اپنے گھر گیا اور مزہبی فریسی نہیں ؟ یہ اِس وجہ سے تھا کہ فریسی نے اپنے آپ کو بُلند کرتے ہوئے کہا ، " میں دوسرے لوگوں سے بہتر ہوں ! میں گُنہگار نہیں ہوں ! میں دوسرے لوگوں جیسا نہیں ، " جبکہ محصُول لینے والا جانتا تھا کہ اُس کے پاس کچھ نہیں کہ خُدا کے سامنے کھڑا ہو سکے ، کچھ بھی نہیں کہ اُسے پیش کر سکے ۔ وہ ایک گنہگار شخص تھا ۔ بائیبل بتاتی ھے کہ یسُوع راستباز لوگوں کو نہیں بلکہ گنہگاروں کو بچانے آیا تھا ، اور ھم سب نے گُناہ کیا اور خُدا کے جلال سے محروم ہیں ۔ اِس محصُول لینے والے نے اپنے آپ کو حلیم کیا اور معافی پائی ۔

ھم فضل سے نجات کی بات کر رہے ہیں ۔ فضل ایک حیرت انگیز لفظ ھے ، اور میں آپ کو ایک قبول شُدہ تعریف پیش کرنے جا رہا ہوں کہ اِس کا کیا مطلب ہے ، لیکن فضل کا مطلب اس سے کہیں زیادہ ھے ۔ یونانی زبان جس میں نیا عہد نامہ لکھا گیا تھا ، فضل کے لئے لفظ کیرس ہے ۔ فضل کی ایک قابلِ قبول تعریف یہ ہے : غیر مستحق لوگوں کے لئے خُدا کی مُفت اور غیر مشروط طرفداری ۔ یہ محصُول لینے والا خُدا کی طرف سے کسی چیز کا مستحق نہیں تھا ، لیکن اُس نے خُدا کی طرفداری پائی کیوں کہ اُس نے اپنے اُپ کو عاجز کیا ۔ یونانی زبان میں ایک اور لفظ ہے ، کرِسمہ ، جو کہ کیرس ہے جس کے آخر میں ما لگتا ہے ۔ اِسکا مطلب خُدا کے فضل کا ایک مخصوص مظہر یا شکل ہے ، اور اِس محصُول لینے والے نے خُدا سے بطور تحفہ راستبازی پائی ۔

رومیوں 17:5 میں لکھا ھے ، **کیونکہ جب ایک شخص کے گُناہ کے سبب سے موت نے اُس ایک کے ذریعہ سے بادشاہی کی تو جو لوگ فضل اور راستبازی کی بخشش افراط سے حاصل کرتے ہیں وہ ایک شخص یعنی یسُوع مسیح کےوسیلہ سے ہمیشہ کی زندگی میں ضرور ھی بادشاھی کریں گے** ۔ یوحنا 17:1 میں لِکھا ہے ، **اِس لِئے کہ شرِیعت تو مُوسیٰ کی معرفت دی گئی مگر فضل اور سچّائی یِسُو ع مسِیح کی معرفت پُہنچی** ۔ یہ فضل صرف ایک خاص قسم کے فرد کو ملتا ہے جو اپنے اُپ کو عاجز بناتے اور مانتے ہیں کہ وہ خُدا کے سامنے کھڑے ہونے کے لائق نہیں ، جو خُدا کی رحمت کے لئے پُکارتے ہیں ۔ وہ لوگ خُدا کی رحمت اور مُعافی پائیں گے ۔

سوالات اور حوالاجات برائے شاگِردیت

لُوقا 18:9-14 پھر اُس نے بعض لوگوں سے جو اپنے پر بھروسا رکھتے تھے کہ ہم راستباز ہیں اور باقی آدمیوں کو ناچیز جانتے تھے یہ تمثیل کہی [10] کہ دو شخص ہَیکل میں دُعا کرنے گئے ۔ ایک فریسی ۔ دُوسرا محصُول لینے والا ۔ [11] فریسی کھڑا ہو کر اپنے جی میں یُوں دُعا کرنے لگا کہ اَے خُدا! مَیں تیرا شُکر کرتا ہُوں کہ باقی آدمِیوں کی طرح ظالِم بے اِنصاف زِناکار یا اِس محصُول لینےوالےکی مانِند نہیں ہُوں ۔ [12] مَیں ہفتہ میں دو بار روزہ رکھتا اور اپنی ساری آمدنی پر دَہ یکی دیتا ہُوں ۔ [13] لیکن محصُول لینے والے نے دُور کھڑے ہو کر اِتنا بھی نہ چاہا کہ آسمان کی طرف آنکھ اُٹھائے بلکہ چھاتی پِیٹ پِیٹ کر کہا اَے خُدا! مُجھ گُنہگارپر رحم کر ۔ ۔

1. لُوقا 18:9 پڑھیں. یہ تمثیل کیا ہے ؟

2. لُوقا 18:9 پڑھیں ۔ یسُوع نے یہ تمثیل کِس کے لئے کہی ؟

3. لُوقا 18:9 پڑھیں (آیت کا آخری حصہ) ۔ جو لوگ اپنی نِگاہ میں راستباز ہیں وہ ہمیشہ دوسروں کے سامنے اپنا گھمنی رویہ ظاہر کرتے ہیں ۔ لُوقا 18:9، کےمطابق یہ رویہ کیا ھے؟

A ۔ وہ دوسرں کو پسند کرتے ہیں ۔
B ۔ وہ دوسروں کو حقیر جانتے ہیں یا دوسروں کو نیچا دیکھتے ھیں ۔
C ۔ وہ دوسروں سے محبت کرتے ھیں ۔

4. لُوقا 18:10 پڑھیں ۔ دو لوگ دُعا کرنے گئے؛ جدید زبان میں، وہ دُعا کرنے کہاں گئے ؟

5. لُوقا 18:10 پڑھیں ۔ یہ لوگ کون تھے ؟

6. لُوقا 18:11 پڑھیں ۔ فریسی کی کیا دُعا تھی ؟

7. لُوقا 18:12 پڑھیں ۔ روزے کا کیا مطلب ہے ؟

8. لُوقا 18:12 پڑھیں ۔ دہ یکی دینے کا کیا مطلب ہے ؟

9. لُوقا 18:13 پڑھیں ۔ محصُول لینے والا کہاں کھڑا تھا؟ کیوں ؟

10. لُوقا 18:13 پڑھیں ۔ محصُول لینے والے نے اپنا سر کیوں جھُکا یا تھا اور اوپر کیوں نہیں دیکھا ؟

11. لُوقا 18:13 پڑھیں ۔ اِس محصُول لینے والے کی دُعا کیا تھی ؟

12. لُوقا 18:14 پڑھیں ۔ اِن میں سے کون خُدا کے سامنے راستباز ٹھہر کے اپنے گھر گیا تھا ؟

13. لُوقا 18:14 پڑھیں ۔ محصُول لینے والے کو راستباز کیوں قرار دیا گیا اور فریسی کو نہیں ؟

14. لُوقا 14:18 پڑھیں ۔ کیا خُدا نے اِس محصُول لینے والے کو معاف کر دیا تھا؟

لُوقا 14-13:18 لیکن محصُول لینے والے نے دُور کھڑے ہو کر اتنا بھی نہ چاہا کہ آسمان کی طرف آنکھ اُٹھا ئے بلکہ چھاتی پیٹ پیٹ کر کہا کہ اے خُدا! مُجھ گنہگار پر رحم کر. [14] میں تم سے کہتا ہوں کہ یہ شخص دُوسرے کی نِسبت راستباز ٹھہر کر اپنے گھر گیا کیونکہ جو کوئی اپنے آپ کو بڑا بنائیگا وہ چھوٹا کیا جائے گا اور جو اپنے آپ کو چھوٹا بنائے گا وہ بڑا کیا جائیگا ۔

15. رومیوں 13:10 پڑھیں ۔ اگر آپ اِسی وقت اپنے گھٹنوں کے بل گر کے اور اپنے دل سے خُدا سے فریاد کرتے " خُدا مجھ پر رحم کر ، میں ایک گُنہگار ہوں تو " کیا خُدا آپ کے ساتھ بھی ویسا سلوک کرتا جیسے محصُول لینے والے سے کیا تھا ؟

رومیوں 13:10 کیونکہ جو کوئی خُدا کا نام لے گا نجات پائے گا ۔

1 یُوحنّا 9-8:1 اگر ہم کہیں کہ ہم بے گناہ ہیں تو اپنے آپ کو فریب دیتے ہیں اور ہم میں سچائ نہیں ۔ [9] اگر اپنے گناہوں کا اقرار کریں تو وہ ہمارے گناہوں کے معاف کرنے اور ہمیں ساری ناراستی سے پاک کرنے میں سچا اور عادل ہے ۔

جوابات سبق 2

1. لُوقا 9:18 پڑھیں. یہ تمثیل کیا ہے ؟
بائیبل کی یہ تمثیل ایک ایسی کہانی ہے جو روحانی سچائی کو روشن کرتی ہے۔

2. لُوقا 9:18 پڑھیں. یسُوع نے یہ تمثیل کِن کے لئے کہی ؟
اُن کے لئے جنہیں خود پر بھروسہ تھا کہ وہ راستباز تھے ۔

3. لُوقا 9:18 پڑھیں (آیت کا آخری حصہ) ۔ جو لوگ اپنی نِگاہ میں راستباز ہیں وہ ہمیشہ دوسروں کے سامنے اپنا گھمنی رویہ ظاہر کرتے ہیں ۔ لُوقا 9:18 ، کےمطابق یہ رویہ کیا ھے؟
B ۔ وہ دوسرو کو حقیر جانتے ہیں یا دوسروں کو نیچا دیکھتے ھیں ۔

4. لُوقا 10:18 پڑھیں ۔ دو لوگ دُعا کرنے گئے؛ جدید زبان میں، وہ دُعا کرنے کہاں گئے ؟
چرچ میں ۔

5. لُوقا 10:18 پڑھیں ۔ یہ لوگ کون تھے ؟
ایک فریسی اور دوسرا محصول لینے والا ۔

6. لُوقا 11:18 پڑھیں ۔ فریسی کی کیا دُعا تھی ؟
اے خدا ، میں تیرا شُکر کرتا ہوں کہ باقی آدمیوں کی طرح نہیں ہوں (میں گُنہگار نہیں ہوں) ۔ میں دھوکے باز نہیں ، بےانصاف ، زناکار یا اس محصُول لینے والے کی مانِند نہیں ہوں ۔

7. لُوقا 12:18 پڑھیں ۔ روزے کا کیا مطلب ہے ؟
بھوکے رہنا ۔

8. لُوقا 12:18 پڑھیں ۔ دہ یکی دینے کا کیا مطلب ہے ؟
کسی کی آمدنی کا دسواں حصہ دینا ۔

9. لُوقا 13:18 پڑھیں ۔ محصُول لینے والا کہاں کھڑا تھا ؟
دور کھڑا تھا ۔
کیوں ؟
اسے چرچ (یا ہیکل) جانے میں شرمندگی ہوئ کیونکہ وہ ایک بُرا گُنہگار تھا، لہذا وہ باہر ہی رہا ۔

10. لُوقا 13:18 پڑھیں ۔ محصُول لینے والے نے اپنا سر کیوں جھُکا یا تھا اور اوپر کیوں نہیں دیکھا ؟
وہ شرمندا تھا ۔

کیا آپ نے کبھی ایسا کچھ کیا ہے کہ دوسرے شخص سے نظریں نا ملا سکے۔

11. لُوقا 13:18 پڑھیں ۔ اِس محصُول لینے والے کی دُعا کیا تھی ؟
خُدا مجھ پر رحم کر؛ میں گنہگار ہوں !

12. لُوقا 14:18 پڑھیں ۔ اِن میں سے کون خُدا کے سامنے راستباز ٹھہر کے اپنے گھر گیا تھا ؟
محصول لینے والا ۔

13. لُوقا 14:18 پڑھیں ۔ محصُول لینے والے کو راستباز کیوں قرار دیا گیا اور فریسی کو نہیں ؟
کیونکہ اس نے خدا کے سامنے اپنے آپ کو حلیم کیا ۔ فریسی غرور سے بھرپور تھا ۔ اس نے یہ نہیں سوچا تھا کہ اسے ایک نجات دہندہ کی ضرورت ہے ۔

14. لُوقا 14:18 پڑھیں ۔ کیا خُدا نے اِس محصُول لینے والے کو معاف کر دیا تھا ؟
جی ہاں ۔

15. رومیوں 13:10 پڑھیں ۔ اگر آپ اِسی وقت اپنے گھٹنوں کے بل گر کے اور اپنے دل سے خُدا سے فریاد کرتے " خُدا مجھ پر رحم کر، میں ایک گُنہگار ہوں ، " تو کیا خُدا آپ کے ساتھ بھی ویسا سلوک کرتا جیسے محصُول لینے والے سے کیا تھا ؟
جی ہاں، وہ کرے گا ۔ وہ مجھے معاف کردے گا اور مجھے ہر طرح کی ناپاکی سے پاک کر دے گا ۔ دیکھیں 1 یوحنا 1:8-9 .

سبق 3

فضل کے ذریعے راستبازی

آج ہم فضل کے ذریعہ راستبازی کے موضوع کو دیکھنے جا رہے ہیں ۔ رومیوں 3:21-23 میں یُوں لکھا ہے ، **مگر اب شرِیعت کے بغَیر خُدا کی ایک راستبازی ظاہر ہوئی ہے جِس کی گواہی شرِیعت اور نبیوں سے ہوتی ہے۔ [22] یعنی خُدا کی وہ راستبازی جو یسُوع مسِیح پر اِیمان لانے سے سب اِیمان لانے والوں کو حاصِل ہوتی ہے کیونکہ کُچھ فرق نہیں ۔ [23] اِس لِئے کہ سب نے گُناہ کِیا اور خُدا کے جلال سے محرُوم ہیں۔**

غور کریں کہ صحیفے میں لکھا ہے ، **مگر اب شریعت کے بغیر خُدا کی ایک راستبازی ظاہر ہوئی ہے** ۔ ایک مرتبہ میں نے ایک شخص سے پوچھا ، " آپ کیا سوچتے ہیں آسمان پر جانے کے لئے آپ کو کیا کرنا ھے ؟ " اُس نے جواب دیا کہ اُسے دس احکام پر عمل پیرا ہونا چاہیے ، اپنی بیوی کے ساتھ وفادار رہنا چاہیے ، اخلاقی زندگی گزارنا چاہیے ، اور اِس کے علاوہ متعدد دوسری چیزوں کو بھی اختیار کرنا چاہیے ۔ میں نے کہا ، "کیا آپ جانتے ہیں کہ آسمان پر جانے کے لئے آپ کو کیا کرنا ہے ، خُدا کی حضوری یا اُس کی بادشاہی میں رہنے کے لئے ؟ آپ کے پاس خُدا جیسی راستبازی ہونی چاہئے ۔ " اُس نے کہا " میں آپ سے معافی چاہتا ہوں ؟ ایسا کوئی بھی نہیں جس کی راستبازی خُدا کی راستبازی کے برابر ہو سکے ۔ صرف ایک ھی آدمی کے پاس ایسی راستبازی تھی، اور وہ یسُوع مسیح تھا ! " میں نے کہا ، " آپ کی بات میں دم ھے ! یہ بلکل ٹھیک ھے ! ھم میں سے کسی نے بھی ظاہری یا باطنی طور پر کبھی بھی شرِیعت یا دس احکام کو کامل طور پر پورا نہیں کیا ھے ، لیکن ھمیں ایک ایسی راستبازی کی ضرورت ھے جو خُدا کی راستبازی کے برابر ھو تاکہ اس کے حضور قابلِ قبول ھو ۔ "

21 اور 22 آیات میں یہی کہا گیا ھے ، **مگر اب شرِیعت کے بغیر خُدا کی ایک راستبازی ظاہر ہوئی ہے جِس کی گواہی شرِیعت اور نبیوں سے ہوتی ہے ۔ [22] یعنی خُدا کی وہ راستبازی جو یسُوع مسیح پر ایمان لانے سے سب اِیمان لانے والوں کو حاصِل ہوتی ہے** ۔ خُدا آپ کو اور مجھے جس طرح کی راستبازی پیش کرتا ھے وہ راستبازی ھے جو " یسُوع مسیح پر ایمان لانے کے ذریعے ھے " ، اور یہ سب ایمان لانے والوں کو حاصل ہوتی ہے ۔ یہاں دو طرح کی راستبازی ھے – انسان کی راستبازی اور خُدا کی راستبازی. انسان کی راستبازی ایک شخص کا بہترین سلوک اور اچھے کام ہیں جو وہ کرتے ہیں ، لیکن یہ آپ کو خُدا کے حضور قابلِ قبول نہیں بنا سکتا. آپ کو ایک ایسی راستبازی کی ضرورت ھے جو خُدا کی راستبازی کے برابر ھو ، اور وہ آپ کو پیش کر رھا ھے – خُدا کی راستبازی جو شرِیعت کے بغیر ہے ۔

یونانی زبان میں، کوئی قطعی مضمون نہیں ھے ، جس کا مطلب ھے کہ یہ متن واقعہ کہہ رہا ھے کہ خُدا شرِیعت کے بغیر اپنی ہی راستبازی پیش کر رہا ھے ۔ ایک راستبازی جو شرِیعت کے مطابق ھے وہ کاموں کے وسیلے سے، کمانا اور حاصل کرنا ہے تاکہ خُدا کے حضورقابلِ قبول ہو ۔ آج دنیا کے تمام مذاہب سمجھتے ہیں کہ خُدا کے حضور قابلِ قبول ٹھہرنے کے لئے آپ کو کام کرنا ، کمانا ، اور حاصل کرنا پڑتا ھے ۔ لفظ " انجیل " کا مطلب ھے " خوشخبری " ، اور انجیل کی خوشخبری یہ ھے کہ خُدا ان سب کو اپنی ہی راستبازی اور قبولیت پیش کر رہا ھے جو یسُوع مسیح کی فراہمی پر یقین کریں گے ۔ ہمارے گُناہوں کے لئے صلیب پہ اُس کی موت ، ہمارے لئے ایسی راستبازی محسوب کرتی ھے جو کہ شرِیعت کے مساوی ھے ۔ یہ ہے خُدا کی راستبازی جو شرِیعت سے بلکل الگ ھے ، ہمارے کام کرنے ، کمانے اور حاصل کرنے کے بغیر ؛ اور یہ یسُوع مسیح پہ ایمان لانے سے ملتی ھے ۔

آیت 22 پہ غور کریں کہ یہ خُدا کی راستبازی ھے جو یسُوع مسیح پہ ایمان لانے سے سب ایمان لانے والوں کو حاصل ہوتی ہے ۔ خُدا کیوں سب کو اپنی راستبازی پیش کر رھا ھے ؟ **کیونکہ کچھ فرق نہیں ؛ [23] اس لئے کے سب نے گُناہ کیا اور خُدا کے جلال سے محروم ہیں** ۔ آپ نے گُناہ کیا، میں نے گُناہ کیا ، اور ھم سب خُدا کے معیار یا کاملیت سے کم ہیں ۔ ہمارے گُناہ کی وجہ سے ، سب سے بڑی چیز جِس کی ہمیں ضرورت ھے وہ ھے قبولیت ، صحیع رشتہ، اور خُدا کے سامنے راست مقام ۔ اور خُدا نے یہ شرِیعت کے کاموں سے نہیں بلکہ یسُوع مسیح پہ ایمان لانے سے پیش کی ھے ۔ خُدا کی راستبازی آپ کے کام ، آپ کی کوشش، آپ کی کمائی، یا آپ کی حاصِل کرنے کی جدوجہد سے نہیں آتی ہے ؛ یہ خُداوند یسُوع مسیح پر ایمان ، انحصار ، اور بھروسہ کے زریعے آتی ھے۔

ابراھیم (یہودیوں کا باپ) کو کیسے نجات ملی ؟ بائیبل میں لکھا ھے کہ وہ خُدا پہ ایمان لایا – خُدا کے دیئے ہوئے وعدہ کا یقین کیا تھا – اور پھر راستبازی اُس سے محسوب کی گئی تھی. حقیقت یہ ھے کہ ابراھیم اپنے ایمان کے زریعہ خُدا کے حضور راستباز ٹھہرا یہ صرف اُس کے لئے ہی نہیں تھا . ہم رومیوں 3:12-22 میں پڑھتے ہیں کہ یسُوع مسیح پہ ایمان لانے کے زریعے ایک شخص راستباز ٹھہرتا ھے ۔ بائیبل میں لکھا ھے کہ جب یسُوع نے ہمارے گُناہ کی خاطر اپنا خون بہایا تو صلیب پر ادا کی گئی قیمت کی وجہ سے ، مسیح پر ایمان لانے والے ہر شخص کے کھاتے میں راستبازی محسوب کی جائے گی ۔

رُومیوں 17:5 میں لکھا ھے ، **کیونکہ جب ایک شخص کے گُناہ کے سبب سے موت نے اُس ایک کے زریعہ سے بادشاہی کی تو جو لوگ فضل اور راستبازی کی بخشش اِفراط سے حاصِل کرتے ہیں وہ ایک شَخص یعنی یسُوع مسیح کے وسیلہ سے ہمیشہ کی زندگی میں ضرور ہی بادشاہی کریں گے** ۔ خُدا آپ کو راستبازی کا تحفہ ، اُس کے سامنے بے عیب کھڑے ہونے کا تحفہ پیش کر رہا ھے ۔ تحفہ کی قیمت ہوتی ھے لیکن اُس شخص کے لئے نہیں جو اُسے وصول کرتا ھے ۔ اگر آپ نے مجھے ایک تحفہ دیا اور مجھ سے اُس کی قیمت ادا کرنے کو کہا تو ، یہ تحفہ نہیں ہوگا ، لیکن آپ کو کچھ خرچ کرنا پڑا. خُدا نے راستبازی آپ کے اور میرے لئے بطور تحفہ مہیا کی ، اور راستبازی ، رہائی ، اور خُدا کے سامنے راست ٹھہرنے کا یہ تحفہ یسُوع مسیح پہ ایمان لانے سے ملتا ہے ۔

سوالات اورحوالاجات برائے شاگردیت

1. طِطس 5:3 پڑھیں - جس راستبازی کی ہمیں ضرورت ھے کیا وہ راستبازی ہم پیدا کرسکتے ہیں ؟

طِطس 5:3 تو اُس نے ہم کو نجات دی مگر راستبازی کے کاموں کے سبب سے نہیں جو ہم نے خُود کئے بلکہ اپنی رحمت کے مُطابِق نئی پیدائش کے غسل اور رُوح القُدس کے ہمیں نیا بنانے کے وسیلہ سے ۔

2. 2 کُرنتھیوں 21:5 پڑھیں - ہمیں کس قسم کی راستبازی کی ضرورت ہے ؟

2 کُرنتھیوں 21:5 جو گُناہ سے واقف نہ تھا اُسی کو اُس نے ہمارے واسطے گُناہ ٹھہرایا تا کہ ہم اُس میں ہو کر خُدا کی راستبازی ہو جائیں ۔

3. رُومیوں 22:3 پڑھیں - ہم یہ راستبازی کیسے حاصل کریں گے ؟

رومیوں 22:3 یعنی خُدا کی وہ راستبازی جو یسُوع مسیح پر ایمان لانے سے سب ایمان لانے والوں کو حاصِل ہوتی ہے کیونکہ کچھ فرق نہیں ۔

4. فِلِپّیوں 9:3 پڑھیں - شریعت کی راستبازی کیا ہے ؟

فِلِپّیوں 9:3 اور اُس میں پایا جاؤں ۔ نہ اپنی اُس راستبازی کے ساتھ جو شرِیعت کی طرف سے ھے بلکہ اُس راستبازی کے ساتھ جو مسیح پر ایمان لانے کے سبب سے ہے اور خُدا کی طرف سے ایمان پر مِلتی ہے ۔

5. گلتیوں 21:2 پڑھیں - ہم خُدا کے فضل کو کس طرح بیکار یا مایوس کر سکتے ہیں ؟

گلتیوں 21:2 میں خُدا کے فضل کو بیکار نہیں کرتا کیونکہ راستبازی اگر شرِیعت کے وسیلہ سے ملتی تو مسیح کا مرنا عبث ہوتا ۔

6. رُومیوں 17:5 پڑھیں - خُدا کی راستبازی کو کس طرح قبول یا حاصل کیا گیا ہے ؟

رومیوں 17:5 کیونکہ جب ایک شخص کے گُناہ کے سبب سے موت نے اُس ایک کے ذریعہ سے بادشاہی کی تو جو لوگ فضل اور راستبازی کی بخشش اِفراط سے حاصل کرتے ہیں وہ ایک شخص یعنی یِسُو ع مسِیح کے وسِیلہ سے ہمیشہ کی زندگی میں ضرور ہی بادشاہی کریں گے ۔

جوابات سبق 3

1. طِطس 3:5 پڑھیں ۔ جس راستبازی کی ہمیں ضرورت ھے کیا وہ راستبازی ہم پیدا کرسکتے ہیں ؟
نہیں ۔

2. 2 کُرنتھیوں 21:5 پڑھیں ۔ ہمیں کس قسم کی راستبازی کی ضرورت ہے ؟
خُدا کی راستبازی (جو مسیح کے وسیلے سے آتی ہے) ۔

3. رُومیوں 22:3 پڑھیں ۔ ہم یہ راستبازی کیسے حاصل کریں گے ؟
یسوع مسیح پر ایمان کے ذریعے ۔

4. فِلِپّیوں 9:3 پڑھیں ۔ شریعت کی راستبازی کیا ہے ؟
مجھ سے تعلق رکھنے والی ایک راستبازی – وہ راستبازی جو میں کاموں کے ذریعے پیدا کر سکتا ہوں ۔

5. گلتیوں 21:2 پڑھیں ۔ ہم خُدا کے فضل کو کس طرح ناکام، بیکار یا مایوس کر سکتے ہیں ؟
ہم اپنی نجات کے لئے مسیح اور ہمارے لئے اُس کی موت پر بھروسہ کرنے کی بجائے اپنے اچھے کاموں کے ذریعے نجات حاصل کرنے کی کوشش کر کے خُدا کے فضل کو مایوس کر سکتے ہیں ۔

6. رُومیوں 17:5 پڑھیں ۔ خُدا کی راستبازی کو کس طرح قبول یا حاصل کیا گیا ہے ؟
ایک تحفہ کی طرح ۔

سبق 4

خُدا کے ساتھ تعلُق

رشتے کے بارے میں ایک سب سے اہم چیز یہ ھے کہ آپ جس شخص کے ساتھ رشتہ بنائیں گے اُس کو سمجھیں، اور یہ خُدا کے بارے میں بھی لاگو ہوتا ھے ۔ خُدا کے ساتھ صحتمند رشتہ قائم رکھنے کے لئے آپ کو خُدا کی بنیادی فطرت اور کردار کو سمجھنے کی ضرورت ہے ۔ خُدا کے کردار اور فطرت کو غلط سمجھنا ایک وجہ ہے کہ بہت سارے لوگ خُدا کے ساتھ مثبت تعلقات نہیں رکھتے ہیں ۔ باغِ عدن میں بھی عین وہی ہوا تھا جب آدم اور حوا کو سانپ نے آزمایا - وہ آزمائش میں پڑے ، بالاخر خُدا کی نافرمانی کی ، اور پوری انسانیت کو گُناہ میں ڈبو دیا - خُدا کی فطرت کو سمجھنے میں اُن کی کمی حقیقت میں آزمائیش کا ایک حصہ تھا.

پیدائش 3:1-5 کی کہانی سے زیادہ تر لوگ واقف ہیں : اور سانپ کل دشتی جانوروں سے جن کو خُداوند خُدا نے بنایا تھا چالاک تھا اور اُس نے عورت سے کہا کیا واقعی خُدا نے کہا ہے کہ باغ کے کسی درخت کا پھل تم نہ کھانا ؟ [2] عورت نے سانپ سے کہا کہ باغ کے درختوں کا پھل تو ہم کھاتے ہیں [3] پر جو درخت باغ کے بیچ میں ہے اُس کے پھل کی بابت خُدا نے کہا ہے کہ تم نہ تو اُسے کھانا اور نہ چھونا ورنہ مر جاؤ گے ۔ [4] تب سانپ نے عورت سے کہا کہ تم ہر گز نہ مرو گے [5] بلکہ خُدا جانتا ھے کہ جِس دِن تم اُسے کھاؤ گے تمہاری آنکھیں کُھل جائیں گی اور تم خُدا کی مانند نیک و بد کے جاننے والے بن جاؤ گے.

شیطان کا یہاں ایک مکاری بھرا بیان موجود ھے کہ خُدا واقعتاً ایک اچھا خُدا نہیں ھے ۔ --- کہ وہ آدم اور حوا سے کسی چیز کو روکنے کی کوشش کر رہا تھا ۔ --- کہ خُدا نہیں چاہتا تھا کہ وہ اپنی نموتک پہنچیں --- کہ خُدا نہیں چاہتا تھا کہ وہ اُس جیسے بنیں ۔ --- اور یہی وجہ ھے کہ خُدا نے نیکی اور بدی کے درخت سے نا کھانے کا اصول بنایا تھا کہ اُن کی راہ میں رُکاوٹ یا تکلیف ھو ۔ ایک لحاظ سے ، خُدا اُن کے لئے بھلائی نہیں چاہتا تھا ۔ آج بھی لوگوں کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہےبلکل وہی ہے ۔ شیطان اُنہیں کہتا ھے ، " اگرتم خُدا کی پیروی کرتے ہو اور اُن سب چیزوں کا تجربہ نہیں کرتے جو اُس کے کلام کے منافی ہیں، تو تم کو کبھی بھی حقیقی خوشی کا تجربہ نہیں ھو گا ۔ زندگی بے رنگ ہوگی ۔ --- مُردہ ." افسوسناک حقیقت یہ ھے کہ لوگ مختلف تجربات جیسے منشیات، الکحل ، جنسی تعلقات، بغاوت، خود پسندی، نوکریوں میں کامیابی اور بہت سے دوسرے تجربات کرتے ہیں ، اور جب تک انہیں یہ احساس ھو کہ وہ مطلوبہ اطمینان نہیں دیتی ہیں ، تب تک وہ اپنی زندگی ، اپنا خاندان ، اپنی صحت کو تباہ کر چُکے ہوتے ہیں ۔

سچ یہ ھے کہ خُدا ایک اچھا خُدا ھے ، اور ہمارے لئے اُس کی مرضی صرف بھلائی کی ھے ۔ لیکن شیطان آج ھم پر وہی آزمائش استعمال کرتا ھے جو عدن کے باغ میں آدم اور حوا کے خلاف کی ، بنیادی طور پر یہ مطلب ھے کہ خُدا ایک اچھا خُدا نہیں ھے ۔ وہ لوگ جن کے پاس بائیبل کی تھوڑی سی سمجھ ھے وہ یہ تاثر پا سکتے ہیں کیونکہ کلام میں ایسی مثالیں موجود ہیں جہاں خُدا نے لوگوں کے ساتھ سخت ، ظالمانہ سلوک کیا ۔ گِنتی 15:32-36 میں ، ایک شخص نے سبت کے دِن لکڑیاں جمع کیں اور سبت کا دن نہ ماننے کی وجہ سے اسے سنگسار کر دیا گیا ۔ یہ سخت لگتا ھے ، لیکن اِس طرح کی سزاؤں کے پیچھے ایک مقصد تھا، اگر چہ کلام پاک کو رسمی طور پر پڑھنے میں زیادہ تر لوگوں کے لئے یہ واضح نہیں ہوتا ھے ۔ محتاط مطالعہ سے یہ پتہ چلتا ھے کہ پرانے عہد نامے کی شریعت کا مقصد ہمارے کردہ گُناہوں کو ھماری نظر میں حد سے

زیادہ مکرُو بنانا تھا ، جیسا کہ پولوس رومیوں 13:7 میں کہتا ھے. مقصد یہ تھا کہ لوگوں کو یہ احساس ھی نہیں تھا کہ اُن کی سرکشی کتنی مہلک ھے اور یہ خُدا کے خلاف جرم ھے ۔ انہوں نے آپس میں موازنہ کرنے اور اپنے اعمال کا دوسروں کے کاموں سے مقابلہ کرنے کی غلطی کی ۔

اگر کسی نے گُناہ کیا اور اُسے ہلاک نہیں کیا گیا تو ، اُن کا خیال تھا کہ گُناہ اتنا بُرا نہیں ھو گا ، اور انہوں نے اپنے معیار کو پست کر دیا ۔ صحیح اور غلط کیا تھا اِس پر وہ صحیح نقطہ نظر کھو چُکے تھے . خُدا نے انسان کو دوبارہ سابول کی ڈوری جیسی سیدھی راہ پر لانا تھا ، جو صحیح زندگی گزارنے کا ایک مناسب معیار تھا ، تاکہ وہ شیطان اور اُس کی آزمائیشوں کو مسترد کرتے اور پہچانتے کہ غلط انتخاب کا حتمی نتیجہ کیا ہوگا ۔ پھر جب خُدا نے یہ کیا تو ، اُسے اپنا دیا ہوا قانون نافز کرنا پڑا ۔

خُدا نے پرانے عہد نامے کے احکام کو اِس مقصد کے لئے نہیں دیا تھا کہ ، " جب تک تم یہ سب کام نہیں کرتے ، میں تمہیں قبول نہیں کر سکتا اور نہ ھی تم سے محبت کر سکتا ہوں . " یہ خُدا کی فطرت اور کردارنہیں ھے ۔ بلکہ ، خُدا نے ہمارے صحیح اور غلط کے احساس کو مزید تیز تر بنانے اور ہمیں اس حقیقت پر واپس لانے کے لئے دیا کہ ھمیں نجات دہندہ کی ضرورت ھے . مسئلہ یہ رہا ہے کہ لوگوں کا خیال تھا کہ خُدا ان سے محبت کرنے سے پہلے کاملیت کا مطالبہ کررہا تھا ، جس کی وجہ سے بہت سے لوگوں کا یہ رویہ پیدا ہوا کہ ان کے ساتھ خُدا کی محبت براہِ راست ان کی کارکردگی کے متناسب ھے ۔ وہ محسوس کرتے ہیں کہ جب تک وہ ھر کام ٹھیک طرح سے کرنے کی کوشش نہیں کریں گے ، خُدا اُنہیں قبول نہیں کرے گا ، اور یہ بائیبل کا پیغام نہیں ھے ۔

خُدا کا دل انسانوں کو مُجرم ٹھہرانا نہیں بلکہ اُن سے ملاپ کرنا ہے . --- اُن کے گُناہ منصوب کرنا نہیں . --- اُن کے گُناہوں کو اُن کے خلاف قائم کرنا نہیں ۔ بائیبل میں خُدا کی لوگوں کے لئے یہی مرضی ھے اور آج آپ کے لئے بھی ہے ۔ آپ کو خُدا کے اصل دل کو سمجھنے کی ضرورت ھے ، **کہ خُدا مُحبت ھے** (1 یوحنا 8:4) . خُدا آپ کے گناہوں اور ھر اُس چیز کو جو آپ کو اُس سے جُدا کرے دور کرنے کی کوشش کرتا ھے . خُدا یسُوع کے زریعے پہلے ہی یہ کام کر چُکا ھے ، اور خُدا آج آپ کو تعلقات کی پیش کش کر رہا ھے ، آپکی اپنی کارکردگی پہ مبنی نہیں بلکہ یسُوع پر ایمان اور اُسے قبول کرنے سے کہ اُس نے آپ کے گُناہ اُٹھائے ہیں ۔ اپنی زندگی میں ناکامیوں سے قطع نظر آج آپ خُدا کے ساتھ تعلقات قائم کر سکتے ہیں. خُدا صرف یہ کہتا ھے کہ آپ خُداوند یسُوع مسیح پہ ایمان لائیں ۔

سوالات اور حوالاجات برائے شاگِردیت

1. پیدائش 1:3 پڑھیں ۔ شیطان نے حوا سے کیا سوال کیا ؟

پیدائش 1:3 اور سانپ کل دشتی جانوروں سے جن کو خُدا نے بنایا تھا چالاک تھا اور اُس نے عورت سے کہا کیا واقعی خُدا نے کہا ہے کہ باغ کے کسی درخت کا پھل تم نہ کھانا ؟

2. پیدائش 17:2 اور پیدائش 3:3 پڑھیں ۔ حقیقت میں خُدا نے جو آدم سے کہا حوا نے اُس میں کون سا لفظ یا الفاظ کا اضافہ کیا ؟

پیدائش 17:2 لیکن نیک و بد کی پہچان کے درخت کا کبھی نہ کھانا کیونکہ جس روز تو نے اُس میں سے کھایا تو مرا ۔

پیدائش 3:3 پر جو درخت باغ کے بیچ میں ھے اُس کے پھل کی بابت خُدا نے کہا ھے کہ تم نہ تو اُسے کھانا اور نہ چھونا ورنہ مر جاؤ گے ۔

3. پیدائش 6:3 پڑھیں ۔ ایک بار جب شیطان خُدا کے کلام کے بارے میں حوا کے ذہن میں شک پیدا کرنے میں کامیاب ہوگیا ، تو حوا نے اِس آیت میں کیا کِیا تھا ؟

پیدائش 6:3 عورت نے جو دیکھا کہ وہ درخت کھانے کے لئے اچھا اور آنکھوں کو خوش نما معلوم ہوتا ھے اور عقل بخشنے کے لئے خوب ھے تو اُس کے پھل میں سے لیا اور کھایا اور اپنے شوہر کو بھی دیا اور اُس نے کھایا ۔

4. پیدائش 3:9-10 پڑھیں ۔ آدم اور حوا کے گُناہ کرنے کے بعد ، کیا خُدا نے پھر بھی اُن سے بات چیت کی اوراُن کے ساتھ تعلقات کو آگے بڑھایا ؟

پیدائش 3:9-10 تب خُداوند خُدا نے آدم کو پُکارا اور اُس سے کہا کہ تو کہاں ھے؟ [10] اُس نے کہا میں نے باغ میں تیری آواز سنی اور میں ڈرا کیونکہ میں ننگا تھا اور میں نے اپنے آپ کو چھپایا ۔

5. پیدائش 3:22-24 پڑھیں ۔ خُدا نے آدم اور حوا کو باغ سے کیوں نکالا ؟

پیدائش 3:22-24 اور خُداوند خُدا نے کہا دیکھو اِنسان نیک و بَد کی پہچان میں ہم میں سے ایک کی مانِند ہو گیا۔ اب کہِیں اَیسا نہ ہو کہ وہ اپنا ہاتھ بڑھائے اور حیات کے درخت سے بھی کُچھ لے کر کھائے اور ہمیشہ جِیتا رہے ۔ [23] اِس لِئے خُداوند خُدا نے اُس کو باغِ عدن سے باہر کر دِیا تاکہ وہ اُس زمِین کی جِس میں سے وہ لِیا گیا تھا کھیتی کرے ۔ [24] چُنانچہ اُس نے آدم کو نِکال دِیا اور باغِ عدن کے مشرِق کی طرف کرُوبِیوں کو اور چَوگرد گھُومنے والی شُعلہ زن تلوار کو رکھّا کہ وہ زِندگی کے درخت کی راہ کی حِفاظت کریں ۔

6. کیا آپ دیکھ سکتے ہیں کہ یہ سزا کی بجائے خدا کی رحمت کا ایک کام تھا ؟

7. رومیوں 17:5 پڑھیں. ہم خُدا کے فضل کی کثرت اور راستبازی کے تحفہ کو کس طرح لے سکتے ہیں ؟

A - خرید کے .
B - کما کے .
C - وصول کر کے .

رومیوں 17:5 کیونکہ جب ایک شخص کے گُناہ کے سبب سے مَوت نے اُس ایک کے ذِریعہ سے بادشاہی کی تو جو لوگ فضل اور راست بازی کی بخشِش اِفراط سے حاصِل کرتے ہیں وہ ایک شخص یعنی یِسُو ع مسِیح کے وسِیلہ سے ہمیشہ کی زِندگی میں ضرُور ہی بادشاہی کریں گے .

8. رومیوں 23:6 پڑھیں . اگر ہم گُناہ کریں تو درحقیقت ہم کس چیز کے مستحق ہیں ؟

رومیوں 23:6 کیونکہ گُناہ کی مزدوری موت ھے مگر خُدا کی بخشش ہمارے خُداوند مسیح یسُوع میں ہمیشہ کی زندگی ھے .

9. اِس کی بجائے خُدا فضل کے وسیلے همیں کیا عطا کرتا ہے ؟

10. رومیوں 3:10 پڑھیں . اگر ہم خُدا کے حضور اپنی ھی راستبازی قائم کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو ہم کیا کر نے میں ناکام رہتے ہیں ؟

رومیوں 3:10 اس لئے کہ وہ خُدا کی راستبازی سے ناواقف ہو کر اور اپنی راستبازی قائم کرنے کی کوشش کر کے خُدا کی راستبازی کے تابع نہ ھوئے .

11. 1 یُوحنا 9:1 اور رومیوں 3:4 پڑھیں . اگر ہم صرف ایمان لائیں تو خُدا کے خلاف کئے گئے ہمارے سارے گُناہوں اور بدکاریوں کے بارے میں اُس کا کیا کرنے کا وعدہ ہے؟

1 یُوحنا 9:1 اگراپنے گُناہوں کا اقرار کریں تو وہ ہمارے گُناہوں کے مُعاف کرنےاور ہمیں ساری ناراستی سے پاک کرنے میں سچا اور عادل ھے .

رومیوں 3:4 کِتابِ مُقدس کیا کہتی ھے ؟ یہ کہ ابرہام خُدا پہ ایمان لایا اور یہ اُس کے لئے راستبازی گِنا گیا .

12. یہ آپ کو خُدا کے کردار کے بارے میں کیا بتاتا ھے ؟

جوابات سبق 4

1. پیدائش 1:3 پڑھیں ۔ شیطان نے حوا سے کیا سوال کیا ؟
کیا واقعی خُدا نے کہا ہے کہ تم باغ کے کسی بھی درخت کا پھل نا کھانا ؟

2. پیدائش 17:2 اور پیدائش 3:3 پڑھیں ۔ حقیقت میں خُدا نے جو آدم سے کہا حوا نے اُس میں کون سا لفظ یا الفاظ کا اضافہ کیا ؟
کہ اُنہیں اس کو ہاتھ بھی نہیں لگانا چاہئے ۔

3. پیدائش 6:3 پڑھیں ۔ ایک بار جب شیطان خُدا کے کلام کے بارے میں حوا کے ذہن میں شک پیدا کرنے میں کامیاب ہوگیا، تو حوا نے اِس آیت میں کیا کِیا تھا ؟
درخت میں سے لیا اور کھایا ۔

4. پیدائش 3:9-10 پڑھیے ۔ آدم اور حوا کے گُناہ کرنے کے بعد، کیا خُدا نے پھر بھی اُن سے بات چیت کی اوراُن کے ساتھ تعلقات کو آگے بڑھایا ؟
جی ہاں ۔

5. پیدائش 3:22-24 پڑھیے ۔ خُدا نے آدم اور حوا کو باغ سے کیوں نکالا ؟
تاکہ وہ زندگی کے درخت سے نا کھا لیں اور گُناہ کی حالت میں ہمیشہ زندہ رہیں ۔

6. کیا آپ دیکھ سکتے ہیں کہ یہ سزا کی بجائے خدا کی رحمت کا ایک کام تھا ؟
جی ہاں ۔

7. رومیوں 17:5 پڑھیں. ہم خُدا کے فضل کی کثرت اور راستبازی کے تحفہ کو کس طرح لے سکتے ہیں ؟
C ۔ وصول کر کے ۔

8. رومیوں 23:6 پڑھیں ۔ اگر ہم گُناہ کریں تو درحقیقت ہم کس چیز کے مستحق ہیں ؟
موت.

9. اِس کی بجائے خُدا فضل کے وسیلے ہمیں کیا عطا کرتا ہے ؟
یسوع میں ہمیشہ کی زندگی ۔

10. رومیوں 3:10 پڑھیں ۔ اگر ہم خُدا کے حضور اپنی ھی راستبازی قائم کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو ہم کیا کر نے میں ناکام رہتے ہیں ؟
یسوع کی راستبازی کو اپنی راستبازی کے طور پر قبول کرنے میں ۔

11. 1 یُوحنا 9:1 اور رومیوں 3:4 پڑھیں ۔ اگر ہم صرف ایمان لائیں تو خُدا کے خلاف کئے گئے ہمارے سارے گُناہوں‌اور بدکاریوں کے بارے میں اُس کا کیا کرنے کا وعدہ ہے ۔
انہیں ہٹا دیگا، انہیں بھلا دیگا ، انہیں معاف کر دے گا ۔

12. یہ آپ کو خُدا کے کردار کے بارے میں کیا بتاتا ھے ؟
کہ وہ رحم دل اور محبت کرنے والا ہے ۔

سبق 5

خُدا کی فطرت

خُداوند کے ساتھ مُثبت تعلق قائم کرنے کے لئے ، ہمیں اُس کی فطرت اور اصل کردار کو جاننا ہو گا ۔ کیا وہ ہمارے گُناہ کی وجہ سے ناراض ھے ، یا وہ رحم کرنے والا خُدا ھے جو ہماری کارکردگی سے قطع نظر ہمیں اپنی زندگی اور برکت دینا چاہتا ھے ؟ کلامِ پاک دراصل ہمیں خُدا کے بارے میں دو مختلف نظریات پیش کرتا ھے ، ایسا نہیں کہ اُس میں کبھی بدلاؤ آیا ہے یا اُس کے کاموں میں تضاد پایا گیا ہے ۔ ایک زمانہ تھا کہ بائیبل میں استعمال شدہ اصطلاحات میں ، خُدا نے " انسانوں کے گُناہوں کو ان کے خلاف محسوب کئے ۔ "

اِس کا موازنہ بچوں کی پرورش سے کیا جا سکتا ھے ۔ جب وہ بہت کم عمر ہوتے ہیں ، تو اُن کے ساتھ بحث کرنا ممکن نہیں ہوتا ، انہیں یہ بتانا کہ انہیں کیوں مناسب طریقے سے کام کرنا چاہئے یا اُنہیں کیوں خودغرض نہیں ہونا چاہئے اور اپنے بھائیوں اور بہنوں سے کیوں کھلونے نہیں چھیننے چاہئے ۔ اُنہیں اصول بتانے ہوں گے اور ، اگر وہ اِنہیں توڑتے ہیں، تو تربیت کرنا ہوگا ۔ اصولوں کو نافظ کرنا پڑتا ھے حالانکہ وہ خُدا اور شیطان کے بارے میں نہیں جانتے ہیں ، یا یہ کہ جب وہ خود غرض بنتے ہیں تو شیطان کو جگہ دے رہے ہیں. ہو سکتا ھے کہ وہ اِن تصورات کو سمجھ نہ سکیں، لیکن وہ یہ سمجھ سکتے ہیں کہ اگر وہ عمل دہراتے ہیں ، تو اُنہیں سزا دی جائے گی ۔

اِس طرح سے ، خُداوند نے پُرانے عہد نامہ میں کیا ۔ اِس سے پہلے کہ لوگ نئے سرے سے پیدا ہوں ، اُن میں رُوحانی شعور نہیں تھا جو ہمارے پاس نئے عہد نامے کے تحت ہے ، لہذا اُنھیں گُناہوں سے روکنے کے لئے قوانین دینے اور ان کو سزا کے ساتھ نافذ کرنا پڑا ، کبھی کبھی موت بھی ۔ کیونکہ شیطان لوگوں کو گُناہ کے ذریعہ تباہ کر رہا تھا ، اِس لئے گُناہ پر پابندی لگانی پڑی، اور اُنہیں نافز کرنا پڑا. اگرچہ اِس نے غلط تاثر چھوڑا کہ خُدا نے ہمارے گُناہوں کی وجہ سے واقعی ھم سے پیار نہیں کیا تھا ، لیکن یہ وہ بات نہیں جو خُدا کا کلام سکھاتا ھے ۔ رُومیوں 13:5 میں مرقوم ھے ، **کیونکہ شرِیعت کے دیئے جانے تک دُنیا میں گُناہ تو تھا مگر جہاں شرِیعت نہیں وہاں گُناہ محسُوب نہیں ہوتا** ۔ " شرِیعت کے دیئے جانے تک " کا مطلب موسیٰ کے ایام تک تھا جب خُدا نے یہودی قوم پر لاگو ہونے والے دس احکام اور دیگر رسمی قوانین دیئے تھے ۔ اُس وقت تک ، دنیا میں گُناہ تو تھا لیکن محسُوب نہیں ہوتا تھا ۔ لفظ " محسُوب " ایک کتاب سازی کی اصطلاع ہے ؛ مثلًا ، آپ کُچھ خریدنے کے لئے دُکان پر جاتے ہیں اور کہتے ہیں ، " اِسے میرے کھاتے میں رکھ دو ۔ " جب یہ آپ کے کھاتے میں رکھ دی جاتی ھے تو ، یہ آپ کے حساب میں قلم بند ہو جاتی ھے ، اور خریداری آپ سے محسوب کردی جاتی ہے ۔ اگر وہ اُسے محسُوب کرنے میں ناکام رہیں تو ، اِس کا مطلب ھے کہ اِسے آپ کے کھاتے میں قلم بند نہیں کیا گیا تھا ۔

یہ آیت کہہ رہی ھے کہ جب تک دس احکام نہیں آئے ، گُناہ لوگوں سے محسُوب نہیں کیا جا رہا تھا ۔ یہ ایک حیرت انگیز بیان ھے ۔ پیدائش باب 3 اور 4 کو دیکھیں ۔ بیشتر لوگوں کا یہ خیال ھے کہ جب آدم اور حوا نے خُدا کا گُناہ کیا ، کیونکہ خُدا پاک تھا اور اب انسان گُناہ گار تھا ، خُدا کا بنی نوع انسان سے کوئی تعلق نہیں ہو سکتا تھا ۔ اُن کا خیال ھے کہ خُدا نے آدم کو اپنی حضوری سے ہٹانے کے لئے باغ سے باہر نکالا کیوں کہ ایک پاک خُدا ناپاک آدمی کے ساتھ کچھ تعلق نہیں رکھ سکتا تھا ۔ وہ مزید سوچتے ہیں کہ جب تک کہ آپ اپنے عمل کو صعیع کاموں کے ذریعے صاف نہیں کریں گے ، خُدا ایک بار پھر آپ کے ساتھ کوئی رشتہ نہں رکھ سکتا ۔ یہ یسُوع کے پیغام کے

برعکس ھے ۔ رُومیوں 8:5 میں لکھا ھے لیکن خُدا اپنی محبّت کی خُوبی ہم پر یُوں ظاہر کرتا ھے کہ جب ہم گُنہگار ہی تھے تو مسیح ہماری خاطِر مُوا ؛ لہذا نیا عہد نامہ یہ سیکھاتا ھے کہ خُدا نے اپنی محّبت آپ کے ساتھ اُس وقت بڑھائی جب آپ گُناہ میں زندگی گزار رہے تھے ، نا کہ اُس وقت جب آپ نے اعمال درست کر لئے تھے ۔ انجیل کی ایک اعظیم سچائی جو آپ کی زندگی کو بدل دے گی یہ سمجھنا ھے کہ آپ جیسے بھی ہیں خُدا آپ سے پیار کرتا ھے ۔ خُدا آپ سے اتنا پیار کرتا ھے کہ اگر آپ اُس کی محبت پا لیتے ہیں، تو جیسے آپ ہیں ویسے رھنا نہیں چاہیں گے. آپ بدل جائیں گے ، آپ کا بدلاو خُدا کی محبت پانے کے لئے نہیں بلکہ اُس کی محبت کے نتیجے کے طور پر ہو گا ۔

پیدائش باب 4 میں آپ دیکھ سکتے ہیں کہ خُدا انسان کے ساتھ ابھی بھی رفاقت جاری رکھے ہوئے تھا ، آدم اور حوا کے گُناہ کرنے کے بعد بھی بات کر رہا تھا ۔ خُدا نے قائِن اور ہابل سے بات کی ، اور جب وہ خُدا کے لئے قُربانی چڑھانے آئے تو خُدا نے آواز کے ساتھ اُن سے بات کی ۔ اُن کے ردِ عمل سے ، ہم دیکھ سکتے ہیں کہ وہ خُدا کی آواز سننے کے عادی تھے ، اور اُس نے اُنہیں خوفزدہ نہیں کیا ۔ جب قائن نے اپنے بھائی ہابل کو مار ڈالا اور زمین پر پہلا قاتل بن گیا تو ، آسمان سے خُدا کی آواز آئی: " تمہارا بھائی ہابل کہاں ھے ؟ " قائن نےبظاہر بغیر کسی پچھتاوے کے خُدا سے جھوٹ بولا . یہ تبھی ہو سکتا ھے کہ جب کوئی شخص خُدا کی آواز سننے کا اتنا عادی ہو جائے کہ وہ اُسے اھمیت نہیں دیتا اور وہ اُس سے خائف بھی نہیں ہوتا ہے ۔ یہ ساری باتیں یہ بتاتی ہیں کہ خُدا اب بھی بنی نوع انسان کے ساتھ میل جول کر رہا تھا اور رفاقت کو توڑا نہیں تھا، جیسا کے عام طور پر مانا جاتا ھے ۔ خُدا انسان کے گُناہوں کو اُس سے محسوب نہیں کر رھا تھا ۔ کیا اِس کا یہ مطلب ھے کہ خُدا نے اُن کے گُناہوں کو درگزرکیا یا وہ غلط نہیں تھے ؟ نہیں ، یہی وجہ تھی کہ آخر کار خُدا نے قانون دیا ۔ انسان کو ایک مناسب معیار پر واپس لانے کے لئے خُدا کو قانون دینا پڑا . خُدا نے انسان کو یہ دکھانا تھا کہ اُسے ایک نجات دھندہ کی ضرورت ھے اور اُسے خُود کو عاجز کرنا پڑے گا تاکہ معافی بطور تحفہ وصول کرے ۔ افسوس کی بات یہ ھے کہ مذہب نے اِن چیزوں کو توڑ مروڑ کے اِن پر قابو پالیا ھے کہ یہ سکھائیں کہ قانون اِس لئے دیا گیا تھا تاکہ آپ اسے برقرار رکھ سکیں اور اِس طرع خُدا کی مغفرت اور قبولیت حآصل کریں ۔ نہیں ! پُرانے عہد نامہ کا مقصد آپ کے گُناہ کو اِس حد تک بڑھانا تھا کہ آپ اپنے آپ کو بچانے سے ہمیشہ کے لئے مایوس ہو جاتے اور کہتے ، " خُدایا اگر آپ کی پاکیزگی کا معیار یہ ھے تو ، میں یہ نہیں کر سکتا ہوں . مجھے معاف کر ، مجھ پہ رحم کر " ۔ خُدا کی مجموعی فطرت ہمیشہ سے محبت رہی ھے .

سوالات اور حوالاجات برائے شاگِردیت

1. رُومیوں 13:5 پڑھیں ۔ لفظ " محسُوب " کا کیا مطلب ھے ؟

رومیوں **13:5** کیونکہ شرِیعت کے دِئے جانے تک دُنیامیں گُناہ توتھا مگر جہاں شرِیعت نہیں وہاں گُناہ محسُوب نہیں ہوتا ۔

2. رُومیوں 7:7 پڑھیں ۔ شرِیعت کا کیا مقصد تھا ؟

رومیوں **7:7** پس ہم کیا کہیں؟ کیا شریعت گُناہ ہے ؟ ہرگِز نہیں بلکہ بغیر شرِیعت کے مَیں گُناہ کو نہ پہچانتا مثلاً اگر شرِیعت یہ نہ کہتی کہ تُو لالچ نہ کر تو مَیں لالچ کو نہ جانتا ۔

3. گلتیوں 24:3 پڑھیں ۔ اِس آیت کے مُطابق، شریعت کا کیا مقصد تھا ؟

گلتیوں **24:3** پس شرِیعت مسِیح تک پُہنچانے کو ہمارا اُستاد بنی تاکہ ہم اِیمان کے سبب سے راست باز ٹھہریں ۔

4. یُوحنّا 8:1-11 پڑھیں ۔ یسُوع نے زنا میں پکڑی گئی عورت سے کیسا سلوک کیا ؟

یُوحنّا **8:1-11** مگر یِسُو ع زَیتُو ن کے پہاڑ کو گیا ۔ **[2]** صُبح سویرے ہی وہ پِھر ہَیکل میں آیا. اورسب لوگ اُس کے پاس آئے اور وہ بَیٹھ کر اُنہیں تعلِیم دینے لگا ۔ **[3]** اور فقِیہ اور فرِیسی ایک عَورت کو لائے جو زِنا میں پکڑی گئی تھی اور اُسے بِیچ میں کھڑا کر کے یِسُو ع سے کہا ۔ **[4]** اَے اُستاد! یہ عَورت زِنا میں عَین فِعل کے وقت پکڑی گئی ہے ۔ **[5]** تَورَیت میں مُوسیٰ نے ہم کو حُکم دِیا ہے کہ اَیسی عَورتوں کو سنگسار کریں. پس تُو اِس عَورت کی نِسبت کیا کہتا ہے ؟ **[6]** اُنہوں نے اُسے آزمانے کے لِئے یہ کہا تاکہ اُس پر اِلزام لگانے کا کوئی سبب نِکالیں مگر یِسُو ع جُھک کر اُنگلی سے زمِین پر لِکھنے لگا ۔ **[7]** جب وہ اُس سے سوال کرتے ہی رہے تو اُس نے سِیدھے ہو کر اُن سے کہا کہ جو تُم میں بے گُناہ ہو وُہی پہلے اُس کے پتّھر مارے ۔ **[8]** اور پِھر جُھک کر زمِین پر اُنگلی سے لِکھنے لگا ۔ **[9]** وہ یہ سُن کر بڑوں سے لے کر چھوٹوں تک ایک ایک کر کے نِکل گئے اور یِسُو ع اکیلا رہ گیا اور عَورت وہیں بِیچ میں رہ گئی ۔ **[10]** یِسُو ع نے سِیدھے ہو کر اُس سے کہا اَے عَورت یہ لوگ کہاں گئے ؟ کیا کِسی نے تُجھ پر حُکم نہیں لگایا ؟ **[11]** اُس نے کہا اَے خُداوند کِسی نے نہیں. یسُوع نے کہا مَیں بھی تُجھ پر حُکم نہیں لگاتا. جا پِھر گُناہ نہ کرنا ۔

5. کیا یسُوع کے الفاظ اور کام خُدا کی اصل فطرت کی عکاسی کرتے ہیں ؟ یُوحنّا 34:3 دیکھیں ۔
یُوحنا **34:3** کیونکہ جِسے خُدا نے بھیجا وہ خُدا کی باتیں کہتا ہے. اِس لِئے کہ وہ رُوح ناپ ناپ کر نہیں دیتا ۔

6. 1یُوحنّا 8:4 پڑھیں ۔ اس آیت کے مطابق، خُدا کی اصل فطرت کیا ہے ؟

1 یُوحّنا 8:4 جو مُحبت نہیں رکھتا وہ خُدا کو نہیں جانتا کیونکہ خُدا مُحبّت ہے ۔

7. رُومیوں 6:5 پڑھیں ۔ ہم کیا تھے جب خدا کی محبت ہم پر ہوئی ؟

رُومیوں 6:5 . کیونکہ جب ہم کمزور ہی تھے تو عَین وقت پر مسِیح بے دِینوں کی خاطِر مُؤا .

8. رُومیوں 8:5 پڑھیں ۔ اُس وقت ہم کیا تھے جب خُدا نے ہم سے پیار کیا ؟

رُومیوں 8:5 لیکن خُدا اپنی مُحبّت کی خُوبی ہم پر یُوں ظاہِر کرتا ہے کہ جب ہم گُنہگار ہی تھے تو مسِیح ہماری خاطِر مُؤا .

9. رومیوں 10:5 پڑھیں ۔ اُس وقت ہم کیا تھے جب خُدا نے ہم سے پیار کیا ؟

رُومیوں 10:5 کیونکہ جب باوُجُود دُشمن ہونے کے خُدا سے اُس کے بیٹے کی مَوت کے وسِیلہ سے ہمارا میل ہو گیا تو میل ہونے کے بعد تو ہم اُس کی زِندگی کے سبب سے ضرُور ہی بچیں گے ۔

10. اگر آپ یسوع مسیح سے معافی مانگیں اور اپنا نجات دہندہ اور خداوند بننے کے لئے کہیں اور اپنے گناہ کی ادائیگی کے طور پر یسوع کی قربانی پر بھروسہ کریں ، تو کیا خدا آپ کو اپنی رحمت اور فضل والی حقیقی فطرت دکھا ئیگا ؟

جوابات سبق 5

1. رُومیوں 13:5 پڑھیں ۔ لفظ " محسُوب " کا کیا مطلب ھے ؟
کسی کے کھاتے میں قلم بند کرنا ۔

2. رُومیوں 7:7 پڑھیں ۔ شرِیعت کا کیا مقصد تھا ؟
گناہ کو پہچاننا ۔

3. گلتیوں 24:3 پڑھیں ۔ اِس آیت کے مُطابق، شریعت کا کیا مقصد تھا ؟
انسانوں پر ظاہر کرنا کہ انہیں نجات دہندا، یسوع مسیح کی ضرورت ہے ۔

4. یُوحنّا 1:8-11 پڑھیں ۔ یسُوع نے زنا میں پکڑی گئی عورت سے کیسا سلوک کیا ؟
رحم اور فضل کے ساتھ ۔

5. کیا یسُوع کے الفاظ اور کام خُدا کی اصل فطرت کی عکاسی کرتے ہیں؟ یُوحنّا 34:3 دیکھیں ۔
جی ہاں ۔

6. 1یُوحّنا 8:4 پڑھیں ۔ اس آیت کے مطابق ، خُدا کی اصل فطرت کیا ہے ؟
محبت ۔

7. رُومیوں 6:5 پڑھیں ۔ ہم کیا تھے جب خدا کی محبت ہم پر ہوئی ؟
طاقت کے بغیر؛ یعنی بے بس اور بےدین ۔

8. رُومیوں 8:5 پڑھیں ۔ اُس وقت ہم کیا تھے جب خُدا نے ہم سے پیار کیا ؟
گنہگار ۔

9. رومیوں 10:5 پڑھیں ۔ اُس وقت ہم کیا تھے جب خُدا نے ہم سے پیار کیا ؟
دشمن ۔

10. اگر آپ یسوع مسیح سے معافی مانگیں اور اپنا نجات دہندہ اور خداوند بننے کے لئے کہیں اور اپنے گناہ کی ادائیگی کے طور پر یسوع کی قربانی پر بھروسہ کریں، تو کیا خدا آپ کو اپنی رحمت اور فضل والی حقیقی فطرت دکھا ئیگا ؟
جی ہاں ۔

سبق 6

توبہ

توبہ کیا ہے اِس کے متعلق کچھ لوگوں کو غلط فہمی ہے ۔ توبہ کمال نہیں بلکہ سمت کی تبدیلی ہے ۔ ہم مصرف یا کھوئے ہوئے بیٹے کی تمثیل کے بارے میں بات کرنے جا رہے ہیں ۔ یسُوع ایک ایسی کہانی سنا رہا ہے جو بلکل واضع کرتا ہے کہ کسی فرد کے توبہ کرنے کا کیا مطلب ہے۔ لُوقا 15:11-12 پھر اُس نے کہا کہ کِسی شخص کے دو بیٹے تھے ۔ [12] اُن میں سے چھوٹے نے باپ سے کہا کہ اے باپ! مال کا جو حِصہ مجھ کو پہنچتا ہے مجھے دیدے ۔ اُس نے اپنا مال متاع اُنہیں بانٹ دیا ۔

چھوٹا بیٹا اپنے باپ کے مرنے سے پہلے اپنی میراث چاہتا تھا ۔ جو کہ بلکل غیرمعمولی بات ہے ، لیکن اُس کے باپ نے درخواست منظور کی اور اپنے بیٹوں کو اُن کی میراث دے دی ۔ آیت 13 میں لکھا ہے، اور بہُت دِن نہ گُزرے کہ چھوٹا بیٹا اپنا سب کُچھ جمع کر کے دُور دراز مُلک کو روانہ ہوا اور وہاں اپنا مال بد چلنی میں اُڑا دیا ۔ چھوٹے بیٹے نے اپنی ساری دولت، اپنی وراثت کا حصہ لے لیا، ایک دُور دراز ملک چلا گیا، اور اپنی عیاشانہ زندگی میں برباد کر دی ، ایک ترجمہ میں کہا گیا ہے کہ ، " دعوتیں اور فحاشہ عورتوں پر پیسے خرچ کرنا " ۔

آیت 14-15 پڑھیں ، اور جب سب خرچ کر چُکا تو اُس مُلک میں سخت کال پڑا [زمین بے سہارا ہو گئ اور لوگ بھوکے مر رہے تھے] اور وہ مُحتاج ہونے لگا ۔ [15] پھر اُس مُلک کے ایک باشِندہ کے ہاں جا پڑا ۔ اُس نے اُسکو اپنے کھیتوں میں سُوأر چرانے بھیجا ۔ (بریکٹس میں لکھے گئے الفاظ میرے ہیں) اُسے اُس مُلک میں ایک آدمی کے ہاں نوکری ملی اور اُسے سُوأر چرانے بھیجا گیا ۔ آیت [16] میں یُوں مرقوم ہے، اور اُسے آرزو تھی کہ جو پھلیاں سُوأر کھاتے تھے اُنہی سے اپنا پیٹ بھرے مگر کوئی اُسے نہ دیتا تھا ۔ وہ بہت بھوکا تھا، فاقہ کشی کی حالت میں ، اُس نے کہا "مجھے سُوأر کا کھانا ہی دیدو - کُچھ بھی"، لیکن کسی نے اُسے کُچھ نہیں دیا ۔ اُس نے اپنی ساری وراثت برباد کر دی تھی ۔ آیت [17] جاری ہے، پھر اُس نے ہوش میں آکرکہا، میرے باپ کے بہت سے مزدُوروں کوافراط سے روٹی ملتی ہے اور مَیں یہاں بُھوکا مر رہا ہُوں! دوسرے الفاظ میں، اُس کے باپ کے نوکروں کے پاس وافر کھانا تھا، اور وہ بھوک سے مر رہا تھا۔

اُس نے ایک فیصلہ کیا؛ اُس نے توبہ کی ۔ توبہ دماغ کی تبدیلی، دل کی تبدیلی ہے جو انسان کے پلٹنے اور ایک نئی سمت بڑھنے کا سبب بنتی ہے ۔ آیت 18- 19، میں اُس نے کہا، میں اُٹھ کر اپنے باپ کے پاس جاؤنگا اور اُس سے کہوں گا، اے باپ! میں آسمان کا اور تیری نظر میں گُنہگار ہُوا [19] اب اِس لائق نہیں رہا کہ پھِر تیرا بیٹا کہلاؤں ۔ مُجھے اپنے مُزدوروں جیسا کر لے ۔ " باپ ، بس مُجھے غلام بنالے ۔ میں نے تیرا گُناہ کیا ، تیری دولت برباد کر دی ، اور خُدا کا گُناہ کیا ۔ بس مُجھے غلام بنا لو ۔ " پھر وہ اُٹھ کر اپنے باپ کے پاس گیا ۔ توبہ رویہ کی تبدیلی ، ذہن کی تبدیلی ، اور دل کی تبدیلی سے بڑھ کر ہے ؛ یہ کسی شخص کو اُسکے ایمان پر عمل کرنے میں رہنمائی کرتی ہے ۔ تاکہ وہ پھرے (یا واپس مُڑے) اور ایک نئی سمت میں جائے ۔ ہم سب خُدا ، اپنے باپ ، اور آسمان ، اپنے گھر سے منہ موڑ چُکے ہیں ۔ یسعیاہ 6:53 میں لِکھا ہے کہ ہم سب بھیڑوں کی مانند بھٹک گئے ۔ ہم میں سے ہر ایک اپنی راہ کو پِھرا پر خُداوند نے ہم سب کی بدکرداری اُس پر لادی ۔

آیات 20-24 میں کہانی جاری ہے ۔ پس وہ اُٹھ کر اپنے باپ کے پاس چلا ۔ ایک رات میں یہ

کہانی ایک ایسے شخص کو بتا رہا تھا جس نے پہلے کبھی نہیں سنی تھی ۔ اور اُسے صرف اتنا پتہ تھا کہ جب بیٹا واپس لوٹا تو، اُس کا باپ کہے گا ، " بیٹا ، دیکھو تم نے کیا کِیا ۔ تم نےمیری ساری دولت ضائع کر دی ، سب جو میں نے زندگی میں جمع کیا ۔ میرے غُلاموں میں سے ایک کی مانند بن جاؤ ۔ " زیادہ تر زمینی باپ شاید بہت ناراض ہوں گے اور ایسا ہی سلوک کریں گے لیکن اِس باپ کا رویہ دیکھیں: وہ ابھی دُور ہی تھا کہ اُسے دیکھ کر اُس کے باپ کو ترس آیا [اُس کے دل سے اپنے بیٹے کے لئے محبت نکلی] ، اور دوڑ کر اُسکو گلے لگا لیا اور چُوما ۔ [21] بیٹے نے اُس سے کہا اے باپ ! میں آسمان کا اور تیری نظر میں گُنہگار ہُوا اب اِس لائق نہیں رہا کہ پھر تیرا بیٹا کہلاؤں ۔ [22] باپ نے اپنے نوکروں سے کہا اچھے سے اچھا لباس جلد نکال کر اُسے پہناؤ اور اُس کے ہاتھ میں انگوٹھی اور پاؤں میں جوتی پہناؤ ۔ [23] اور پلے ہُوئے بچھڑے کو لاکر ذبح کرو تاکہ ہم کھا کر خوشی منائیں [24] کیونکہ میرا یہ بیٹا مُردہ تھا ۔ اب زندہ ہُوا ۔ کھو گیا تھا ۔ اب ملا ھے ۔ پس وہ خُوشی منانے لگے(بریکٹس میں لِکھے گئے الفاظ میرے ہیں) ۔ اُنہوں نے جشن منانا شروع کیا ۔

ایک بار میں نے ایک شخص سے یہ بات کہی جس نے کہا ۔ " اب میں سمجھا یسُوع کیا کہہ رہا ھے ۔ اگر میں رحم کے لئے آسمانی باپ کی طرف رجُوع کروں اور کہوں " باپ ، میں نے تیرا گُناہ کیا ، اور میں اِس لائق نہیں کہ تیرا بیٹا کہلاؤ ، ' تو وہ مُجھے قبُول کرے گا ۔ " ہمارا آسمانی باپ ھم پہ ترس کھائے گا، اور وہ آپ کو غلام نہیں بنائے گا ۔ وہ آپ کو کامِل فرزندی میں بحال کرے گا ۔ خُدا انتظار کر رہا ھے ۔ کیا آپ خُدا سے دور چلے گئے ہیں ؟ آج آپ خُدا، اپنے باپ، اور آسمان، اپنے گھر ، واپس کیوں نہیں جاتے؟

سوالات اور حوالاجات برائے شاگِردیت

1. لُوقا 13:1-5 پڑھیں ۔ ہلاکت سے بچنے کے لئے کسی شخص کو کیا کرنا چاہئے ؟

لُوقا 13:1-5 اُس وقت بعض لوگ حاضِر تھے جِنہوں نے اُسے اُن گلِیلیوں کی خبر دی جِن کا خُون پیلا طُس نے اُن کے ذبِیحوں کے ساتھ مِلایا تھا ۔ [2] اُس نے جواب میں اُن سے کہا کہ اِن گلِیلیوں نے جو اَیسا دُکھ پایا کیا وہ اِس لِئے تُمہاری دانِست میں اَور سب گلِیلیوں سے زِیادہ گُنہگار تھے؟ [3] مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ نہیں بلکہ اگر تُم تَوبہ نہ کرو گے تو سب اِسی طرح ہلاک ہو گے [4] یا کیا وہ اٹھارہ آدمی جِن پر شیلو خ کا بُرج گِرا اور دب کر مَر گئے تُمہاری دانِست میں یروشلِیم کے اَور سب رہنے والوں سے زِیادہ قصُوروار تھے ؟ [5] مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ نہیں بلکہ اگر تُم تَوبہ نہ کرو گے تو سب اِسی طرح ہلاک ہو گے ۔

2. 2 پطرس 3:9 خُدا کی سب لوگوں کے لئے کیا مرضی ھے ؟

2 پطرس 3:9 خُداوند اپنے وعدہ میں دیر نہیں کرتا جَیسی دیر بعض لوگ سمجھتے ہیں بلکہ تُمہارے بارے میں تحمُّل کرتا ہے اِس لِئے کہ کِسی کی ہلاکت نہیں چاہتا بلکہ یہ چاہتا ہے کہ سب کی تَوبہ تک نَوبت پُہنچے ۔

3. لُوقا 16:19-31 پڑھیں ۔ لُوقا 16:28 ، وہ امیر آدمی کیوں چاہتا تھا کہ کوئی مُردوں میں سے واپس آئے اور اُس کے بھائیوں سے بات کرے ؟

لُوقا 16:19-31 ایک دَولت مند تھا جو ارغوانی اور مہین کپڑے پہنتا اور ہر روز خُوشی مناتا اور شان و شوکت سے رہتا تھا ۔ [20] اور لعزر نام ایک غرِیب ناسُوروں سے بھرا ہُوا اُس کے دروازہ پر ڈالا گیا تھا ۔ [21] اُسے آرزُو تھی کہ دَولت مند کی میز سے گِرے ہُوئے ٹُکڑوں سے اپنا پیٹ بھرے بلکہ کُتّے بھی آ کر اُس کے ناسُور چاٹتے تھے ۔ [22] اوراَیسا ہُوا کہ وہ غرِیب مَرگیا اور فرِشتوں نے اُسے لے جا کر ابرہا م کی گود میں پُہنچا دِیا اور دَولتمند بھی مُؤا اور دفن ہُؤا ۔ [23] اُس نے عالَمِ اَرواح کے درمِیان عذاب میں مُبتلا ہو کر اپنی آنکھیں اُٹھائِیں اور ابرہا م کو دُور سے دیکھا اور اُس کی گود میں لعزر کو ۔ [24] اور اُس نے پُکارکر کہا اَے باپ ابرہا م مُجھ پر رحم کر کے لعزر کو بھیج کہ اپنی اُنگلی کا سِرا پانی میں بِھگو کر میری زُبان تر کرے کیونکہ مَیں اِس آگ میں تڑپتا ہُوں ۔ [25] ابرہا م نے کہا بیٹا! یاد کر کہ تُو اپنی زِندگی میں اپنی اچّھی چِیزیں لے چُکا اور اُسی طرح لعزر بُری چیزیں لیکن اب وہ یہاں تسلّی پاتا ہے اور تُو تڑپتا ہے ۔ [26] اور اِن سب باتوں کے سِوا ہمارے تُمہارے درمِیان ایک بڑا گڑھا واقِع ہے ۔ اَیسا کہ جو یہاں سے تُمہاری طرف پارجانا چاہیں نہ جا سکیں اور نہ کوئی اُدھر سے ہماری طرف آ سکے ۔ [27] اُس نے کہا پس اَے باپ! مَیں تیری مِنّت کرتا ہُوں کہ تُو اُسے میرے باپ کے گھر بھیج ۔ [28] کیونکہ میرے پانچ بھائی ہیں تاکہ وہ اُن کے سامنے اِن باتوں کی گواہی دے ۔ اَیسا نہ ہو کہ وہ بھی اِس عذاب کی جگہ میں آئیں ۔ [29] ابرہا م نے اُس سے کہا اُن کے پاس مُوسیٰ اور انبِیا تو ہیں ۔ اُن کی سُنیں ۔ [30] اُس نے کہا نہیں اَے باپ ابرہام ۔ ہاں اگر کوئی مُردوں میں سے اُن کے پاس جائے تو وہ تَوبہ کریں گے ۔ [31] اُس نے اُس سے کہا کہ جب وہ مُوسیٰ اور نبِیوں ہی کی نہیں سُنتے تو اگر مُردوں میں سے کوئی جی اُٹھے تو اُس کی بھی نہ مانیں گے ۔

4. لُوقا 16:30 پڑھیں ۔ عذاب کی اِس جگہ (جہنم) سے بچنے کے لئے اِن بھائیوں کوکیا کرنا چاہئے ؟

5. اعمال 18:26 پڑھیں ۔ اگرچہ یہ واضع طور پر بیان نہیں کرتی، اِس آیت میں توبہ کی بات ہورہی ہے ۔ توبہ کرنے والوں کا کیا ہوگا ؟

اعمال 18:26 کہ تُو اُن کی آنکھیں کھول دے تاکہ اندھیرے سے رَوشنی کی طرف اور شَیطان کے اِختیار سے خُدا کی طرف رجُوع لائیں اور مُجھ پر اِیمان لانے کے باعِث گُناہوں کی مُعافی اور مُقدّسوں میں شرِیک ہو کر مِیراث پائیں ۔

6. اعمال 20:26 اِس آیت کے آخری حصے میں ، تین چیزیں بیان کی گئی ہیں کہ غیر قوموں کو ضرور کرنا چاہئے ۔ یہ تین چیزیں کیا ہیں ؟

اعمال 20:26 بلکہ پہلے دمِشقِیوں کو پھر یروشلِیم اور سارے مُلکِ یہُودیہ کے باشِندوں کو اور غَیر قَوموں کو سمجھاتا رہا کہ تَوبہ کریں اور خُدا کی طرف رجُوع لا کر تَوبہ کے مُوافِق کام کریں ۔

7. متّی 7:21-23 یسُوع نے کیا کہا کہ ان لوگوں نے خُدا کی مرضی کی بجائے کیا کام کیے ؟

8. یہ آپ کو کیا دکھاتا ہے حقیقی توبہ کی اہمیت کی بہ نسبت صرف ہونٹوں سے خُدا کی تعریف کرنا ؟

متّی 7:21-23 جو مُجھ سے اَے خُداوند اَے خُداوند ! کہتے ہیں اُن میں سے ہر ایک آسمان کی بادشاہی میں داخِل نہ ہو گا مگر وُہی جو میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلتا ہے ۔ [22] اُس دِن بُہتیرے مُجھ سے کہیں گے اَے خُداوند اَے خُداوند! کیا ہم نے تیرے نام سے نبُوّت نہیں کی اور تیرے نام سے بدرُوحوں کو نہیں نِکالا اور تیرے نام سے بُہت سے مُعجِزے نہیں دِکھائے؟ [23] اُس وقت مَیں اُن سے صاف کہہ دُوں گا کہ میری کبھی تُم سے واقفِیّت نہ تھی ۔ اَے بدکارو میرے پاس سے چلے جاؤ ۔

9. یسعیاہ 7:55 پڑھیں ۔ شریروں کو کیا کرنا چاہئے ؟

10. ناراستوں کو کون سے دو کام کرنا چاہئے ؟

11. خُدا اُس شخص کے لئے کیا کرے گا جو مزکورہ بالا کام کرتا ھے ؟

یسعیاہ 7:55 شرِیر اپنی راہ کو ترک کرے اور بدکردار اپنے خیالوں کو اور وہ خُداوند کی طرف پِھرے اور وہ اُس پر رحم کرے گا اور ہمارے خُدا کی طرف کیونکہ وہ کثرت سے مُعاف کرے گا ۔

12. لُوقا 7:15 پڑھیں ۔ ایک گُنہگار کی توبہ کرنے پہ آسمان پہ کیا ردِعمل ہوتا ھے ؟

لُوقا 7:15 مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ اِسی طرح نِنانوے راست بازوں کی نِسبت جو تَوبہ کی حاجت نہیں رکھتے ایک تَوبہ کرنے والے گُنہگارکے باعِث آسمان پر زِیادہ خُوشی ہو گی۔

13. اعمال 19:3 ۔ اگر آپ توبہ کرتے اور تبدیل ہو جاتے ہیں تو، آپ کے گُناہوں کا کیا ہو گا ؟

اعمال 19:3 پس تَوبہ کرو اور رجُوع لاؤ تاکہ تُمہارے گُناہ مِٹائے جائیں اور اِس طرح خُداوند کے حضُور سے تازگی کے دِن آئیں ۔

جوابات سبق 6

1. توبہ کیا ھے ؟
- **یہ ایک نئےعزم کے لئے سمت کا مکمل بدلاؤ ہے ۔**
- **یہ ذہن کی تبدیلی ہے ۔**
- **دل کی تبدیلی جس کے نتیجہ میں کوئ شخص خُدا کی طرف پھرتا ہے، پرانے رستوں سے خدا کے رستوں کی طرف ۔**
- **سمت کی تبدیلی نا کہ کمال، تکمیل ۔**
- **ایسا فیصلہ کرنا جس سے کسی کی زندگی کی ساری سمت بدل جائے ۔**
- **پرانے طریقوں سے منہ موڑنا اور خدا اور اس کے طریقوں سے پوری طرح عہد کرنا ۔**
- **یسوع کے وسیلے خدا کی طرف رجوع کرنا ۔**

2. لُوقا 13:1-5 پڑھیں ۔ ہلاکت سے بچنے کے لئے کسی کو کیا کرنا چاہئے ؟
توبہ ۔

3. 2 پطرس 9:3 خُدا کی تمام لوگوں کے لئے کیا مرضی ھے ؟
کہ سب توبہ کریں ۔

4. لُوقا 16:19-31 پڑھیں ۔ لُوقا 28:16، وہ امیر آدمی کیوں چاہتا تھا کہ کوئی مُردوں میں سے واپس آئے اور اُس کے بھائیوں سے بات کرے؟
تاکہ وہ عذاب کی اس جگہ پر آنے سے بچ سکیں ۔

5. لُوقا 30:16 پڑھیں ۔ عذاب کی اِس جگہ (جہنم) سے بچنے کے لئے اِن بھائیوں کوکیا کرنا چاہئے؟
انہیں توبہ کرنی چاہئے ۔

6. اعمال 18:26 پڑھیں ۔ اگرچہ یہ واضع طور پر بیان نہیں کرتی، اِس آیت میں توبہ کی بات ہورہی ہے ۔ توبہ کرنے والوں کا کیا ہوگا ؟
- **آنکھیں کُھل جائیں گی ۔**
- **اندھیرے سے روشنی کی طرف مُڑ جائیگے ۔**
- **شیطان کے اختیار سے خدا کی طرف رجوع کرینگے ۔**
- **گناہوں کی معافی حاصل کرینگے ۔**
- **وراثت وصول کرینگے ۔**

7. اعمال 20:26 اِس آیت کے آخری حصے میں ، تین چیزیں بیان کی گئی ہیں کہ غیر قوموں کو ضرور کرنا چاہئے ۔ یہ تین چیزیں کیا ہیں ؟
- **توبہ کرنا ۔**
- **خدا کی طرف رجوع لانا ۔**
- **اپنے اعمال سے اپنی توبہ ثابت کرنا ۔**

8. متّی 21:7-23 یسُوع نے کیا کہا کہ ان لوگوں نے خُدا کی مرضی کی بجائے کیا کام کیے ؟
بدکاری یا لاقانونیت ۔

9. یہ آپ کو کیا دکھاتا ہے حقیقی توبہ کی اہمیت کی بہ نسبت صرف ہونٹوں سے خُدا کی تعریف کرنا ؟
نجات دل سے ہے ، طرف ہونٹوں سے نہیں .

10. یسعیاہ 7:55 پڑھیں - شریروں کو کیا کرنا چاہئے ؟
اپنے رستوں کو ترک کریں .

11. ناراستوں کو کون سے دو کام کرنا چاہئے ؟
اپنے خیالات ترک کریں اور خداوند کی طرف لوٹ آئیں .

12. خُدا اُس شخص کے لئے کیا کرے گا جو مزکورہ بالا کام کرتا ھے؟
رحم کرے گا اور کثرت سے معافی دیگا .

13. لُوقا 7:15 پڑھیں - ایک گُنہگار کی توبہ کرنے پہ آسمان پہ کیا ردِعمل ہوتا ھے ؟
آسمان میں خوشی منائ جاتی ہے .

14. اعمال 19:3 - اگر آپ توبہ کرتے اور تبدیل ہو جاتے ہیں تو، آپ کے گُناہوں کا کیا ہو گا؟
میرے گناہ مٹ جائیں گے .

سبق 7

ثابت قدمی/عزم

لُوقا 14:25-26 جب بُہت سے لوگ اُس کے ساتھ جا رہے تھے تو اُس نے پِھر کر اُن سے کہا ۔ [26] اگر کوئی میرے پاس آئے اور اپنے باپ اور ماں اور بِیوی اور بچّوں اور بھائِیوں اور بہنوں بلکہ اپنی جان سے بھی دُشمنی نہ کرے تو میرا شاگِرد نہیں ہو سکتا۔

جب بُہت سے لوگ اُس کے ساتھ جا رہے تھے تو اُس نے پِھر کر اُن سے کہا (لُوقا 14:25) ۔ یسُوع کی خدمت کے وقت، بہت سارے لوگ اُس کی پیروی کرتے تھے ۔ انگریزی زبان میں پورا مطلب نہیں نکلتا ، لیکن یونانی زبان میں یہ ایک نامکمل جملہ ہے ۔ اِس کا مطلب یہ ھے کہ اِس وقت، بڑی جماعت نے بار بار اور مستقل طور پر یسُوع کی پیروی کرنا شروع کر دی ۔ شاید یہ اُس کے معجزات کی وجہ سے تھا یا اُس نے اُن کو کھانا کھلایا تھا ، ہمیں صحیح وجہ معلوم نہیں ہے، لیکن بڑی تعداد میں لوگ اُس کی پیروی کر رہے تھے ۔ یہ وہ وقت تھا جب یسُوع نے مُڑ کر اور جان بوجھ کر ایک ایسی بات کہی جس سے ایسا معلوم ہوتا ھے کہ بہت سارے لوگوں نے پھر سے اُس کی پیروی چھوڑ دی ۔

اگر کوئی میرے پاس آئے [اِس کا مطلب ھے میرے ساتھ چلنا چاہتا ھے ، میرے ساتھ سنگت رکھنا چاہتا ھے، میری پیروی کرنا چاہتا ھے ، تو اِس امر کی ضرورت ھے] ، اور اپنے باپ اور ماں اور بِیوی اور بچّوں اور بھائیوں اور بہنوں بلکہ اپنی جان سے بھی دُشمنی نہ کرے تو میرا شاگِرد نہیں ہو سکتا (لُوقا 26:14 ، بریکیٹس میں لکھے گئے الفاظ میرے ہیں) ۔ جب میں نے اِس صحیفے کو دیکھا ، میں نے سوچا، خُداوند، آپ کا یہ مطلب نہیں ہو سکتا ۔ اِس لفظ " نفرت " کا کیا مطلب ھے ؟ ممکن ہے اِس کا مطلب کم پیار کرنا یا ایسی ہی کوئی چیز ھے ۔ جب میں نے مطالعہ کرنا شروع کیا ، تو مجھے معلوم ہوا کہ اِس لفظ کا لفظی معنی "نفرت" ھے ۔

یسُوع نے کسی نکتے پر زور دینے کے لئے سب سے سخت لفظ استعمال کیا ۔ اُس نے کہا جب تک تم اپنے باپ، اپنی ماں ، اپنی بہن ، اپنے بھائی، حتیٰ کہ اپنی جان سے بھی نفرت نہیں کرتے تم اُس کے شاگرد نہیں ہو سکتے ۔ میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں : اِس زمین پر آپ کا اب تک کا سب سے قریب ترین رشتہ کیا ہو گا ؟ یہ آپ کی ماں اور باپ ہیں یا آپ کی شریک حیات اور بچے ہیں ۔ اگر آپ کی بیوی آپ کے خلاف ہو جائے اور آپ کو طلاق دیدے ، یا آپ کی ماں اور باپ فوت ہو جائے؟ پھر کون آپ کے ساتھ رہے گا ؟ یہ آپ کے بھائی اور آپ کی بہنیں ہوں گی ۔ یسُوع نے کہا ، جب تک آپ اِن سے نفرت نہ کریں آپ اُس کے شاگرد نہیں ہو سکتے ، وہ کیا کہہ رہا ھے؟

یسُوع ہمارے اب تک کے قریب ترین رشتوں کے بارے میں بات کررہا ھے ۔ وہ آپ سے عہد مانگ رہا ھے ، وہ عہد جس میں وہ سب سے افضل ہو ۔ وہ آپ کی زندگی میں اول مقام لینا چاہتا ھے ۔ وہ آپ کے ساتھ اپنے تعلقات کا موازنہ آپ کے زمین کے قریب ترین رشتوں سے کرنے جا رہا ھے ۔ " نفرت " ایک استعارہ ہے ، ایک موازنہ کا لفظ ھے، اور یسُوع کہہ رہا ھے ، " تمہارے ساتھ میرا رشتہ اتنا اہم ھے کہ میں چاہتا ہوں کہ یہ دنیاوی چیزوں سے بالا ترہو ۔ " ایک شخص ھے جسے آپ اپنی بیوی ، اپنے بچوں، اپنی ماں ، اپنے باپ ، یا اپنی بہنوں اور بھائیوں سے زیادہ پیار کرتے ہیں ۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ کون ھے؟ وہ خُدا نہیں ہے --- یہ آپ کی اپنی ذات ہے ۔ آپ اپنے آپ کو اپنے قریبی رشتوں سے زیادہ پیار کرتے ہیں ۔

شادیاں کیوں ٹوٹتی ہیں ؟ لوگ طلاق کیوں دیتے ہیں ؟ کیونکہ وہ اپنے شریکِ حیات سے زیادہ اپنے آپ

کو پیار کرتے ہیں ۔ ” تم ایسے نہیں کر رہی جیسے میں چاہتا ہوں، لہذا میں تم سے جان چھڑا رہا ہوں ۔ “

یسُوع نے کہا کہ ایک ایسا رشتہ ہے جس میں مَیں اول نمبر پر بننا چاہتا ہوں ۔ یہ تمہاری اپنی خود غرضی کی زندگی ہے ۔ یہ ہے سچی شاگردی ۔ وہ بغیر لاگت کی شاگردی کی بات نہیں کر رہا ہے ۔ وہ ہم سے اُس کی پیروی کرنے کے لئے کہہ رہا ہے ۔ وہ ہماری زندگی میں پہلے نمبر پر آنے کے لئے کہہ رہا ہے ۔

سوالات اور حوالاجات برائے شاگردیت

1. لُوقا 9:57-62 پڑھیں ۔ اِس حوالہ میں یسُوع کی پیروی میں ثابت قدمی کے معیار کے بارے میں کیا تعلیم دی جاتی ھے؟

لُوقا 9:57-62 جب وہ راہ میں چلے جاتے تھے تو کِسی نے اُس سے کہا جہاں کہیں تُو جائے مَیں تیرے پیچھے چلُونگا ۔ [58] یسُوع نے اُس سے کہا کہ لومڑیوں کے بھٹ ہوتے ہیں اور ہوا کے پرِندوں کے گھونسلے مگر ابنِ آدم کے لِئے سر دھرنے کی بھی جگہ نہیں ۔ [59] پھر اُس نے دوسرے سے کہا میرے پیچھے چل ۔ اُس نے کہا اَے خُداوند! مُجھے اجازت دے کہ پہلے جا کر اپنے باپ کو دفن کرُوں ۔ [60] اُس نے اُس سے کہا کہ مُردوں کو اپنے مُردے دفن کرنے دے لیکن تُو جا کر خُدا کی بادشاہی کی خبر پھیلا ۔ [61] ایک اور نے بھی کہا اَے خُداوند میں تیرے پیچھے چلُونگا لیکن پہلے مُجھے اِجازت دے کہ اپنے گھر کے لوگوں سے رُخصت ہوآؤں [62] یسُوع نے اُس سے کہا جو کوئی اپنا ہاتھ ہل پر رکھ کر پیچھے دیکھتا ھے وہ خُدا کی بادشاہی کے لائق نہیں ۔

2. لُوقا 8:13-14 کیوں لگتا ہے کہ کچھ لوگ مسیحیت سے ہٹ جاتے یا منہ موڑ لیتے ہیں ؟

لُوقا 8:13-14 اور چٹان پر کے وہ ہیں جو سُن کر کلام کو خُوشی سے قبُول کر لیتے ہیں لیکن جڑ نہیں رکھتے مگر کُچھ عرصہ تک اِیمان رکھ کر آزمایش کے وقت پھِر جاتے ہیں ۔ [14] اور جو جھاڑیوں میں پڑا اُس سے وہ لوگ مُراد ہیں جِنھوں نے سُنا لیکن ہوتے ہوتے اِس زِندگی کی فِکروں اور دَولت اور عَیش و عِشرت میں پھنس جاتے ہیں اور اُن کا پَھل پَکتا نہیں ۔

3. حزقی ایل 8:16 پڑھیں ۔ خُدا اپنے لوگوں کے ساتھ تعلقات کو بیان کرنے کے لئے شادی کی مثال استعمال کرتا ھے ۔ اس رشتہ میں کون مالک بن جاتا ھے؟

حزقی ایل 8:16 پھر مَیں نے تیری طرف گُذر کِیا اور تُجھ پر نظر کی اور کیا دیکھتا ہُوں کہ تُو عِشق انگیز عُمر کو پُہنچ گئی ہے پس مَیں نے اپنا دامن تُجھ پر پَھیلایا اور تیری برہنگی کو چُھپایا اور قَسم کھا کر تُجھ سے عہد باندھا خُداوند خُدا فرماتا ہے اور تُو میری ہو گئی ۔

4. 1 کرنتھیوں 19:6 ۔ آپ کس سے تعلق رکھتے ہیں ؟

5. 1 کرنتھیوں 20:6 آپ کا جسم اور رُوح کس کا ھےَ ؟

1 کرنتھیوں 6:19-20 کیا تُم نہیں جانتے کہ تُمہارا بدن رُوحُ القُدس کا مَقدِس ہے جو تُم میں بسا ہُوا ہے اور تُم کو خُدا کی طرف سے مِلا ہے؟ اور تُم اپنے نہیں ۔[20] کیونکہ قِیمت سے خرِیدے گئے ہو ۔ پس اپنے بدن سے خُدا کا جلال ظاہِر کرو ۔

6. کیا آپ خُدا کے خلاف روحانی زنا کر سکتے ہیں ؟

یعقوب 4:4 اَے زِنا کرنے والیو! کیا تُمہیں نہیں معلُوم کہ دُنیا سے دوستی رکھنا خُدا سے دُشمنی کرنا ہے ؟ پس جو کوئی دُنیا کا دوست بننا چاہتا ہے وہ اپنے آپ کو خُدا کا دُشمن بناتا ہے ۔

7. خُدا کی نظر میں روحانی زنا کیا ہوگا ؟ دیکھیں رومیوں 25:1 ۔

رومیوں **25:1** اِس لِئے کہ اُنہوں نے خُدا کی سچّائی کو بدل کر جُھوٹ بنا ڈالا اور مخلُوقات کی زیادہ پرستِش اور عِبادت کی بہ نِسبت اُس خالِق کے جو ابد تک محمُود ہے ۔ آمِین ۔

8. یُوحنّا 2:23-25 ۔ ہم ان آیات سے ثابت قدمی اور ایمان کے بارے میں کیا سیکھ سکتے ہیں ؟

یُوحنّا **2:23-25** جب وہ یروشلِیم میں فَسح کے وقت عِید میں تھا تو بُہت سے لوگ اُن مُعجِزوں کو دیکھ کر جو وہ دِکھاتا تھا اُس کے نام پر اِیمان لائے ۔ **[24]** لیکن یِسُوع اپنی نِسبت اُن پر اِعتبار نہ کرتا تھا اِس لِئے کہ وہ سب کو جانتا تھا ۔ **[25]** اور اِس کی حاجت نہ رکھتا تھا کہ کوئی اِنسان کے حق میں گواہی دے کیونکہ وہ آپ جانتا تھا کہ اِنسان کے دِل میں کیا کیا ہے ۔

9. لُوقا 14:28-30 پڑھیں ۔ کیا آپ نے یسُوع کی پیروی کرنے کی قیمت کا حساب کیا ھے ؟ کیا آپ اُس کی پیروی کرنا چاہتے ہیں ؟

لُوقا **14:28-30** کیونکہ تُم میں اَیسا کَون ہے کہ جب وہ ایک بُرج بنانا چاہے تو پہلے بَیٹھ کر لاگت کا حِساب نہ کر لے کہ آیا میرے پاس اُس کے تیّار کرنے کا سامان ہے یا نہیں ؟ **[29]** اَیسا نہ ہو کہ جب نیو ڈال کر تیّار نہ کر سکے تو سب دیکھنے والے یہ کہہ کر اُس پرہنسنا شرُوع کریں کہ ۔ **[30]** اِس شخص نے عِمارت شرُوع تو کی مگر تکمِیل نہ کر سکا ۔

جوابات سبق7

1. لُوقا 9:57-62.پڑھیں ۔ اِس حوالہ میں یسُوع کی پیروی میں ثابت قدمی کے معیار کے بارے میں کیا تعلیم دی جاتی ھے؟
مطلق ہتھیار ڈالنا ۔

2. لُوقا 8:13-14 ۔ کیوں لگتا ہے کہ کچھ لوگ مسیحیت سے ہٹ جاتے ہیں، یا منہ موڑ لیتے ہیں ؟
وہ خدا کے کلام میں کبھی بھی جڑ نہیں رکھتے ، اور زندگی کی پرواہ، دولت اور لذتیں انہیں دورکر دیتی ہیں ۔

3. حزقی ایل 8:16. پڑھیں ۔ خُدا لوگوں کے ساتھ اپنے تعلقات کو بیان کرنے کے لئے شادی کی مثال استعمال کرتا ھے ۔ اس رشتہ میں کون مالک بن جاتا ھے؟
خدا ۔

4. 1 کرنتھیوں 6:19 ۔ آپ کس کے ہیں ؟
خدا کے ۔

5. 1 کرنتھیوں 6:20 آپ کا جسم اور رُوح کس کا ھےَ ؟
خدا کا ۔

6. یعقوب 4:4 پڑھیں ۔ کیا آپ خُدا کے خلاف روحانی زنا کر سکتے ہیں ؟
جی ہاں ۔

7. خُدا کی نظر میں روحانی زنا کیا ہوگا ؟ دیکھیں رومیوں 1:25 ۔
ایک ایسا دل جو خدا کی طرف سے بتوں کی طرف مُڑ گیا (ایسی چیزیں جو آپ نےخدا سے زیادہ اہم کر دی ہیں) ۔

8. یُوحنّا 2:23-25 ہم ان آیات سے ثابت قدمی اور ایمان کے بارے میں کیا سیکھ سکتے ہیں ؟
کہ یسوع ہمارے پورے دِل کو چاہتا ہے (کل وابستگی / ثابت قدمی) ۔

9. لُوقا 14:28-30 پڑھیں ۔ کیا آپ نے یسُوع کی پیروی کرنے کی قیمت کا حساب کیا ھے ؟ کیا آپ اُس کی پیروی کرنا چاہتے ہیں ؟
جی ہاں ۔

سبق 8

پانی کا بپتِسمہ

سوال : " میں جاننا چاھتا ہوں کہ کیا آپ کوآسمان پے جانے کے لئے بپتسمہ لینا چاہیے ۔ میں خُدا سے محبت کرتا ہوں اور سات سال کی عمر میں بپتِسمہ لیا تھا ۔ اب میں اٹھارہ برس کا ہوں اور کسی چرچ سے ایک شخص جو کہ کسی بھی مزہبی فرقہ سے نہیں تھا مجھے بتایا کہ اتنی چھوٹی عمر میں کوئی بپتِسمہ نہیں لے سکتا اور نا ہی نجات پا سکتا ہے ۔ اُنہوں نے یہ بھی کہا کہ آسمان پہ جانے کے لئے آپ کو بپتِسمہ لینا پڑے گا ، لیکن میرے بپٹِیسٹ خاندان نے کہا کہ تمہیں اِس کی ضرورت نہیں ہے ۔ میں آسمان پہ جانا چاہتا ہوں ۔ میں ہر طرح سے خُدا کے لئے جی رہا ہوں، لیکن میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ اب مجھے دوبارہ بپتِسمہ لینا ضروری ہے کیونکہ میں بپتِسمہ لینے کی عمر کو پہنچ چُکا ہوں ۔ براہ کرم جلد از جلد میری مدد کریں، خُدا آپکو برکت دے اور شُکریہ۔"

جواب : " نجات اور گُناہوں کی معافی یسُوع مسیح پہ ایمان لانے سے ایک تحفہ کے طور پر مفت ملتی ہے ۔ اعمال 43:10 میں لکھا ہے: **اِس شخص کی سب نبی گواہی دیتے ہیں کہ جو کوئی اُس پر اِیمان لائے گا اُس کے نام سے گُناہوں کی مُعافی حاصِل کرے گا۔** (THE HOLY BIBLE IN URDU REVISED VERSION, PAKISTAN BIBLE SOCIETY.) نجات ایمان سے ملتی ہے؛ یعنی، یسُوع اور اُس کے بہائے گئے خُون پر بھروسہ اور انحصار آپ کو خُدا کے حضور راستباز ٹھہراتا ہے ۔ اعمال 10:44-48 ، بپتِسمہ لینے سے پہلے ایمانداروں کو رُوح القُدس (ان کی نجات کی تصدیق) عطا کیا گیاتھا ۔ "

اگرچہ یہ سچ ہے، بعض اوقات ایسا لگتا ہے کہ گُناہوں کی مُعافی بپتِسمہ کے وقت ہوئی ہے۔ (اعمال 38:2) ۔ اُس کی وجہ یہ ہے کہ بپتِسمہ ایمان کا ایک اظہار، یا عمل ہے، جو اُس وقت انجام پایا تھا جب کسی شخص نے توبہ کی اور ایمان سے یسُوع کی طرف رجوع کیا تھا ۔ (مرقس 16:16 میں لکھا ہے، **جو اِیمان لائے اور بپتِسمہ لے وہ نجات پائے گا اور جو اِیمان نہ لائے وہ مُجرِم ٹھہرایا جائے گا**) ۔ صاف ضمیر کے لیے یسُوع کو پُکارنے کا یہ بھی ایک طریقہ تھا (اعمال 16:22 اور 1 پطرس 21:3) ۔

اگر آپ نے سات سال کی عمر میں واقعی اپنے دل سے یسُوع کی طرف رجوع کیا اور بپتِسمہ لیا، تو خُدا آپ کے بچے جیسا ایمان قبول کرتا ہے ۔ بپتِسمہ کے تقاضے ہوتے ہیں ۔ توبہ اُن تقاضوں میں سے ایک ہے ۔ کیا آپ کے دل میں تبدیلی آئی اور ذہن میں تبدیلی آئی جس کے نتیجہ میں گُناہ سے مُڑکے یسُوع اور اُس کی مغفرت کی طرف رجوع ہوئے (اعمال 38:2 ، 21:20، اور30:17) ؟ کیا آپ نے یسُوع پر اپنے خُداوند اور نجات دہندہ ہو نے کی حیثیت سے اعتماد کیا (مرقس 16: 16 ، یوحنا 16:3 ، اور رومیوں 9:10-10) ؟ اگر نہیں تو، ابھی یسُوع کی طرف رجوع کریں، اپنے گُناہوں سے توبہ کریں ، اپنی معافی کے لئے اُس کے فضل کی طرف رجوع کریں ، اور پانی کے بپتِسمہ کے ذریعہ اُس کی پیروی کے فیصلے پر مہر لگائیں ۔

بپتِسمہ ایک ایسا فعل ہے جس کے زریعہ کوئی شخص یسُوع پر اپنے ایمان کا اظہار کرتا ہے ۔ اُس ایمان کے بغیر ، یہ فعل بےمعنی ہے ۔ جو لوگ یسُوع کو خُداوند اور نجات دہندہ جان کر اُس کی طرف رجوع کرتے وہ اِس عقیدے کا اظہار اور اعلانیہ یسُوع کا اعتراف کرنے پرراضی تھے ۔ وہ لوگ جو یسُوع کے حُکم کو "نہیں" کہتے ہیں، کسی حد تک ایک مردہ ایمان دکھا رہے ہیں ۔ **جب لوگ اُس کا اظہار کرنے کو تیار نہیں تو وہ مُردہ ایمان ہے** (یعقوب 18:2-19) ۔

اکیلا ایمان ھی بچاتا ہے، لیکن ایمان کو بچانا کبھی اکیلے نہیں ہوتا ۔ یہ ہمیشہ اپنے اظہار کے لئے راضی رہتا ہےبپتسمہ اُس ایمان کو ظاہر کرنے کا ایک طریقہ تھا ۔ **بپتِسمہ وہ نہیں جو بچاتا ہے ؛ یہ یسُوع ہے ۔ پانی گُناہوں کو نہیں دھوتا ؛ یہ یسُوع کا خُون ہے ۔** لیکن ایمان اُس کا خُون آپ پر لاگو کرتا ہے ۔ اور کسی وقت اُس ایمان کا اظہار اُس وقت کیا گیا جب کسی شخص نے بپتِسمہ لیا تھا ۔ (اعمال 16:22) ۔ سوال یہ ہے، کیا آپ نے توبہ کی ہے ؟ کیا آپ اُس پر ایمان رکھتے ہیں (یسُوع) ؟ اگر ایسا ہے تو ، آپ کیوں تاخیر کرتے ہیں – اُٹھ کر بپتِسمہ لیں !

سوالات اور حوالاجات برائے شاگِردیت

1. یہ نوجوان کیا سوال کر رہا ہے ؟

2. اعمال 43:10 ، کے مُطابق نجات ہم تک کیسے پہنچی ؟

اعمال 43:10 اِس شخص کی سب نبی گواہی دیتے ہیں کہ جو کوئی اُس پر اِیمان لائے گا اُس کے نام سے گُناہوں کی مُعافی حاصِل کرے گا ۔

3. بپتِسمہ ایمان کا اظہار ہے جو عام طور پر نجات کے وقت ہوتا ہے ۔ اعمال 38:2 میں اِس سچائی کا اظہار کیسے کیا گیا ہے؟

اعمال 38:2 پطرس نے اُن سے کہا کہ تَوبہ کرو اور تُم میں سے ہر ایک اپنے گُناہوں کی مُعافی کے لِئے یِسُو ع مسِیح کے نام پر بپتِسمہ لے تو تُم رُوحُ القُدس اِنعام میں پاؤ گے ۔

4. مرقس 16:16 میں اِس سچائی کا اظہار کیسے کیا گیا ہے ؟

مرقس 16:16 جو اِیمان لائے اور بپتِسمہ لے وہ نجات پائے گا اور جو اِیمان نہ لائے وہ مُجرِم ٹھہرایا جائے گا ۔

5. بپتِسمہ خُداوند کو پکارنے کا ایک طریقہ ہے ۔ اعمال 16:22 میں اِس سچائی کا اظہار کیسے کیا گیا ہے؟

اعمال 16:22 اب کیوں دیر کرتا ہے ؟ اُٹھ بپتِسمہ لے اور اُس کا نام لے کر اپنے گُناہوں کو دھو ڈال ۔

6. بپتِسمہ ایک صاف ضمیرکے لئے خُداوند کو پکارنے کا ایک طریقہ ہے ۔ کیا 1 پطرس 21:3 اِس حقیقت کی تصدیق کرتا ہے؟

1 پطرس 21:3 اور اُسی پانی کا مُشابِہ بھی یعنی بپتِسمہ یِسُوع مسِیح کے جی اُٹھنے کے وسِیلہ سے اب تُمہیں بچاتا ہے ۔ اُس سے جِسم کی نجاست کا دُور کرنا مُراد نہیں بلکہ خالِص نیّت سے خُدا کا طالِب ہونا مُراد ہے ۔

7. اعمال 38:2 کے مطابق، بپتِسمہ کے لئے کیا تقاضے ہیں ؟

اعمال 38:2 پطرس نے اُن سے کہا کہ تَوبہ کرو اور تُم میں سے ہر ایک اپنے گُناہوں کی مُعافی کے لِئے یِسُو ع مسِیح کے نام پر بپتِسمہ لے تو تُم رُوح القُدس اِنعام میں پاؤ گے ۔

8. مرقس 16:16 کے مطابق بپتِسمہ کے لۓ کیا تقاظے ہیں ؟

مرقس 16:16 جو اِیمان لائے اور بپتِسمہ لے وہ نجات پائے گا اور جو اِیمان نہ لائے وہ مُجرِم ٹھہرایا جائے گا ۔

9. کیا نوزائیدہ بچہ توبہ کر سکتا ہے ؟

10. کیا نوزائیدہ بچہ ایمان لا سکتا ہے ؟

11. اعمال 10:43-48 پڑھیں ۔ مسیح پر ایمان لانے کے بعد ، اگلا قدم کیا ہے، جو ایک ایماندار کو لینا چاہئے؟

اعمال 10:43-48 اِس شخص کی سب نبی گواہی دیتے ہیں کہ جو کوئی اُس پر اِیمان لائے گا اُس کے نام سے گُناہوں کی مُعافی حاصِل کرے گا ۔ [44] پطرس یہ باتیں کہہ ہی رہا تھا کہ رُوح القُدس اُن سب پر نازِل ہُوا جو کلام سُن رہے تھے ۔ [45] اور پطر س کے ساتھ جِتنے مختُون اِیمان دار آئے تھے وہ سب حَیران ہُوئے کہ غَیر قَوموں پر بھی رُوح القُدس کی بخشِش جاری ہُوئی ۔ [46] کیونکہ اُنہیں طرح طرح کی زُبانیں بولتے اور خُدا کی تمجِید کرتے سُنا ۔ پطرس نے جواب دِیا ۔ [47] کیا کوئی پانی سے روک سکتا ہے کہ یہ بپتِسمہ نہ پائیں جِنہوں نے ہماری طرح رُوحُ القُدس پایا ؟ [48] اور اُس نے حُکم دِیا کہ اُنہیں یِسُو ع مسِیح کے نام سے بپتِسمہ دِیا جائے ۔ اِس پر اُنہوں نے اُس سے درخواست کی کہ چند روز ہمارے پاس رہ ۔

جوابات سبق 8

1. یہ نوجوان کیا سوال کر رہا ہے ؟
کیا اسے آسمان پر جانے کے لئے بپتِسمہ کی ضرورت ہے ۔

2. اعمال 43:10، کے مُطابق نجات ہم تک کیسے پہنچی ؟
مفت ، یسوع مسیح پر ایمان کے ذریعہ بطور تحفہ ۔

3. بپتِسمہ ایمان کا اظہار ہے جو عام طور پر نجات کے وقت ہوتا ہے ۔ اعمال 38:2 میں اِس سچائی کا اظہار کیسے کیا گیا ہے؟
پطرس نے کہا ، " توبہ کرو اور بپتِسمہ لو ۔ "

4. مرقس 16:16 میں اِس سچائی کا اظہار کیسے کیا گیا ہے ؟
یسوع نے کہا ، " جو اِیمان لائے اور بپتِسمہ لے وہ نجات پائے گا ، " مطلب یہ ہے کہ یہ بیک وقت ہوسکتا ہے ۔

5. بپتِسمہ خُداوند کو پکارنے کا ایک طریقہ ہے ۔ اعمال 16:22 میں اِس سچائی کا اظہار کیسے کیا گیا ہے؟
کلام کہتا ہے کہ جیسے ہی کوئی خداوند کا نام لے گا ، اس کے گناہ دُھل جائیں گے ۔ ایسا لگتا ہے کہ خُداوند کا نام پُکارنا آواز سے ہوتا ہے (لوقا 13:18) یا بپتِسمہ کے عمل کے ذریعے ، جیسا کہ اس حوالے سے ظاہر ہوتا ہے ۔

6. بپتِسمہ ایک صاف ضمیرکے لئے خُداوند کو پکارنے کا ایک طریقہ ہے ۔ کیا 1 پطرس 21:3 اِس حقیقت کی تصدیق کرتا ہے؟
جی ہاں ۔

7. اعمال 38:2 کے مطابق، بپتِسمہ کے لئے کیا تقاضے ہیں ؟
توبہ ۔

8. مرقس 16:16 کے مطابق بپتِسمہ کے لئے کیا تقاظے ہیں ؟
ایک شخص کو یقین کرنا چاہے ۔

9. کیا نوزائیدہ بچہ توبہ کر سکتا ہے ؟
نہیں ۔

10. کیا نوزائیدہ بچہ ایمان لا سکتا ہے ؟
نہیں ۔

11. اعمال 48-43:10 پڑھیں ۔ مسیح پر ایمان لانے کے بعد ، اگلا قدم کیا ہے ، جو ایک ایماندار کو لینا چاہئے؟
پانی کا بپتِسمہ ۔

سبق 9

مسیح میں ہماری شناخت (حصہ اول)

2 کرنتھیوں 17:5 میں لکھا ہے ، اِس لِئے اگر کوئی مسِیح میں ہے تو وہ نیا مخلُوق ہے ۔ پُرانی چِیزیں جاتی رہِیں ۔ دیکھو وہ نئی ہو گئِیں ۔ جملہ " مسیح میں " ایک اصطلاح ہے جو نئے عہد نامہ میں 300 سے زیادہ مرتبہ استعمال ہوا ہے ، ہمیشہ خُدا کے ساتھ ایک اہم اتحاد کا ذکر کرتے ہے ۔ ایک بار جب یہ ہو جائے تو ، آپ ایک نئی مخلوق بن جائیں گے ۔ کچھ ترجمے دراصل " ایک نئی تخلیق " کہتے ہیں ۔

اِس سے ایک اہم مسئلہ پیدا ہوتا ہے جس کا مجھے یقین ہے کہ مسیح میں آپ کی نئی شناخت کو سمجھنا ضروری ہے: یہ جسمانی جہان میں نہیں ہوا تھا ۔ یہ کہتے ہوئے کہ یہ مکمل طور پر بدل جاتا ہے ، آپ کے جسمانی بدن کے بارے میں بات نہیں کر رہا ہے ، کہ آپ کی شکل بدل جاتی ہے ۔ اگر کوئی شخص نجات پانے سے پہلے موٹا تھا تو ، اُس کے بعد بھی وہ موٹا ہوگا ، جب تک کہ وہ ڈائیٹینگ نہ کرے ۔ یہ آپ کے ذہنی یا جذباتی حصے کے بارے میں بھی بات نہیں کر رہا – جسے زیادہ تر لوگ اپنی اصلیت سمجھتے ہیں ۔ اگر آپ نجات پانے سے پہلے زیادہ ہوشیار نہیں تھے تو، نجات پانے کے بعد آپ بہت زیادہ ہوشیار نہیں ہوں گے ، لیکن آپ کے پاس اب بھی بہت ساری ویسی یادیں اور خیالات ہوں گے ۔

اِس آیت کے مطابق ہمارا ایک حصہ ہے جو بدل گیا تھا اور وہ ہماری روح ہے ۔ ایک صحیفہ جو اِس کی تصدیق کرتا ہے 1 تھسلنیکیوں 23:5 ہے جہاں پولوس تھسلنیکیوں کے لئے دُعا کر رہا ہے ، خُدا جو اِطمِینان کا چشمہ ہے آپ ہی تُم کو بِالکُل پاک کرے اور تُمہاری رُوح اور جان اور بدن ہمارے خُداوند یِسُوع مسِیح کے آنے تک پُورے پُورے اور بے عَیب محفُوظ رہیں ۔ اِس حوالے سے پتہ چلتا ہے کے ہمارے پاس ایک رُوح ، جان ، اور جسم ہے ۔ جسم کا حصہ بالکل واضع ہے ۔ یہ ھمارا وہ حصہ ہے جو دیکھا جاتا ہے ، ہمارا ظاہری حصہ ۔ ہم سب جانتے ہیں کہ اِس سے آگے ایک اور حصہ بھی ہے ؛ ہمارا جذباتی ، ذہنی حصہ؛ کلام پاک اُسے جان کہتا ہے ۔ ہم جانتے ہیں کہ اگرچہ کوئی شخص آپ کو جسمانی طور پر چھو نہیں سکتا ہے ، لیکن وہ آپ کو اپنے الفاظ سے ، چاہے مثبت یا منفی انداز میں چھو سکتا ہیں ۔ زیادہ تر لوگ جسمانی اور نفسانی حصوں کے مطابق ہوتے ہیں، لیکن صحائف کے مطابق ایک اور حصہ ہے ، جو روح ہے ۔

رُوح ہمارہ وہ حصہ ہے جو نجات پانے کے بعد تبدیل اور نیا ہو جاتا ہے ۔ یہ دراصل زندگی بخش حصہ ہے ۔ یعقوب 26:2 میں لکھا ہے ، غرض جَیسے بدن بغَیر رُوح کے مُردہ ہے وَیسے ہی اِیمان بھی بغَیر اَعمال کے مُردہ ہے ۔ اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ رُوح ہے جو حقیقت میں ہمارے جسمانی بدنوں میں زندگی کا سانس لیتی ہے ۔ ہماری زندگی اِسی سے آتی ہے ۔ پیدائش 2 میں جب خُدا نے آدم اور حوا کو بنایا ، آدم کا جسم مکمل تھا، لیکن پھر خُدا نے اُس میں زندگی کا دم پھونکا ۔ پُرانے عہد نامہ میں عبرانی میں یہ لفظ " سانس " عین وہی لفظ تھا جسے ہم سانس کے لئے استعمال کرتے ہیں ، اور اِس کا ترجمہ دوسری جگہوں پر " رُوح " کیا جاتا ہے ۔ خُدا نے آدم کے جسمانی بدن اور ضمیر کو بنایا ۔ پھر اُس نے اُس میں زندگی کا دم پھونکا اور وہ جیتی جان بن گیا ۔ رُوح ہمارا وہ حصہ ہے جو زندگی بخشتی ہے ۔

نجات سے پہلے ، اِس سے پہلے کہ کوئی شخص اپنی زندگی وقف کرے اور خُداوند اُس کے اندر آئے ، اُن کے اندر روح مُردہ تھی ۔ افسیوں 1:2 میں لکھا ہے، اور اُس نے تُمہیں بھی زِندہ کِیا ، جب اپنے قصُوروں اور گُناہوں کے سبب سے مُردہ تھے ۔ ہم جانتے ہیں کہ نئی پیدائش پانے سے پہلے ہم زندہ تھے ، لیکن لفظ " مُردہ " روحانی طور پر بات کر رہا ہے ۔ بائیبل میں موت کا مطلب

یہ نہیں ہے کہ اس کا وجود ختم ہو جائے ، جیسا کہ آج کچھ لوگ اِس کے بارے میں سمجھتے ہیں ۔ اِس کا لغوی معنی ہیں " علیحدگی " ۔ جب انسان جسمانی طور پر فوت ہو جاتا ہے ، تو اُس کا وجود ختم نہیں ہوتا ۔ بائیبل سکھاتی ہے کہ وہ فوری طور پر خُدا کی حضوری میں یا جہنم میں جاتا ہے ۔ رُوح اور جان زندہ رہتی ہے ، لیکن جسمانی بدن الگ ہو جاتا ہے ، جو مرتا اور سڑ جاتا ہے ۔

جب پیدائش 17:2 بتاتی ہے کہ **جس روز تو نے اُس میں سے کھایا تو مرا** ۔ تو اِس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ وہ جسمانی بلکہ روحانی طور پر مر جائیں گے ، کہ وہ خُدا سے الگ ہو جائیں گے ۔ رُوح ، وہ حصہ جِسے خُدا ہمارے اندر پھونکتا ہے ، جو حقیقت میں زندگی دیتا اورحوصلہ افزائی کرتا ہے ، خُدا کی مافوق الفطرت زندگی سے الگ ہو گیا تھا ۔۔ اُس کی مقدس اور مکمل زندگی --- جسے بائیبل زوئی زندگی یا " مطلق یا فراوانی کی زندگی " کہتی ہے ۔ انسان پھر انحطاط پزیر ہونے لگا ، اُس نے پھر بھی کام کیا ، لیکن وہ خُدا سے جُدا ہوا ، آزادانہ طور پر کام کر رہا تھا ۔ واقعی یہی ہماری زندگی کی تمام پریشانیوں کا سبب بنتا ہے --- ہمارے سارے جزباتی دباؤ ۔

جب کوئی شخص خُداوند کے پاس آتا ہے تو ، وہ ایک نئی روح پاتا اور نئے سرے سے پیدا ہوتا ہے جو اصطلاح یسُوع نے یوحنا 5:3 میں استعمال کی ۔ اِسی طرح انسان جسمانی طور پر رُوح ، جان اور جسم کے ساتھ پیدا ہوتا ہے ، جب وہ نئے سرے سے پیدا ہوتا ہے تو ، اُسے مسیح کا رُوح ملتا ہے ۔ گلتیوں6:4 اور **چُونکہ تُم بیٹے ہو اِس لِئے خُدا نے اپنے بیٹے کا رُوح ہمارے دِلوں میں بھیجا جو ابّا یعنی اَے باپ! کہہ کر پُکارتا ہے** ۔ خُدا نے حقیقت میں اپنا رُوح ہمارے اندر رکھا ہے ، اور اب ہمارے پاس زندگی کا ایک نیا معیار ہے ، ایک نئی پہچان ہے ، اور اپنی رُوحوں میں ایک بلکل نئے انسان ہیں ۔

باقی کی مسیحی زندگی ہماری رُوح میں آنے والی تبدیلی کو اپنی جسمانی اور دماغی دنیا میں سیکھنا ہے ۔ سچ یہ ہے کہ ، جب آپ یسُوع مسیح کو اپنے خُداوند کی حیثیت سے قبول کرتے ہیں تو آپ کی نجات کا ایک تہائی حصہ مکمل ہو جاتا ہے۔آپ کی رُوح مکمل طور پر تبدیل ہو جاتی ہے ۔ یہ عین وہی رُوح ہے جو ابد تک آپکے پاس رہے گی جو پہلے ہی مُحبت ، خُوشی ، اِطمِینان ، اور خُدا کی حضوری سےبھری ہوئی ہے ۔ آپ کی رُوح میں کوئی کمی گھٹی یا کوتاہی نہیں ہے ، لیکن آپ کو یہ سمجھنا ہو گا ، یہی وجہ ہے کہ خُدا کے کلام کا مطالعہ مسیحی زندگی کے لئے بہت ضروری ہے ۔ آپ بلکل نئی شخصیت ہیں ، لیکن جب تک آپ کوعلم نہ ہو ، آپ میں بدلاؤ نہیں آئے گا ۔ مسیحی زندگی میں فتح تب آتی ہے جب آپ کلام ، جو رُوح اور زندگی ہے ، پر غور کرنے کے قابل ہو جائیں ، دیکھیں کہ آپ کون ہیں ، کہ خُدا نے کیا کِیا ہے ، اور اُس پر یقین کرنا شروع کریں ۔

سوالات اور حوالاجات برائے شاگِردیت

1. 2 کُرنتِھیوں 17:5 پڑھیں ۔اگر کوئی مسیح میں ہے، تو وہ کیا ہے ؟

2 کُرنتِھیوں 17:5 اِس لئِے اگر کوئی مسِیح میں ہے تو وہ نیا مخلُوق ہے ۔ پُرانی چِیزیں جاتی رہِیں ۔ دیکھو وہ نئی ہو گئِیں ۔

2. 2 کُرنتِھیوں 17:5 پڑھیں ۔ پُرانی چیزوں کا کیا ہوا ؟

3. 2 کُرنتِھیوں 17:5 پڑھیں ۔ کون سی چیزیں نئی ہو گئیں ؟

4. اِفسیوں 1:2 پڑھیں ۔ آپ کے نئے سرے سے پیدا ہونے ، یا زندہ ہونے سے پہلےآپ کی کیا حالت تھی؟

اِفِسیوں 5-1:2 اور اُس نے تُمہیں بھی زِندہ کِیا جب اپنے قصُوروں اور گُناہوں کے سبب سے مُردہ تھے ۔ [2] جِن میں تُم پیشتر دُنیا کی رَوِش پر چلتے تھے اور ہوا کی عملداری کے حاکِم یعنی اُس رُوح کی پَیروی کرتے تھے جو اَب نافرمانی کے فرزندوں میں تاثِیر کرتی ہے۔[3] اِن میں ہم بھی سب کے سب پہلے اپنے جِسم کی خواہِشوں میں زِندگی گُذارتے اور جِسم اور عقل کے اِرادے پُورے کرتے تھے اور دُوسروں کی مانِند طبعی طَور پر غضب کے فرزند تھے ۔ [4] مگر خُدا نے اپنے رَحم کی دَولت سے اُس بڑی مُحبّت کے سبب سے جو اُس نے ہم سے کی ۔ [5] جب قصُوروں کے سبب سے مُردہ ہی تھے تو ہم کومسِیح کے ساتھ زِندہ کِیا ۔ (تُم کو فضل ہی سے نجات مِلی ہے) ۔

5. اِفسیوں 2:2 پڑھیں ۔ غیر ایماندارہونے کی حیثیت سے، آپ کیسے چلتے، یا رہتے تھے ؟

6. اِفسیوں 5-3:2 پڑھیں ۔ خُدا کس چیز میں غنی ہے ؟

7. اِفسیوں 4:2 پڑھیں ۔ خُدا کیوں اتنا رحمدل ہے ؟

8. اِفسیوں 5:2 پڑھیں ۔ جب ہم قصوروں اور گُناہوں میں مُردہ تھے تو خُدا نے ہمارے لئِےکیا کِیا ؟

9. اِفسیوں 5:2 پڑھیں ۔خُدا نے ہمیں کیسے بچایا ؟

10. 1 کُرنتھیوں 10-9:6 پڑھیں ۔ کیا آپ اِس فہرست میں سے کسی ایک وضاحت سے مماثلت رکھتے ہیں ؟

1 کُرنتھیوں 10-9:6 کیا تُم نہیں جانتے کہ بدکار خُدا کی بادشاہی کے وارِث نہ ہوں گے ؟ فریب نہ کھاؤ ۔ نہ حرام کار خُدا کی بادشاہی کے وارِث ہوں گے نہ بُت پرست نہ زِناکار نہ عیاش ۔ نہ لَونڈے باز ۔ [10] نہ چور ۔ نہ لالچی نہ شرابی ۔ نہ گالِیاں بکنے والے نہ ظالِم [11] اور بعض تُم میں اَیسے تھے بھی مگر تُم خُداوند یِسُو ع مسِیح کے نام سے اور ہمارے خُدا کے رُوح سے دُھل گئے اور پاک ہُوئے اور راست باز بھی ٹھہرے ۔

11. 1 کُرنتھیوں 11:6 پڑھیں ۔ کیا لفظ " تھے" ایک ماضی ، حال ، یا مستقبل کی حالت ہے ؟

12. 1 کُرنتھیوں 11:6 پڑھیں ۔ جب آپ کی " نئی پیدائش ہوئی " ، تو کون سی تین چیزیں آپ کے ساتھ ہوئیں ؟

13. 1 کُرنتھیوں 11:6 پڑھیں ۔ کیا یہ ماضی ، حال یا مستقبل کی حالت ہے ؟

14. 1 کُرنتھیوں 17:6 پڑھیں ۔ جو خُداوند کی صُحبت میں رہتا ہے وہ اُس کے ساتھ --- ؟ ہوتا ہے ۔

1کُرنتھیوں 17:6 اور جو خُداوند کی صُحبت میں رہتا ہے وہ اُس کے ساتھ ایک رُوح ہوتا ہے ۔

جوابات سبق 9

1. 2 کُرنتِھیوں 17:5 پڑھیں ۔اگر کوئی مسیح میں ہے، تو وہ کیا ہیں ؟
ایک نئی تخلیق ۔

2. 2 کُرنتِھیوں 17:5 پڑھیں ۔ پُرانی چیزوں کا کیا ہوا ؟
وہ چلی گئیں ۔

3. 2 کُرنتِھیوں 17:5 پڑھیں ۔ کون سی چیزیں نئی ہو گئیں ؟
سب چیزیں ۔

4. اِفسیوں 1:2 پڑھیں ۔ آپ کے نئے سرے سے پیدا ہونے ، یا زندہ ہونے سے پہلے آپ کی کیا حالت تھی ؟
میں بدکاریوں اور گناہوں میں مُردہ تھا ۔

5. اِفسیوں 2:2 پڑھیں ۔ غیر ایماندارہونے کی حیثیت سے، آپ کیسے چلتے، یا رہتے تھے ؟
میں دنیا کے روش پر چلتا تھا ، میں شیطان کی فرمانبرداری کرتا تھا (ہوا کی عمل داری کے حاکم) ، اور نافرمانی کی رُوح میں جیتا تھا ۔

6. اِفسیوں 5-3:2 پڑھیں ۔ خُدا کس چیز میں غنی ہے ؟
رحم میں ۔

7. اِفسیوں 4:2 پڑھیں ۔ خُدا کیوں اتنا رحمدل ہے ؟
ہمارے لئے اس کی بے حد محبت کی وجہ سے ۔

8. اِفسیوں 5:2 پڑھیں ۔ جب ہم قصوروں اور گُناہوں میں مُردہ تھے تو خُدا نے ہمارے لئےکیا کِیا ؟
ہم کومسِیح کے ساتھ زِندہ کِیا ۔

9. اِفسیوں 5:2 پڑھیں . خُدا نے ہمیں کیسے بچایا ؟
اپنے فضل کے ذریعے ۔

10. 1 کُرنتھیوں 10-9:6 پڑھیں ۔ کیا آپ اِس فہرست میں سے کسی ایک وضاحت سے مماثلت رکھتے ہیں ؟
جی ہاں ۔

11. 1 کُرنتھیوں 11:6 پڑھیں ۔ کیا لفظ " تھے " ایک ماضی ، حال ، یا مستقبل کی حالت ہے ؟
ماضی ۔

12. 1 کُرنتھیوں 11:6 پڑھیں ۔ جب آپ کی " نئی پیدائش ہوئی " ، تو کون سی تین چیزیں آپ کے ساتھ ہوئیں ؟
- **میں دُھل گیا ۔**
- **میں پاک بنایا گیا ۔**
- **خُدا کی نظر میں راستباز ٹھہرایا گیا ۔**

13. 1 کُرنتھیوں 11:6 پڑھیں - کیا یہ ماضی ، حال یا مستقبل کی حالت ہے ؟
حال .

14. 1 کُرنتھیوں 17:6 پڑھیں - جو خُداوند کی صُحبت میں رہتا ہے وہ اُس کے ساتھ,--- ؟ ہوتا ہے -
ایک رُوح .

سبق 10

مسیح میں ہماری شناخت (پارٹ 2)

ہمارے پچھلے سبق میں ، ہم نے بات کی کہ اس کا کیا مطلب ہے کہ ہماری رُوحوں میں، نئے سرے سے پیدا ہونا ، ہمارے دل بدل گئے ہیں ۔ ہم نے 2 کُرنتھیوں 17:5 میں دیکھا جہاں یُوں مرقوم ہے ، اِس لِئے اگر کوئی مسِیح میں ہے تو وہ نیا مخلُوق ہے ۔ پُرانی چِیزیں جاتی رہِیں ۔ دیکھو وہ نئی ہو گئِیں ۔ ہم نے یہ دیکھنا شروع کیا کہ جب ہماری نئی پیدائش ہوتی ہے تو ، ہماری رُوحوں میں ایک مکمل تبدیلی واقع ہوتی ہے ، اور ہماری رُوحوں میں جو واقع ہوا ہے اسے جاننے کا واحد راستہ کلامِ پاک ہے ۔ ہم بیرونی چیزوں کے ذریعہ اس کا ادراک نہیں کر سکتے اورنہ ہی اپنے جزبات کے ذریعے ، کیونکہ یہ نفسانی دائرے میں ہیں ۔ لیکن ہمارے رُوحانی حصے میں ایک مکمل تبدیلی ہے ۔

میں کچھ صحیفوں کا استعمال کرتا ہوں جو ان چیزوں کو ظاہر کرتے ہیں جو اُس وقت رونما ہوئیں جب کسی شخص نےیسُوع کو اپنی زندگی میں قبول کیا ۔ اِفسیوں 24:4 میں لکھا ہے ، اور نئی اِنسانِیّت کو پہنو جو خُدا کے مُطابِق سچّائی کی راستبازی اور پاکِیزگی میں پَیدا کی گئی ہے ۔ جب کوئی انسان نئے سرے سے پیدا ہوتا ھے تو ، اس کی رُوح نیک اور راستبازہو جاتی ہے ۔ بائیبل دراصل دو قسم کی راستبازی کی بات کرتی ہے ۔

ایک راستبازی جوآپ اپنے اعمال کے ذریعہ پیدا کرتے ہیں ، اور آپ کو دوسرے لوگوں کے ساتھ تعلقات میں اس قسم کی راستبازی کو برقرار رکھنا چاہیئے ۔ اگر آپ صحیح زندگی نہیں گزارتے اور صحیح کام نہیں کرتے تو آپ کا مالک آپ کو برطرف کر سکتا ہے یا اُپ کا شریک حیات آپ کو طلاق دے سکتا ہے ؛ لہذا آپ کو اپنی خود کی راستبازی کی ضرورت ہے ۔ تاہم خُدا آپ کو آپکی راستبازی کی بنیاد پر قبول نہیں کرتا ۔ خدا نے حقیقت میں آپ کو اپنی راستبازی عطا کی ۔

2 کُرِنتھیوں 21:5 میں لکھا ہے کہ خُدا باپ نے بیٹے کو ہمارے واسطے گُناہ ٹھہرایا تاکہ ہم اُس میں ہو کر خُدا کی راست بازی ہو جائیں ۔ پس ایک ایسی راستبازی ہے جو ہماری ظاہری راستبازی سے کہیں آگے ہے اور اس پہ مبنی ہے جو خُدا نے ہمارے لئے کیا ہے ۔ سچ میں ہم یسُوع پر ایمان کے ذریعہ خُدا کی راستبازی حاصل کرتے ہیں ۔ ہم راستبازی اور سچی پاکیزگی میں بنائے گئےتھے ۔ ہم اس راستبازی میں بڑھ نہیں رہے ہیں بلکہ ہم پہلے سے ہی راستباز ہیں ۔ ایک سادہ سی تعریف یہ ہے کہ ہم خُدا کی نظرمیں پہلے سے ہی راستباز ہیں ۔

خُدا کسی اور چیز سے نہیں بلکہ مسیح کی بناہ پر ہم سے خوش ہے ۔ تبدیلی ہماری رُوحوں میں آئی ۔ ہم پہلے سے ہی راستبازی اور حقیقی پاکیزگی میں تخلیق ہو چُکے ہیں اور بلکل نئی مخلوق ہیں ۔ اِفسیوں 10:2 میں لکھا ہے ، کیونکہ ہم اُسی کی کارِیگری ہیں اور مسِیح یِسُو ع میں اُن نیک اَعمال کے واسطے مخلُوق ہُوئے جِن کو خُدا نے پہلے سے ہمارے کرنے کے لِئے تیّار کِیا تھا ۔ اِفسیوں 13:1 میں لکھا ہے ۔ اور اُسی میں تُم پر بھی جب تُم نے کلامِ حق کو سُنا جو تُمہاری نجات کی خُوشخبری ہے اور اُس پر اِیمان لائے پاک مَوعُودہ رُوح کی مُہر لگی ۔

آپ میں سے کچھ سوچ سکتے ہیں کہ ٹھیک ہے جب میں نے پہلی بار خداوند پر یقین کیا تو ، مجھے یقین تھا کہ مجھے بالکل پاک اور معاف کردیا گیا ہے اور سب کچھ ٹھیک تھا ۔ لیکن اُس کے بعد میں نے پھر گُناہ کیا ، میں نے خُدا کو ایک بار پھر مایوس کر دیا ہے ۔ اگر آپ نے ایسا کیا ہے تو آپ

اپنے اعمال اور دماغی اور جذباتی حصہ میں ناکام رہے لیکن آپ کی رُوح نے کوئی گناہ نہیں کیا ۔ جس طرح ایک عورت مرتبان میں سبزیاں ڈال کر اس میں سرکہ ڈال کر بند کر دیتی ہے تاکہ ہوا داخل نا ہو اور تمام نجاست کو دور رکھا جا سکے ۔ خُدا نے آپ پر مُہر ثبت کر دی ہے ، لہذا جب آپ کی نئی پیدائش ہوئی تو آپ کو ایک نئی رُوح ملی اور گُناہ آپ کی رُوح میں داخل نہیں ہو تا ہے ۔ آپ کی ایک نئی شناخت ہے ۔ خُدا کے ساتھ تعلقات قائم رکھنے کے لئے آپ کو اُس کے ساتھ رفاقت اور اُس کی عبادت کرنی ہو گی ، اِس بنیاد پر نہیں کہ آپ اپنی جسمانی حالت میں کون ہیں بلکہ اپنی رُوحانی حالت میں کیا ہیں۔

مسیحی زندگی میں واقعی یہ بہت بڑی تبدیلی ہے ، کہ کسی شخص کی شناخت بدل جائے ۔ خُدا سے آپ کا تعلق اس بنیاد پر نہیں کہ آپ نے جسمانی طور پہ کیا کیا ہے ، اس سے نہیں کہ آپ اپنے ذہن میں کیا سوچتے ہیں ، بلکہ اس پر مبنی ہے کہ آپ کس کے ذریعہ رُوح کے ساتھ ہیں اس نے آپ کے لئے کیا کیا ہے ۔ یہ ایک مکمل کام ہے کوئی ایسی چیز جس میں اتار چڑھاؤ نہیں آتا (آگے پیچھے بدلاؤ) ۔ آپ راستبازی اور حقیقی پاکیزگی میں پیدا ہوئے تھے ۔ یہ آپ کا رُوحانی حصہ ہے ، اور خُدا کے ساتھ رفاقت کے لئے آپ کو رُوح اور سچائی سے اس کی عبادت کرنی ہو گی ۔ آپ کو اس شناخت میں کھڑا رہنا ہو گا کہ آپ مسیح میں کون ہیں ۔

سوالات اور حوالاجات برائے ڈِسائیپلشپ

1. 1 کُرنتھیوں 17:6 پڑھیں ۔ صرف ایک ہی ذریعہ ہے جس سے ہم جان سکتے ہیں کہ ہماری رُوحوں میں مکمل تبدیلی واقع ہوئی ہے اور وہ خُدا کا کلام ہے ۔ یہ آیت کیا کہتی ہے ہمارے ساتھ کیا ہوا ؟

1 کُرنتھیوں 17:6 اور جو خُداوند کی صُحبت میں رہتا ہے وہ اُس کے ساتھ ایک رُوح ہوتا ہے ۔

2. اِفسیوں 17:3 پڑھیں ۔ مسیح اب کہاں رہتا ہے ؟

3. اِفسیوں 17:3 پڑھیں ۔ یہ کیسے ہوتا ہے ؟

اِفسیوں 17:3 اور اِیمان کے وسِیلہ سے مسِیح تُمہارے دِلوں میں سکُونت کرے تاکہ تُم مُحبّت میں جڑ پکڑ کے اور بُنیاد قائِم کر کے ۔

4. 1 یوحنا 12:5 پڑھیں نجات پانے کے لئے ہمارے پاس کون ہونا چاہئے ؟

1 یوحنا 12:5 جس کے پاس بیٹا ہے اُس کے پاس زِندگی ہے اور جِس کے پاس خُدا کا بیٹا نہیں اُس کے پاس زِندگی بھی نہیں ۔

5. کُلسِیُوں 27-26:1 پڑھیں ۔ وہ کیا بھید ہے جو زمانوں اور نسلوں سے پوشیدہ تھا لیکن اب اس کا پتہ چل گیا ہے؟

کُلسِیُوں 27-26:1 یعنی اُس بھید کی جو تمام زمانوں اور پُشتوں سے پَوشِیدہ رہا لیکن اب اُس کے اُن مُقدّسوں پر ظاہِر ہُؤا۔ **[27]** جِن پر خُدا نے ظاہِر کرنا چاہا کہ غَیر قَوموں میں اُس بھید کے جلال کی دَولت کَیسی کُچھ ہے اور وہ یہ ہے کہ مسِیح جو جلال کی اُمّید ہے تُم میں رہتا ہے ۔

6. اِفسیوں 24-23:4 پڑھیں ۔ راستبازی اور حقیقی تقدس میں کیا پیدا کیا گیا تھا ؟

اِفسیوں 4: 23-24 اور اپنی عقل کی رُوحانی حالت میں نئے بنتے جاؤ ۔ **[24]** اور نئی اِنسانِیّت کو پہنو جو خُدا کے مُطابِق سچّائی کی راستبازی اور پاکِیزگی میں پَیدا کی گئی ہے ۔

7. 2 کُرِنتھیوں 21:5 پڑھیں ہم کس کی راستبازی حاصل کرتے ہیں ؟

2 کُرنتھیوں 21:5 جو گُناہ سے واقِف نہ تھا اُسی کو اُس نے ہمارے واسطے گُناہ ٹھہرایا تاکہ ہم اُس میں ہو کر خُدا کی راست بازی ہو جائیں ۔

8. اِفسیوں 4:1 پڑھیں ۔ خُدا کے سامنے ایماندار کی کیا حالت ہے ؟

اِفسیوں 4:1 چُنانچہ اُس نے ہم کو بناءِ عالَم سے پیشتر اُس میں چُن لِیا تاکہ ہم اُس کے نزدِیک مُحبّت میں پاک اور بے عَیب ہوں ۔

9. اِفسیوں 6:1 پڑھیں ہمیں کیسے قبول کیا گیا تھا ؟

اِفسیوں 6:1 تاکہ اُس کے اُس فضل کے جلال کی سِتایش ہو جو ہمیں اُس عزِیز میں مُفت بخشا .

جوابات سبق 10

1. 1 کُرنتھیوں 17:6 پڑھیں . صرف ایک ہی ذریعہ ہے جس سے ہم جان سکتے ہیں کہ ہماری رُوحوں میں مکمل تبدیلی واقع ہوئی ہے اور وہ خُدا کا کلام ہے . یہ آیت کیا کہتی ہے ہمارے ساتھ کیا ہوا ؟
ہماری رُوح خداوند کے ساتھ ایک ہو گئی ہے .

2. اِفسیوں 17:3 پڑھیں . مسیح اب کہاں رہتا ہے ؟
ہمارے دلوں میں .

3. اِفسیوں 17:3 پڑھیں . یہ کیسے ہوتا ہے ؟
ایمان کے ذریعے .

4. 1 یوحنا 12:5 پڑھیں نجات پانے کے لئے ہمارے پاس کون ہونا چاہئے ؟
بیٹا (یسُوع مسیح) .

5. کُلِسُیوں 1:26-27 پڑھیں . وہ کیا بھید ہے جو زمانوں اور نسلوں سے پوشیدہ تھا لیکن اب اس کا پتہ چل گیا ہے ؟
جلال کی اُمید ، مسیح ہمارے اندر ہے .

6. اِفسیوں 4:23-24 پڑھیں . راستبازی اور حقیقی تقدس میں کیا پیدا کیا گیا تھا ؟
ہماری نئی انسانیت (رُوح میں نئی پیدائش) .

7. 2 کُرِنتھیوں 21:5 پڑھیں ہم کس کی راستبازی حاصل کرتے ہیں ؟
مسیح میں خُدا کی راستبازی .

8. اِفسیوں 4:1 پڑھیں . خُدا کے سامنے ایماندار کی کیا حالت ہے ؟
پاک اور بے عیب .

9. اِفسیوں 6:1 پڑھیں ہمیں کیسے قبول کیا گیا تھا ؟
پیارے یسُوع مسیح میں .

سبق 11

جب ایک مسیحی گُناہ کرتا ہے تو کیا ہوتا ہے ؟

آج ہم اس عنوان کو دیکھنا چاہتے ہیں کہ " جب کوئی مسیحی گُناہ کرتا ہے تو کیا ہوتا ہے ؟ " 1 یوحنا 1:8-9 اگر ہم کہیں کہ ہم بے گناہ ہیں تو اپنے آپ کو فریب دیتے ہیں اور ہم میں سچائی نہیں - [9] اگر اپنے گناہوں کا اقرار کریں تو وہ ہمارے گناہوں کے معاف کرنے اور ہمیں ساری ناراستی سے پاک کرنے میں سچا اور عادل ہے - مسیحی ہونے کے ناطے ، ہم آخر کار ٹھوکر کھائیں گے اور ہم گُناہ کریں گے - نجات سے پہلے اور موجودہ حالت میں فرق یہ ہے کے اب ہمارے پاس نئی فطرت ہے - یہ ہمیں گُناہ کرنے پر دکھی کرتی ہے - ہم گُناہ نہیں کرنا چاہتے؛ ہم ایک نیک زندگی گزارنا چا ہتے ہیں - لیکن جب ہم گُناہ کرتے ہیں تو کیا ہوتا ہے ؟ کیا ہمیں دوبارہ نجات پانے کی ضرورت ہے ؟ کیا بائیبل یہ تعلیم دیتی ہے ؟ اس صورت میں ، ہم محفوظ نہیں ہیں ، اور کسی لحاظ سے ہم دنیا سے بدتر ہیں - کم سے کم دنیا کوانکا ضمیر گُناہ کرنے پے اذیت نہیں دیتا - بحیثیت ایماندار گُناہ ہماری توجہ کا مرکز نہیں ہونا چاہئے - عبرانیوں 2:10 میں یوں لکھا ہے کہ یسوع کی قُربانی کے ذریعے ایماندار کے دل کو اسے گنہگار نہیں ٹھہرانا چاہیے - دوسرے الفاظ میں ، گُناہ ہماری زندگی کا محور نہیں ہونا چاہئے - خُدا ہماری توجہ کا مرکز بننا چاہئے -

رومیوں 2:4 میں لکھا ہے ، کیونکہ اگر ابرہا م اَعمال سے راست باز ٹھہرایا جاتا تو اُس کو فخر کی جگہ ہوتی لیکن خُدا کے نزدِیک نہیں - اگر نجات ہماری خوبی پر منحصر ہوتی ، جو کام ہم کرتے ہیں تو ہم شیخی مار سکتے ہیں - ہم کہہ سکتے ہیں " اے خُداوند ، جو آپ نے صلیب پے کیا میں واقع اس کی تعریف کرتا ہوں ، لیکن اُن کاموں کو یاد رکھے جو میں نے کیا ہے ! " ہم ابد تک یسوع کی پیٹھ تھپتھپائیں گے اور اپنے کئے ہوئے کاموں کے لئے خود کو پیٹھ پر تھپتھپاتے رہیں گے - نہیں! خُدا نے نجات کا طریقہ اس انداز سے بنایا ہے کہ انسان کے حصہ میں کوئی فخر یا جلال نہیں ہو گا - جلال اور فخر صرف خُداوند یسوع مسیح کا ہو گا - (رومیوں 27:3) - ابدی زندگی کا تحفہ واقعی ایک تحفہ ہے ، اور اسے کمایا نہیں جا سکتا رومیوں (23:6) -

رومیوں 2:4 میں لکھا ہے کہ اگر ابرہام اپنے اعمال سے راستباز ٹھہرایا جاتا تو ، اُس کے پاس فخر کرنے کی کچھ وجہ ہوتی ، لیکن ایسا نہیں ہوا - ایک شخص کی نجات کے متعلق کلام کیا کہتا ہے ؟ اس کی اپنی کارکردگی سے ؟ اسکے اپنے کاموں سے ؟ چیزیں جو وہ کرتا ہے ؟ ابراہام کس طرح صادق گِنا گیا یا راستباز قرار دیا گیا ؟ کیا یہ ان کاموں کے ذریعہ جو اس نے کئے یا نہیں کئے تھے ، یا صرف یہ کہ وہ ایمان کے ذریعہ خُدا پر یقین، بھروسہ، اور انحصار کرتا تھا ؟ رومیوں 3:4 ، کِتابِ مُقدّس کیا کہتی ہے ؟ یہ کہ ابرہا م خُدا پر اِیمان لایا اور یہ اُس کے لِئے راستبازی گِنا گیا -

کونسی چیز مجھے صحیح حالت یا صحیح مقام میں رکھتی اور ہلاکت سے بچاتی ھے ، حالانکہ ایسے وقت بھی آتے ہیں جب میں ناکام ہوتا اور گُناہ کرتا ہوں ؟ یہ ہے کہ یسوع نے میرے سارے گُناہ صلیب پر اُٹھائے ، اور اس پر ایمان کے باعث (میرے اپنے کاموں سے نہیں) ، میں خُدا کے حضور راستباز ٹھہرایا گیا ہوں -

رومیوں 6:4 میں لکھا ہے ، چُنانچہ جِس شخص کے لِئے خُدا بغَیراَعمال کے راست بازی محسُوب کرتا ہے داؤُد بھی اُس کی مُبارک حالی اِس طرح بیان کرتا ہے - پرانے عہد نامہ کا داؤد کہہ رہا ہے کہ نئے عہد کے ذریعہ ایک دن آئے گا جب خُدا بغیر انسانی اعمال کے راستبازی محصوب کرے گا - پھر وہ آیت 7 میں کہتا ہے ، کہ مُبارک وہ ہیں جِن کی بدکارِیاں مُعاف ہُوئیں اور جِن کے گُناہ ڈھانکے گئے - یہ فیصلہ کن جملہ ہے : مُبارک وہ شخص ہے جِس کے گُناہ خُداوند محسُوب

نہ کرے گا (رومیوں 8:4) ۔ یہ نہیں کہتا ہے کہ وہ شاید نہیں ، کبھی وہ کرے گا اور کبھی نہیں کرے گا ۔ اس آیت میں کہا گیا ہے " مُبارک وہ شخص ہے جِس کے گُناہ خُداوند محسُوب نہ کرے گا ۔ " یونانی زبان میں اس کو ایک شدید منفی کہا جاتا ہے ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ ہمارے گُناہوں کو محسوب نہیں کرے گا ، کبھی نہیں ۔ یہ ہے نئے عہد نامے کی خوشخبری ۔ عبرانیوں 16:10 میں یُوں مرقوم ہے ، خُداوند فرماتا ہے ؛ جو عہد مَیں اُن دِنوں کے بعد اُن سے باندھُوں گاوہ یہ ہے کہ ، مَیں اپنے قانُون اُن کے دِلوں پر لِکھُوں گا اور اُن کے ذِہن میں ڈالُوں گا ۔ اور اس معاہدے کا ایک حصہ یہ ہے کہ خُدا آیت 17 میں کہتا ہے ، پِھر وہ یہ کہتاہے کہ اُن کے گُناہوں اور بے دِینِیوں کو پِھر کبھی یاد نہ کرُوں گا ۔ جب آپ گُناہ کرتے ہیں اور اس کا اعتراف کرنے کا وقت نہیں ہوتا تب بھی ، کونسی شے آپ کو راستبازی اور صداقت پہ قائم رکھتی ہے؟ یہ آپ کا ایمان ہے جو یسوع مسیح پہ ہے ۔ اس کا نام یسوع ہے ، اور وہ لوگوں کو اُن کے گُناہوں سے بچاتا ہے (متی 21:1) ۔

سوالات اور حوالاجات برائے ڈسائیپلشپ

1. رومیوں 5:4 پڑھیں ۔ خُدا اُن لوگوں کو راستباز بناتا ہے جو ... ہیں ؟

رومیوں 5:4 مگر جو شخص کام نہیں کرتا بلکہ بے دِین کے راست باز ٹھہرانے والے پر اِیمان لاتا ہے اُس کا اِیمان اُس کے لِئے راست بازی گِنا جاتا ہے ۔

2. رومیوں 4:2-3 خُدا نے ابراہام کے کھاتے (جب اس نے یقین کیا) میں کچھ ڈالا جو اس کے پاس پہلے نہیں تھا ۔ یہ کیا تھا ؟

رومیوں4:2-3 کیونکہ اگر ابرہا م اَعمال سے راست باز ٹھہرایا جاتا تو اُس کو فخر کی جگہ ہوتی لیکن خُدا کے نزدِیک نہیں ۔ [3] کِتابِ مُقدّس کیا کہتی ہے ؟ یہ کہ ابرہا م خُدا پر اِیمان لایا اور یہ اُس کے لِئے راستبازی گِنا گیا ۔

3. رومیوں 4:22-24 پڑھیں ۔ ا گر ہم ابراہام کی طرح یقین کریں تو، خُدا ہمارے کھاتے میں کیا ڈالے گا ؟

رومیوں 4:22-24 اِسی سبب سے یہ اُس کے لِئے راست بازی گِنا گیا ۔ [23] اور یہ بات کہ اِیمان اُس کے لِئے راست بازی گِنا گیا نہ صِرف اُس کے لِئے لِکھی گئی [24] بلکہ ہمارے لِئے بھی جِن کے لِئے اِیمان راست بازی گِنا جائے گا ۔ اِس واسطے کہ ہم اُس پر اِیمان لائے ہیں جِس نے ہمارے خُداوند یِسُو ع کو مُردوں میں سے جِلایا ۔

4. رومیوں 6:4 خُدا کسی شخص کے کھاتے میں راستبازی (صداقت) ڈالتا ہے ... ؟

A. اس کے کاموں کے مطابق ۔
B. اس کے کام کئے بغیر ۔
C. اس کی اچھائی کے مطابق ۔

رومیوں 6:4 چُنانچہ جِس شخص کے لِئے خُدا بغَیراَعمال کے راست بازی محسُوب کرتا ہے داوُد بھی اُس کی مُبارک حالی اِس طرح بیان کرتا ہے ۔

5. عبرانیوں 14:10 پڑھیں ۔ ایماندار خُدا کے حضور کب تک کامل رہتے ہیں ؟

عبرانیوں 14:10 کیونکہ اُس نے ایک ہی قُربانی چڑھانے سے اُن کو ہمیشہ کے لِئے کامِل کر دِیا ہے جو پاک کِئے جاتے ہیں ۔

6. رومیوں 17:5 پڑھیں ۔ راستبازی ملتی ہے ... ؟

A. کمانے سے ۔
B. بطور تحفہ ۔
C. اس کے لئے کام کر کے ۔

رومیوں 17:5 کیونکہ جب ایک شخص کے گُناہ کے سبب سے مَوت نے اُس ایک کے ذرِیعہ

سے بادشاہی کی تو جو لوگ فضل اور راست بازی کی بخشِش اِفراط سے حاصِل کرتے ہیں وہ ایک شخص یعنی یِسُو ع مسِیح کے وسِیلہ سے ہمیشہ کی زِندگی میں ضرُور ہی بادشاہی کریں گے ۔

7. لفظ " تحفہ " سے کیا مراد ہے ؟

8. اگر آپ یسوع پر بطور نجات دہندہ بھروسہ کرتے ہیں تو آپ کو یہ یقین بھی کرنا ہوگا کہ وہ آپ کو لےکر جائے گا ... ؟

A. چرچ ۔
B. آسمان ۔
C. روس ۔

جوابات سبق 11

1. رومیوں 5:4 پڑھیں ۔ خُدا اُن لوگوں کو راستباز بناتا ہے جو --- ہیں ؟
بے دین ۔

2. رومیو4:2-3 خُدا نے ابراہام کے کھاتے (جب اس نے یقین کیا) میں کچھ ڈالا جو اس کے پاس پہلے نہیں تھا ۔ یہ کیا تھا ؟
راستبازی، خُدا کی نظر میں صادق ۔

3. رومیوں 4:22-24 پڑھیں ۔ ا گر ہم ابراہام کی طرح یقین کریں تو، خُدا ہمارے کھاتے میں کیا ڈالے گا ؟
راستبازی ۔

4. رومیوں 6:4 خُدا کسی شخص کے کھاتے میں راستبازی (صداقت) ڈالتا ہے --- ؟
B .اس کے کام کئے بغیر ۔

5. عبرانیوں 14:10 پڑھیں ۔ ایماندار خُدا کے حضور کب تک کامل ہیں ؟
ہمیشہ کے لئے ۔

6. رومیوں 17:5 پڑھیں ۔ راستبازی ملتی ہے --- ؟
B ۔ بطور تحفہ ۔

7. لفظ " تحفہ " سے کیا مراد ہے ؟
جو کچھ وصول کرنے والے کو بلا معاوضہ دیا جائے ۔

8. اگر آپ یسوع پر بطور نجات دہندہ بھروسہ کرتے ہیں تو آپ کو یہ یقین بھی کرنا ہوگا کہ وہ آپ کو لےکر جائے گا ... ؟
B ۔ آسمان پر۔

سبق 12

خُدا کے کلام کی سالمیت

مرقس باب 4 خُدا کے کلام کی سالمیت ، طاقت ، کردار اور اس پر ایمان کے بارے میں ایک زبردست باب ہے ۔ اس دن کم سے کم دس تمثیلیں سکھائی گئیں ۔ اس تک آنے کے لئے آپ کو مرقس 4 باب کا موازنہ متی باب 13 اور لوقا 8 باب سے کرنا ہو گا ۔ یہاں بہت ساری تمثیلیں تھیں ، ان میں سے ایک بیج بونے والے کے بارے میں تھی ۔ مرقس 26:4 میں یوں لکھا ہے ، **اور اُس نے کہا خُدا کی بادشاہی اَیسی ہے جَیسے کوئی آدمی زمِین میں بِیج ڈالے** ۔ یاد رکھیں آیت 14 میں لکھا ہے کہ یہ بیج خُدا کا کلام ہے ۔ خُدا حقیقت میں آپ کو کسان بننے کا طریقہ نہیں سکھا رہا ، لیکن روحانی سچائی کو واضح کرنے کے لے قدرتی چیز استعمل کر رہا ہے ، آیت 27 میں لکھا ہے ، **اور رات کو سوئے اور دِن کو جاگے اور وہ بِیج اِس طرح اُگے اور بڑھے کہ وہ نہ جانے** ۔ اب مجھے یقین ہے کہ یہ اہم ہے ۔ اس میں لکھا ہے کہ آدمی واقعہ نہیں سمجھتا ہے ۔ اسے نہیں معلوم کہ یہ کیسے ہو رہا ہے ۔

کچھ لوگ کہتے ہیں ، "مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ آپ کس کے بارے میں بات کر رہے ہیں ۔ خدا کے کلام کو پڑھنے سے مجھ میں تبدیلی کیسے آسکتی ہے اور میرے اندر خدا کی زندگی کیسے زندہ ہو سکتی ہے؟ " میں اسے مکمل طور پر نہیں سمجھتا ، لیکن مجھے معلوم ہے کہ یہ کام کرتا ہے ۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ کس طرح آپ زمین میں ایک چھوٹا سا بیج بوتے ہیں اور مکئی کے سارے ڈنڈل پر مکئی کے دانے آتے ہیں اورسو گنا حاصل کرتے ہیں ۔ کوئی بھی اسے مکمل طور پر نہیں سمجھتا ہے ، لیکن یہ کام کرتا ہے ، اور میں آپ کو بتاتا ہوں کہ یہ کام کرتا ہے ۔ خُدا کا کلام آپکا طرزعمل ، تجربہ اور نظریہ بدلتا ہے جب آپ اسے پڑھتے اوراپنے اندر بھرتے اور جزب کرتے ہیں ۔

آیت 28 میں یوں لکھا ہے ، **زمِین آپ سے آپ پَھل لاتی ہے** --- ۔ زمین کو بیج سنبھالنے ، اُگانے ، اور زندگی دینے کے لئے بنایا تھا ۔ آپ کا دل خُدا کے کلام کے لئے بنایا گیا تھا ، جی ھاں واقعتاً ایسا ہی تھا ۔ خُدا کا کلام آپ کے دل میں رکھنے کے لئے بنایا گیا تھا ۔ بس بائیبل لے کر ، اسے قریب رکھنے سے ، اسے اپنے کافی ٹیبل پر رکھنے ، یا اسے اپنے ساتھ لے کر چلنے میں کوئی فضیلت نہیں ۔ یہ آپ کی زندگی میں طاقت جاری نہیں کرتا ہے ۔ آپ کو کلام لینا ہے ، اس کو بیج بنانا ہے ، اور اسے اپنے دل میں لگانا ہے ۔ جب آپ ایسا کرتے ہیں تو، آپ کا دل ایسے ڈیزائن کیا گیا ہے کہ خود سے پھل لائے ۔ یہ آپ کی زندگی میں اپنے آپ بدلاؤ لے کر آئے گا ۔ آیت جاری ہے، **پہلے پتی ، پھر بالیں، پھر بالوں میں تیار دانے** ۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ترقی اور پختگی کے مراحل ہیں ۔ لوگ میرے پاس آکے ہمیشہ یہ کہتے ہیں کہ وہ کسی اچھی چیز کے لئے خُدا پے بھروسہ کر رہے ہیں ، ایک پاک چیز جس سے میں اتفاق کر سکتا ہوں ۔ لیکن اگر انہوں نے کبھی کچھ نہیں کیا ، اگر انہوں نے کبھی بھی کسی شخص کی خُداوند کی طرف رہنمائی نہیں کی تو میں اس بات کی گارنٹی دے سکتا ہوں کہ اگلے چند ہفتوں میں ان کے پاس ٹیلی وژن یا ریڈیو منسٹری نہیں ہو گی ۔

آپ کو اقدامات میں کام کرنا ہو گا ۔ خُدا سے کچھ حاصل کرنے کے مرحلے ہیں اور یہ مثال یہی بیان کر رہی ہے ۔ سب سے پہلے تو آپ کو آغاز کرنا ہوگا ، اور پھر امید ، اور پھر ایمان ، اور پھر اس کے نتائج برآمد ہوں گے ۔ کامیابی کے لئے ہمیشہ اقدامات ہوتے ہیں ۔ کوئی بھی ایک دم سے صفر سے ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتارتک نہیں جائے گا ۔ اگرچہ یہ نیک خواہش ہو سکتی ہے لیکن یہ اس طرح کام نہیں کرے گی ۔ یہ صحیفہ یہ ظاہر کر رہا ہے کہ خُدا کی بادشاہی ایک بیج کی طرح ہے ۔ کلام پاک کو اپنے دل میں بونا ہوگا اور نشونما مرحلوں میں ہوتی ہے: پہلے پتی ، پھر بالیں ، پھر بالوں میں تیار

مکئی ۔ اگلی آیت میں یوں لکھا ہے ، **پِھر جب اناج پک چُکا تو وہ فی الفَور درانتی لگاتا ہے کیونکہ کاٹنے کا وقت آ پُہنچا ۔** مراحل سے گزرنا ہوگا لیکن آخر کار نتیجہ خیزی اور پختگی کا وقت آئے گا ۔

زیادہ زور آیت 35 میں دیا گیا ہے ، **اُسی دِن جب شام ہُوئی تو اُس نے اُن سے کہا آؤ پار چلیں ۔** یسُوع انہیں سارا دن کلام کی طاقت ، کلام کس طرح ایک بیج کی طرح ہے ، اور یہ کیسے خُدا کی زندگی کو آپ کی زندگی میں جاری کرے گا ، کے متعلق تعلیم دیتا رہا تھا ۔ وہ انہیں کم از کم دس تمثیلوں میں تعلیم دے رہا تھا ، لہذا یہاں وہ ان کو ایک امتحان دیتا ہے ۔ وہ ان سے کہتا ہے " ٹھیک ہے ، یہ خُداوند کا کلام ہے – آو جھیل کے دوسری طرف چلیں ۔ " اس نے یہ نہیں کہا تھا کہ " آؤ کشتی میں سوار ہوں ، جھیل کے آدھے راستے میں جا کے ڈوب جائیں ، " لیکن " چلو دوسری طرف جائیں ۔ " تب وہ کشتی میں سوار ہوا اور سو گیا ۔ کہانی یہ ہے کہ ایک بڑا طوفان آیا اور کشتی پانی سے بھر گئ ۔ آپ کو یاد رکھنا ہو گا کہ یہ ایک کیبن کروزر نہیں تھا جہاں ڈیک کے نیچے برتھ پے یسُوع خشک جگہ پر تھا اور اسے معلوم نہیں تھا کہ کیا ہو رہا ہے ۔ یہ ایک کھلی کشتی تھی اور یسُوع پانی کے چھینٹوں میں سو رہا تھا ۔ اس کی اہم وجہ یہ تھی کہ وہ جانتا تھا کہ کیا ہو رہا ہے ، لیکن پھر بھی وہ سونے کی کوشش کر رہا تھا ۔ شاگرد پریشان ہو گئے ، اس کے پاس آئے اور کہا " استاد ، کیا تجھے اس بات کی فِکر نہیں کہ ہم ہلاک ہوئے جاتے ہیں ؟ " دوسرے لفظوں میں وہ کہہ رہے تھے " کچھ کرو ! کوئی برتن لاؤ اور پانی باہر نکالو ! کچھ کرو آپ اپنا کام نہیں کر رہے ۔ "

آج بھی لوگ بہت مرتبہ خُدا کے ساتھ یہی کرتے ہیں اور کہتے ہیں " خُدا تو نے کچھ کیوں نہیں کیا ؟ " خُدا نے کچھ کیا ہے ۔ خُداوند یسُوع کے کفارہ کے ذریعہ خُدا نے ہماری ہر ضرورت فراہم کی ہے ۔ اس نے اپنا کلام تیار کیا ہے اور ہمیں یہ سب بیج دیئے ہیں ۔ ان کو اپنے دلوں میں بونا ہمارا کام ہے ۔ اس نے ہمیں کلام دیا ہے اور یہ ہمارا کام ہے کہ بیج لیں ، اپنے دلوں میں رکھیں اور اس پر غور کریں جب تک کہ وہ زندگی جاری نہ کرے ۔ لیکن شاگرد یسُوع کو جگانا اور کہنا چاہتے تھے کہ " تو کچھ کیوں نہیں کرتا ؟ " وہ اٹھا ، ہوا اور لہروں کو ڈانٹا تو سکون ہو گیا ۔ پھر اس نے مڑ کر اپنے شاگردوں سے کہا " تم اتنے خوفزدہ کیوں ہو ؟ یہ کیا ہے کہ تمہیں یقین نہیں ؟ اس نے یہ نہیں کہا " ارے دوستوں ، میں معافی چاہتا ہوں ۔ مجھے کچھ کرنا چاہئے تھا ۔ " نہیں اس کا کام انہیں کلام سکھانا اور ان کو وعدے دینا تھا اور یہ اُن کا کام تھا کہ کلام لیتے اور وعدوں پر یقین کرتے ۔ خُدا نے یسُوع کے اِس زمیں پر آنے کے زریعہ سب کچھ فراہم کیا ہے ۔ زندگی کے ہر حصہ میں کامیابی کے لئے خُدا نے آپ کو کلام ایک بیج کی صورت میں دے دیا ہے ۔ آپ کو صرف اتنا کرنا ہے کہ خُدا کے کلام کے بیجوں کو لینا ہے اور اسے پڑھ کے ، دھیان کر کے ، غور و فکر کر کے ، اپنے دلوں میں بوئیں اور اسے اپنے اندر جڑ پکڑنے دیں ۔ جب آپ ایسا کرتے ہیں تو ، آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ کھڑے رہ کے اپنی زندگی میں آنے والے طوفانوں کو روک سکیں ۔

مجھے یقین ہے کہ خُدا کی مرضی ان شاگردوں کے لئے جنہیں یسُوع نے اس دن تعلیم دی یہ تھی کہ اس تعلیم کو لیتے اور کہتے کہ " آؤ پار چلیں " ۔ وہ کہہ سکتے تھے ، " آج اس نے ہمیں جو کچھ سکھایا اس کے مطابق یہ وعدہ ہے ۔ یہ کائنات کا خالق ہے جس نے کہا کہ آؤ پار چلیں ، ایسا نہیں کہ آؤ پار چلیں اور آدھے راستے میں ڈوب جائیں ۔ " وہ اس کلام کو لے سکتے تھے ، اسے ایمان کے ساتھ ملاتے ، اور ہوا اور لہروں کو ڈانٹتے ۔ یسُوع نے ٹھیک یہی کہا تھا : " اے کم اعتقادوں ، تم نے کیوں شک کیا ؟ " کیا آپ کو پتہ ہے ؟ ہمیں خُدا کے کلام پر یقین کرنے اور اس پر عمل کرنے کی ضرورت ہے ۔

سوالات اور حوالاجات برائے ڈِسائیپلشپ

1. متی 19:13 پڑھیں ۔ اگر ہم خُدا کے کلام کو اپنے دلوں میں نہیں بوتے تو اس کا کیا ہو گا ؟

متی 19:13 جب کوئی بادشاہی کا کلام سُنتا ہے اور سمجھتا نہیں تو جو اُس کے دِل میں بویا گیا تھا اُسے وہ شرِیر آ کر چِھین لے جاتا ہے ۔ یہ وہ ہے جو راہ کے کنارے بویا گیا تھا ۔

2. یشُوع 8:1 پڑھیں ۔ ہمیں خُدا کے کلام پر کب غور کرنا چاہئے ؟

یشُوع 8:1 شرِیعت کی یہ کِتاب تیرے مُنہ سے نہ ہٹے بلکہ تُجھے دِن اور رات اِسی کا دھیان ہوتاکہ جو کُچھ اِس میں لِکھا ہے اُس سب پر تُو اِحتیاط کر کے عمل کر سکے کیونکہ تب ہی تُجھے اقبالمندی کی راہ نصِیب ہو گی اور تُو خُوب کامیاب ہو گا ۔

3. یُوحنّا 63:6 پڑھیں ۔ اس آیت کے مطابق ، خُدا کا کلام ... ہے ؟

یُوحنّا 63:6 زِندہ کرنے والی تو رُوح ہے ۔ جِسم سے کُچھ فائِدہ نہیں ۔ جو باتیں مَیں نے تُم سے کہی ہیں وہ رُوح ہیں اور زِندگی بھی ہیں ۔

4. متی 4:4 پڑھیں ۔ انسان صرف جسمانی خوراک سے ہی زندہ نہیں رہتا بلکہ ... ؟

متی 4:4 اُس نے جواب میں کہا لِکھا ہے کہ آدمی صِرف روٹی ہی سے جِیتا نہ رہے گا بلکہ ہر بات سے جو خُدا کے مُنہ سے نِکلتی ہے ۔

5. افسیوں 17:6 پڑھیں ۔ خُدا کا کلام کس طرح کا ہتھیار ہے ؟

افسیوں 17:6 اور نجات کا خَود اور رُوح کی تلوار جو خُدا کا کلام ہے لے لو ۔

6. کیا تلوار اپنے دشمن کو نقطان پہنچا سکتی ہے ؟

7. رومیوں 6:8 پڑھیں ۔ جب ہم اپنی زندگیوں میں خُدا کے کلام کو مناسب جگہ دیتے ہیں تو ، ہمارے پاس ... ہو گا ؟

رومیوں 6:8 اور جِسمانی نِیّت مَوت ہے مگر رُوحانی نِیّت زِندگی اور اِطمِینان ہے ۔

8. 2 کُرنتھیوں 18:3 پڑھیں ۔ ہم نے جس چیز پر اپنی توجہ مرکوز کر رکھی ہے ۔ وہی ہے جس سے ہم بھر جاتے ہیں ۔ ہمیں اپنی توجہ کس طرف رکھنی چاہئے؟

2 کُرنتھیوں 18:3 مگر جب ہم سب کے بے نِقاب چِہروں سے خُداوند کا جلال اِس طرح مُنعکِس ہوتا ہے جِس طرح آئینہ میں تو اُس خُداوند کے وسِیلہ سے جو رُوح ہے ہم اُسی جلالی صُورت میں دَرجہ بَدرجہ بدلتے جاتے ہیں ۔

جوابات سبق 12

1. متی 19:13 پڑھیں ۔ اگر ہم خُدا کے کلام کو اپنے دلوں میں نہیں بوتے تو اس کا کیا ہو گا ؟
وہ شریر اسے لے جائیگا تاکہ یہ ہماری زندگیوں میں پھل نا لاسکے ۔

2. یشُوع 8:1 پڑھیں ۔ ہمیں خُدا کے کلام پر کب غور کرنا چاہئے ؟
دِن اور رات ۔

3. یُوحنّا 63:6 پڑھیں ۔ اس آیت کے مطابق ، خُدا کا کلام ... ہے ؟
رُوح اور زِندگی ۔

4. متی 4:4 پڑھیں ۔ انسان صرف جسمانی خوراک سے ہی زندہ نہیں رہنا بلکہ ...؟
ہر بات سے جو خُدا کے مُنہ سے نِکلتی ہے ۔

5. افسیوں 17:6 پڑھیں ۔ خُدا کا کلام کس طرح کا ہتھیار ہے ؟
تلوار ۔

6. کیا تلوار اپنے دشمن کو نقصان پہنچا سکتی ہے ؟
جی ہاں ۔

7. رومیوں 6:8 پڑھیں ۔ جب ہم اپنی زندگیوں میں خُدا کے کلام کو مناسب جگہ دیتے ہیں تو ، ہمارے پاس ... ہو گا ؟
زِندگی اور اِطمِینان ۔

8. 2 کُرِنتھیوں 18:3 پڑھیں ۔ ہم جس چیز پر اپنی توجہ مرکوز کرتے ہیں اسی سے بھر جاتے ہیں ۔ ہمیں اپنی توجہ کس طرف رکھنی چاہئے ؟
خُداوند اور اُس کے جلال کی طرف ۔

سبق 13

خُدا قصوروار نہیں ہے

آج میں آپ کو خُدا کے ان بہت خاص کاموں میں سے جو اس نے میری زندگی میں کیے ہیں ایک بتانا چاہتا ہوں ۔ ایسا لگتا ہے کہ لوگ اپنے آپ یہ یقین کر لیتے ہیں کہ جو ان کے ساتھ ہوتا ہے وہ خُدا کی طرف سے ہے ، کہ وہ ہر چیز پر قابو رکھتا ہے ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تعریف کے مطابق ، خُدا نہایت اعلیٰ اور طاقت ور ہے ۔ اور وہ صرف فرض کر لیتے ہیں کہ خدا ان کی زندگیوں میں ہونے والی ہر شے کو کنٹرول کرتا ہے ۔ یہاں تک کہ غیر ایماندار بھی اس پر یقین کرتے ہیں ۔ بہت سے مسیحی ہیں جو اس تعلیم کو فروغ دیتے ہیں اور اس نے ان کی زندگیوں میں گہری جڑ پکڑ لی ہے ۔ مجھے یقین ہے کہ پاک کلام جو تعلیم دیتا ہے وہ اس کے برعکس ہے، اور یہ بہت ضروری ہے کہ آپ اس سبق کو سیکھیں ۔ یعقوب کا خط 13:1-17 میں لکھا ہے ، جب کوئی آزمایا جائے تو یہ نہ کہے کہ میری آزمایش خُدا کی طرف سے ہوتی ہے کیونکہ نہ تو خُدا بدی سے آزمایا جا سکتا ہے اور نہ وہ کِسی کو آزماتا ہے۔ [14] ہاں ۔ ہر شخص اپنی ہی خواہشوں میں کھِنچ کر اور پھنس کر آزمایا جاتا ہے ۔ [15] پھر خواہش حامِلہ ہو کر گُناہ کو جنتی ہے اور گُناہ جب بڑھ چُکا تو مَوت پَیدا کرتا ہے ۔ [16] اَے میرے پیارے بھائِیو ! فریب نہ کھانا ۔ [17] ہر اچّھی بخشِش اور ہر کامِل اِنعام اُوپر سے ہے اور نُوروں کے باپ کی طرف سے مِلتا ہے جِس میں نہ کوئی تبدِیلی ہو سکتی ہے اور نہ گردِش کے سبب سے اُس پر سایہ پڑتا ہے ۔

ان آیات سے یہ بات بلکل واضح ہو گئ ہے کہ خُدا اچھی چیزوں کا خالق ہے ۔ یسوع نے یُوحنا 10:10 میں یوں کہا ، چور نہیں آتا مگر چُرانے اور مار ڈالنے اور ہلاک کرنے کو ۔ مَیں اِس لِئے آیا کہ وہ زِندگی پائیں اور کثرت سے پائیں ۔ اگر یہ اچھا ہے تو خدا کی طرف سے ہے؛ اگر یہ برا ہے تو شیطان کی طرف سے ہے ۔ یہ بہت آسان تھیالوجی ہے ۔ اس کے تنقیدی ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یعقوب اپنے خط کے باب 4 آیت 7 میں کہتا ہے کہ پس خُدا کے تابِع ہو جاوُ اور اِبلیس کا مقابلہ کرو تو وہ تم سے بھاگ جائیگا ۔ اس کا کہنا ہے کہ ہمیں خُدا کے تابع ہونا ہے ، یا خُدا کو کنٹرول دینا ہے اور شیطان کا مقابلہ کرنا ہے ۔ لفظ " مزاحمت " کا مطلب فعال طور پر مقابلہ کرنا ہے ۔

جب لوگ یقین کرتے ہیں کہ زندگی میں جو کچھ ہوتا ہے وہ مکمل طور پر خُدا کی طرف سے ہے مثال کے طور پر ، بیماری ، کاروبار میں ناکامی ، نوکری کا کھو جانا ، سرکش بچے ، یا طلاق تو یہ انہیں غیر فعال ہونے کی حالت میں رکھتا ہے ۔ اگر وہ واقعی یہ مانتے ہیں کہ خُدا کسی صورتحال کا بانی ہے اور انہیں سزا دینے یا ان کو تبدیل کرنے کے لئے استعمال کر رہا ہے اور اگر وہ مزاحمت کریں گے تو وہ خدا کے خلاف لڑ رہے ہوں گے ۔ پھر بھی یعقوب 7:4 میں لکھا ہے کہ ابلیس کا مقابلہ کرو تو وہ تم سے بھاگ جائے گا ۔ آپ نے خود کو خُدا کے تابع کرنا ہے ۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کچھ چیزیں خُدا کی ہیں اور کچھ چیزیں شیطان کی ہیں ۔ اس دنیا میں برائی کی طاقت ہے اور آپ کی زندگی میں جو کچھ بھی ہوتا ہے وہ خُدا کی طرف سے نہیں ہوتا ۔ اگر آپ یہ نہیں سمجھتے ہیں تو آخر کار آپ شیطان کے تابع ہو جائیں گے اور حقیقت میں شیطان کو اختیار دیں گے ۔

مَیں رومیوں میں سے ایک حوالہ دینا چاہتا ہوں کیونکہ اس کا اکثر غلط استعمال کیا گیا ہے ۔ میں ایسے جنازوں میں شامل ہوا جہاں لوگ خُدا کے بارے میں کچھ نہیں جانتے اور چرچ نہیں جاتے اور شاید ھی کسی صحیفہ کو جانتے ہوں لیکن وہ اس کو جانتے ہیں ۔ رومیوں 28:8 اور ہم کو معلُوم ہے کہ سب چِیزیں مِل کر خُدا سے مُحبّت رکھنے والوں کے لِئے بھلائی پَیدا کرتی ہیں یعنی اُن کے لِئے جو خُدا کے اِرادہ کے مُوافِق بُلائے گئے ۔ اسے اس طرح سمجھا گیا ہے کہ آپ

کی زندگی میں جو کچھ بھی ہوتا ہے وہ خُدا کی طرف سے ہوتا ہے اور مِل مِلا کر کسی نہ کسی طرح کی بھلائی پیدا کرتا ہے ۔ میں دراصل ایک جوان لڑکے اور لڑکی کے جنازے میں تھا جو شراب اور منشیات لے کر ایک کار میں سوار ہوئے ، پھسلنی سڑک پے تیز رفتاری کرتے ہوئے کار ایک ٹیلیفون کے کھمبے سے ٹکرائی اور دونوں ہلاک ہو گئے ۔ مبلغ نے اس صحیفے کا حوالہ دیا ، " ہم جانتے ہیں کہ سب چیزیں مل کر بھلائی پیدا کرتی ہیں " ۔ اور کہا اس کام کے کرنے میں خُدا کا ضرور ایک مقصد ہو گا ۔ خُدا نے ان نوجوانوں کو نہیں مارا اور ایک لحاظ سے آپ یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ شیطان نے یہ کیا ۔ یہ ان دونوں کا اپنا غلط فیصلہ تھا ۔ مجھے یقین ہے کہ ان کے والدین اور دوسروں نے جو سکھایا تھا اس کے خلاف بغاوت کرنے پہ شیطان نے انہیں ورغلایا تھا ، لیکن آخر کار یہ ان کا انتخاب تھا ۔ یہی ہیں وہ جنہوں نے منشیات اور شراب کا استعمال کیا ؛ یہی ہیں وہ جنہوں نے ٹیلیفون کے کھمبے کو ٹکر ماری ۔ یہ ایک قدرتی چیز تھی اور خُدا اس کا ماخذ نہیں تھا ۔

اس کا کیا مطلب ہے جب کلام کہتا ہے کہ **اور ہم کو معلُوم ہے کہ سب چِیزیں مِل کر خُدا سے مُحبّت رکھنے والوں کے لِئے بھلائی پَیدا کرتی ہیں ؟** سب سے پہلے ، کلام نے یہ نہیں کہا کہ ہم جانتے ہیں کہ سب چیزیں خُدا کی طرف سے آتی ہیں اور مِل کے بھلائی پیدا کرتی ہیں ۔ کلام کا کہنا ہے کہ سب چیزیں مل کر بھلائی پیدا کرتی ہیں لیکن اس کے لے کچھ شرائط ہیں : **خُدا سے مُحبّت رکھنے والوں کے لِئے** ۔ یہ صحیفہ اُس شخص کے لئے کام نہیں کرتا جو خُدا سے محبت نہیں کرتا ہے ۔ یہ اتنا واضع ہے کہ یہ کہنے کی ضرورت نہیں ، لیکن یہ حیرت انگیز ہے کہ لوگ ان نوجوانوں جسے واقعات پر بھی اس کا استعمال کرتے ہیں جو منشیات اور شراب نوشی کرتے تھے اور خُدا اور اس کے اصولوں کے خلاف سراسر سرکشی کا شکار تھے ۔ اس آیت کا کہنا ہے کہ سب چیزیں مل کر صرف خُدا سے محبت رکھنے والوں کے لئے بھلائی پیدا کرتی ہیں اور جو اس کے ارادہ کے موافق بلائے گئے ۔

1 یُوحنا 8:3 میں لکھا ہے کہ **جو شخص گُناہ کرتا ہے وہ اِبلِیس سے ہے کیونکہ اِبلِیس شرُوع ہی سے گُناہ کرتا رہا ہے ۔ خُدا کا بیٹا اِسی لِئے ظاہِر ہُؤا تھا کہ اِبلِیس کے کاموں کو مِٹائے ۔** خُدا نے شیطان کے کام کو ختم کرنے کے لئے خود کو ظاہر کیا ۔ یہی اس کا مقصد ہے اور یہ صرف ان لوگوں کے لئے مِل کر بھلائی پیدا کرے گا جو اس سے پیار کرتے ہیں اور اس کے ارادہ کے موافق بلائے گئے ؛ یعنی جو اس کی بُلاہٹ کے مطابق چل رہے ہیں ، وہ شیطان کا مقابلہ کر رہے ہیں اور اس کے کاموں کو ختم کرنے کے لئے نکل آئے ہیں ۔ وہ جو شیطان کا مقابلہ کر رہے ہیں اور خُدا کے لئے زندگی گزار رہے ہیں وہ کہہ سکتے ہیں کہ شیطان اِن کی زندگی میں جو کچھ بھی کرتا ہے خُدا اسے بدل سکتا ہے اور اسے بھلائی کے لئے استعمال کر سکتا ہے ۔

ہمیں ضرورت ہے کہ یہ سمجھنا شروع کریں کہ خُدا ہماری زندگی کی ہر چیز پر کنٹرول نہیں رکھتا ۔ ایک دشمن ہے جو مارنے ، چوری کرنے ، اور تباہ کرنے آتا ہے ، لیکن یسوع ہمیں زندگی دینے آیا ۔ ہمیں زندگی کا انتخاب کرنا ہے اور یہ پہچاننا ہو گا کہ ہماری زندگی میں آنے والی ہر چیز میں خُدا قصوروار نہیں ہے ۔

اگر خُدا ایک انسان ہوتا اور جو الزامات اس پر لگائے جاتے ہیں وہ وہی کام کرتا جیسے کینسر ، بدصورتی ، افسردگی ، اور لوگوں کو غم میں ڈالنا ، تو میں اس بات کی ضمانت دیتا ہوں کہ زمین پر ایسی کوئی حکومت نہیں ہے جو اسے گرفتار ، قید ، یا اسے روکنے کی کوشش نہ کرے ۔ پھر بھی ہم سوچتے ہیں کہ خُدا جو کسی بھی شخص سے جس سے ہم نے اپنی زندگی میں ملاقات کی یا اس کا تصور کیا ہے ، کہیں زیادہ مہربان ہے ، وہ لوگوں کو مار رہا ہے اور یہ سب کچھ کر رہا ہے ۔ کچھ چیزیں ایسی ہیں جو شیطانی حملے ہیں اور کچھ قدرتی ہیں اور تمام آفات خُدا کی مقرر کردہ نہیں ہیں ۔ اِنشورنس کمپنیاں اپنی پالیسیوں میں لکھتی ہیں " خُدا کے اعمال ، جیسے زلزلہ اور وبائی بیماریاں " ۔ نہیں ، خُدا ان سب چیزوں کا بانی نہیں ہے ۔

سوالات اور حوالاجات برائے ڈِسائیپلشپ

1. یعقوب 13:1 پڑھیں ۔ کیا خُدا لوگوں کو بُرائی سے آزماتا ہے ؟

یعقوب 13:1 جب کوئی آزمایا جائے تو یہ نہ کہے کہ میری آزمایش خُدا کی طرف سے ہوتی ہے کیونکہ نہ تو خُدا بدی سے آزمایا جا سکتا ہے اور نہ وہ کِسی کو آزماتا ہے ۔

2. یعقوب 17:1 پڑھیں ۔ اچھے انعام کہاں سے آتے ہیں ؟

یعقوب 17:1 ہر اچّھی بخشِش اور ہر کامِل اِنعام اُوپر سے ہے اور نُوروں کے باپ کی طرف سے مِلتا ہے جِس میں نہ کوئی تبدِیلی ہو سکتی ہے اور نہ گردِش کے سبب سے اُس پر سایہ پڑتا ہے ۔

3. یُوحنا 10:10 پڑھیں ۔ چور کون ہے ؟

4. یُوحنا 10:10 پڑھیں ۔ اس کے مقاصد کیا ہیں ؟

5. یُوحنا 10:10 پڑھیں ۔ یسوع کے آنے کی کیا وجہ تھی ؟

یُوحنا 10:10 چور نہیں آتا مگر چُرانے اور مار ڈالنے اور ہلاک کرنے کو ۔ مَیں اِس لِئے آیا کہ وہ زِندگی پائیں اور کثرت سے پائیں ۔

6. یعقوب 7:4 پڑھیں ۔ اپنے آپ کو خدا کے تابع کرنے اور شیطان کا مقابلہ کرنے کا کیا نتیجہ ہے؟

یعقوب 7:4 پس خُدا کے تابِع ہو جاؤ اور اِبلِیس کا مُقابلہ کرو تو وہ تُم سے بھاگ جائے گا ۔

7. رومیوں 28:8 پڑھیں ۔ کیا رومیوں 28:8 میں لکھا ہے کہ تمام چیزیں خُدا کی طرف سے ہیں ؟

رومیوں 28:8 اور ہم کو معلُوم ہے کہ سب چِیزیں مِل کر خُدا سے مُحبّت رکھنے والوں کے لِئے بھلائی پَیدا کرتی ہیں یعنی اُن کے لِئے جو خُدا کے اِرادہ کے مُوافِق بُلائے گئے ۔

8. اعمال 38:10 پڑھیں ۔ کیا بیماری خُدا کی طرف سے ہے ؟

اعمال 38:10 کہ خُدا نے یِسُو ع ناصری کو رُوحُ القُدس اور قُدرت سے کِس طرح مَسح کِیا ۔ وہ بھلائی کرتا اور اُن سب کو جو اِبلِیس کے ہاتھ سے ظُلم اُٹھاتے تھے شِفا دیتا پِھرا کیونکہ خُدا اُس کے ساتھ تھا ۔

9. 1 یُوحنّا 8:3 پڑھیں ۔ خُدا کے بیٹے کے ظاہر ہونے کا کیا مقصد تھا ؟

1 یُوحنّا 8:3 جو شخص گُناہ کرتا ہے وہ اِبلِیس سے ہے کیونکہ اِبلِیس شرُوع ہی سے گُناہ کرتا رہا ہے ۔ خُدا کا بیٹا اِسی لِئے ظاہِر ہُوا تھا کہ اِبلِیس کے کاموں کو مِٹائے ۔

جوابات سبق 13

1. یعقوب 13:1 پڑھیں ۔ کیا خُدا لوگوں کو بُرائی سے آزماتا ہے ؟
نہیں ۔

2. یعقوب 17:1 پڑھیں ۔ اچھے انعام کہاں سے آتے ہیں ؟
نُوروں کے باپ کی طرف سے ۔

3. یُوحنا 10:10 پڑھیں ۔ چور کون ہے ؟
شیطان ۔

4. یُوحنا 10:10 پڑھیں ۔ اس کے مقاصد کیا ہیں ؟
چُرانا ، مار ڈالنا اور ہلاک کرنا ۔

5. یُوحنا 10:10 پڑھیں ۔ یسوع کے آنے کی کیا وجہ تھی ؟
ہمیں کثرت کی زندگی دے ۔

6. یعقوب 7:4 پڑھیں ۔ اپنے آپ کو خدا کے تابع کرنے اور شیطان کا مقابلہ کرنے کا کیا نتیجہ ہے ؟
وہ ہم سے بھاگ جائے گا ۔

7. رومیوں 28:8 پڑھیں ۔ کیا رومیوں 28:8 میں لکھا ہے کہ تمام چیزیں خُدا کی طرف سے ہیں ؟
نہیں ۔

8. اعمال 38:10 پڑھیں ۔ کیا بیماری خُدا کی طرف سے ہے ؟
نہیں ۔

9. 1 یُوحنّا 8:3 پڑھیں ۔ خُدا کے بیٹے کے ظاہر ہونے کا کیا مقصد تھا ؟
اِبلِیس کے کاموں کو مِٹائے ۔

سبق 14

رُوح سے بھرپور ایک زندگی کی طاقت

مرقس باب 16-15:16 اِرشاد اعظم کے طور پر پہچانا جاتا ہے ۔ یسُوع نے اپنے شاگردوں سے کہا ، اور اُس نے اُن سے کہا کہ تُم تمام دُنیا میں جا کر ساری خلق کے سامنے اِنجِیل کی مُنادی کرو ، [16] جو اِیمان لائے اور بپتسمہ لے وہ نجات پائے گا اور جو اِیمان نہ لائے وہ مُجرِم ٹھہرایا جائے گا ۔ اعمال باب 8 آیت 5 اور 21 میں ہم دیکھتے ہیں کہ سامریہ میں فِلِپُّس کی منادی کے ذریعہ اس اِرشادِ اعظم پر کس طرح عمل کیا گیا ۔ [5] اور فِلِپُّس شہر سامریہ میں جا کر لوگوں میں مسِیح کی مُنادی کرنے لگا ۔ [12] لیکن جب اُنہوں نے فِلِپُّس کا یقِین کِیا جو خُدا کی بادشاہی اور یسُوع مسِیح کے نام کی خُوشخبری دیتا تھا تو سب لوگ خواہ مَرد خواہ عَورت بپتِسمہ لینے لگے ۔

سوال یہ ہے کہ سامریہ کے یہ لوگ مرقس باب 16-15:16 کے مطابق مسیحی بنے تھے ؟ ہاں انہوں نے ایسا ھی کیا ۔ فلپس سامریہ کے شہر گیا، یسُوع مسیح کی منادی کی ، اور مسیح پر ایمان کے زریعہ مرد اور عورت دونوں نے بپتسمہ لیا ۔ اِرشادِ اعظم کے مطابق ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ لوگ نجات یافتہ تھے ، لیکن کیا ان کو رُوح القدس کا بپتسمہ ملا تھا ۔

بائیبل یُوحنا کے پانی کے بپتسمہ کے بارے میں بتاتی ہے ، لیکن صرف یسُوع مسیح ہی رُوح القدس کا بپتسمہ دے سکتا ہے ۔ کلام کے مطابق لوگوں نے یقین کیا ، نجات پائی اور پانی کا بپتسمہ لیا ، لیکن انہوں نے کبھی بھی رُوح القدس کا بپتسمہ نہیں لیا تھا ۔ اعمال 17-14:8 میں لکھا ہے ۔ جب رسُولوں نے جو یروشلیم میں تھے سُنا کہ سامریوں نے خُدا کا کلام قبُول کر لِیا تو پطر س اور یُوحنا کو اُن کے پاس بھیجا [15] اِنہوں نے جا کر اُن کے لِئے دُعا کی کہ رُوح القُدس پائیں ۔ [16] کیونکہ وہ اُس وقت تک اُن میں سے کِسی پر نازِل نہ ہُؤا تھا ۔ اُنہوں نے صِرف خُداوند یسُوع کے نام پر بپتِسمہ لِیا تھا ۔ [17] پھر اِنہوں نے اُن پر ہاتھ رکھّے اور اُنہوں نے رُوح القُدس پایا۔

ہم کلام میں سے دیکھ سکتے ہیں کہ صرف اس وجہ سے کہ کسی شخص نے توبہ کی، بپتسمہ لیا ، اور نجات پانے کا مطلب یہ نہیں کہ اُسے رُوح القدس کا بپتسمہ بھی ملا ہو اور رُوح القدس اس کی زندگیوں میں ہو- یُوحنا 20: 22 میں ہم دیکھتے ہیں کہ رُوح القدس نے شاگردوں کو نئے سرے سے پیدا کیا تھا - لیکن یہ پینتیکوست کے دن ہی تھا کہ انہیں رُوح القدس کا بپتسمہ ملا اور انہوں نے خدا کی طاقت حاصل کی ۔ توبہ کے وقت انسان کے دل میں رُوح القدس کا کام اور رُوح القدس کا بپتیسمہ پانا دو الگ چیزیں ہیں ۔ رُوح کے بپتسمہ کا مطلب رُوح القدس میں ڈوبنا ہے جس کے زریعہ خُدا لوگوں کو طاقت دیتا ہے ۔ اگرچہ کوئی شخص نجات یافتہ ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ اس نے رُوح القدس کا بپتسمہ بھی پایا ہے ۔

اعمال 2-1:19 میں یہ بیان کیا گیا ہے ، ا ور جب اُپلّو س کُرِنتھُس میں تھا تو اَیسا ہُؤا کہ پَولُس اُوپر کے عِلاقہ سے گُذر کر اِفِسُس میں آیا اور کئی شاگِردوں کو دیکھ کر ۔ [2] اُن سے کہا کیا تُم نے اِیمان لاتے وقت رُوح القُدس پایا اُنہوں نے اُس سے کہا کہ ہم نے تو سُنا بھی نہیں کہ رُوح القُدس نازِل ہُؤا ہے ۔ پولوس نے کہا ، اگر ایمان لاتے وقت تمہیں رُوح القدس کا بپتسمہ نہیں ملا توتم نے کس کا بپتسمہ لیا تھا ؟ انہوں نے کہا ، ہم نے یُوحنا کا بپتسمہ لیا تھا ۔ مجھے یقین ہے کہ پولُس نے یسُوع کے مسیح ہونے کے بارے میں زیادہ واضح طور پر بیان کیا ، اور پھر اُن ایمانداروں نے پانی کے بپتسمہ کے ذریعہ یسُوع کے ساتھ ایک ہونے کا اظہار کیا ۔ آیت 7-6 میں لکھا ہے ، جب پَولُس نے اُن پر ہاتھ رکھّے تو رُوح القُدس اُن پر نازِل ہُؤا

اور وہ طرح طرح کی زُبانیں بولنے اور نبُوّت کرنے لگے ۔ [7] اور سب تخمِیناً بارہ آدمی تھے۔

اگرچہ یہ لوگ شاگرد تھے جو آنے والے مسیحا پر یقین رکھتے تھے ، انھیں رُوح القدس کا بپتسمہ نہیں ملا تھا ۔ ضروری نہیں کہ جس شخص نے نیا جنم پایا اور پانی کا بپتسمہ لیا ہو اُسے رُوح کا بپتسمہ بھی ملا ہو ۔ رُوح القدس کا بپتسمہ توبہ سے بلکل الگ اور امتیازی تجربہ ہے ۔

اگرچہ میں کسی شخص کو پانی سے بپتسمہ دے سکتا ہوں ، لیکن میں ان کو رُوح القدس سے بپتسمہ نہیں دے سکتا ۔ صرف یسُوع ہی ایسا کرسکتا ہے ۔ اگر آپ نے کبھی یسُوع کو رُوح القدس کے بپتسمہ کے لئے نہیں کہا ہے تو آپ اب اس سے کیوں نہیں کہتے ۔ لُوقا 13:11 میں یُوں مرقوم ہے ، **پس جب تم بُرے ہوکر اپنے بچوں کو اچھی چیزیں دینا جانتے ہو تو آسمانی باپ اپنے مانگنے والوں کو رُوح القدس کیوں نہ دے گا ؟** آج آپ اس سے کیوں نہیں مانگتے؟

سوالات اور حوالاجات

1. مرقس 16:16 پڑھیں ۔ اب اعمال5:8، 12 پڑھیں ۔ کیا اعمال 8: 12 میں بیان کردہ لوگ مسیحی بن گئے ؟

مرقس 16:16 جو ایمان لائے اور بپتسمہ لے وہ نجات پائیگا اور جو ایمان نہ لائے وہ مجرم ٹھہرایا جائے گا ۔

اعمال 5:8اور فلپّس شہر سامریہ میں جاکر لوگوں میں مسیح کی منادی کرنے لگا ۔

اعمال 12:8 لیکن جب انہوں نے فلپّس کا یقین کیا جو خُدا کی بادشاہی اور یسُوع مسیح کے

نام کی خوشخبری دیتا تھا تو سب لوگ خواہ مرد خواہ عورت بپتسمہ لینے لگے ۔

2. اعمال 8:14-16- کیا ان لوگوں کو رُوح القدس کا بپتسمہ ملا تھا ؟

اعمال 8:14-16 جب رسُولوں نے جو یروشلم میں تھے سنا کہ سامریوں نے خُدا کا کلام قبول کر لیا تو پطرس اور یُوحنا کو اُن کے پاس بھیجا ۔ [15] اِنھوں نے جا کر اُن کے لئے دعا کی کہ رُوح القدس پائیں [16] کیونکہ وہ اُس وقت تک اُن میں سے کسی پر نازِل نہ ہواتھا ۔ اُنھوں نے صرف خُداوند یسُوع کے نام کا بپتِسمہ لیا تھا ۔

3. اعمال 19:1-5 ۔ کیا یہ لوگ ایماندار ہیں ؟

اعمال 19:1-5 اور جب اپلُوس کُرنتھُس میں تھا تو اَیسا ہُوا کہ پَولُس اُوپر کے عِلاقہ سے گزر کر اِفِسُس میں آیا اور کئی شاگردوں کو دیکھ کر [2] اُن سے کہا، کیا تم نے ایمان لاتے وقت رُوح القدس پایا ؟ اُنھوں نے اُس سے کہا کہ ہم نے تو سُنا بھی نہیں کہ رُوح القدس نازل ہوا ہے ۔ [3] اُس نے کہا پس تم نے کس کا بپتسمہ لیا ؟ اُنھوں نے کہا یُوحنا کا بپتسمہ ۔ [4] پولُس نے کہا، یُوحنا نے لوگوں کو یہ کہہ کر توبہ کا بپتسمہ دیا کہ جو میرے پیچھے آنے والا ہے اُس پر یعنی یسُوع پر اِیمان لانا ۔ [5] اُنھوں نے یہ سُنکر خداوند یسُوع کے نام کا بپتسمہ لیا ۔

4. اعمال 19:6-7 ۔ کیا انہیں رُوح القدس کا بپتسمہ ملا تھا ؟

اعمال 19:6-7 جب پَولُس نے اُن پر ہاتھ رکھّے تو رُوح القُدس اُن پر نازِل ہُوا اور وہ طرح طرح کی زُبانیں بولنے اور نبُوّت کرنے لگے ۔ [7] اور وہ سب تخمِیناً بارہ آدمی تھے ۔

5. لوقا 13:11 پڑھیں ۔ لوقا 13:11 میں کیا لکھا ہے کہ ہمیں رُوح القدس کو حاصل کرنے کےلئے کیا کرنا چاہئے ؟

لوقا 13:11 پس جب تم بُرے ہو کر اپنے بچوں کو اچھی چیزیں دینا جانتے ہو تو آسمانی باپ اپنے مانگنے والوں کو رُوح القدس کیوں نہ دیگا ۔

6. 1 کرنتھیوں 2:14 پڑھیں ۔ جب کوئی شخص غیر زبان میں بات کرتا ہے تو وہ کیا کر رہا ہے؟

1 کرنتھیوں 2:14 کیونکہ جو بیگانہ زبان میں باتیں کرتا ہے وہ آدمیوں سے باتیں نہیں کرتا بلکہ خُدا سے اِس لِئے کہ اُسکی کوئی نہیں سمجھتا حالانکہ وہ اپنی رُوح کے وسیلہ سے بھید کی باتیں کہتا ہے ۔

7. 1 کرنتھیوں 14:14 پڑھیں ۔ جب کوئی شخص غیر زبان میں دُعا کرتا ہے تو وہ کیا کر رہا ہے ؟

1 کرنتھیوں 14:14 اِسلِئے کہ اگر میں کسی بیگانہ زبان میں دُعا کروں تو میری رُوح تو دُعا کرتی ہے مگر میری عقل بیکار ہے ۔

8. 1 کرنتھیوں 14:16-17 پڑھیں ۔ جب کوئی شخص غیر زبان میں دُعا کرتا ہے تو وہ کیا کر رہا ہے؟

1 کرنتھیوں 14:16-17 ورنہ اگر تو رُوح ہی سے حمد کریگا تو ناواقف آدمی تیری شکرگزاری پر آمین کیونکر کہیگا ؟ اِسلِئے کہ وہ نہیں جانتا کہ تو کیا کہتا ہے ۔[17] تُو توبیشک اچھی طرح سے شکر کرتا ہے مگر دوسرے کی ترقی نہیں ہوتی ۔

9. اعمال 4:2 پڑھیں ۔ اُس شخص کو کون بولنے کی طاقت بخش رہا تھا ؟

اعمال 4:2 اور وہ سب رُوح القدس سے بھر گئے اور غیر زبانیں بولنے لگے جس طرح رُوح نے اُنہیں بولنے کی طاقت بخشی ۔

جوابات سبق 14

1. مرقس 16:16 پڑھیں ۔ اب اعمال 5:8، 12 ۔ کیا اعمال 12:8 میں بیان کردہ لوگ مسیحی بن گئے؟
جی ہاں ۔

2. اعمال 8:14-16 ۔ کیا ان لوگوں کو رُوح القدس کا بپتسمہ ملا تھا ؟
نہیں ۔

3. اعمال 19:1-5 ۔ کیا یہ لوگ ایماندار ہیں ؟
جی ہاں ۔

4. اعمال 19:6-7 ۔ کیا انہیں رُوح القدس کا بپتسمہ ملا تھا ؟
نہیں ۔ غور کریں : اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ تجربہ توبہ سے بلکل الگ ہے ۔

5. لوقا 13:11 پڑھیں ۔ لوقا 13:11 میں کیا لکھا ہے کہ ہمیں رُوح القدس کو حاصل کرنے کے لئے کیا کرنا چاہئے؟
مانگنا چاہئے ۔

6. 1 کرنتھیوں 2:14 پڑھیں ۔ جب کوئی شخص غیر زبان میں دُعا کرتا ہے تو وہ کیا کر رہا ہے ؟
خدا سے باتیں اور بھید کی باتیں کر رہا ہے ۔

7. 1 کرنتھیوں 14:14 پڑھیں ۔ جب کوئی شخص غیر زبان میں بات کرتا ہے تو وہ کیا کر رہا ہے ؟
ان کی رُوح خدا سے دعا کر رہی ہے ۔

8. 1 کرنتھیوں 16:14-17 پڑھیں ۔ جب کوئی شخص غیر زبان میں دُعا کرتا ہے تو وہ کیا کر رہا ہے؟
اپنی رُوح سے خُدا کو مبارک کہہ رہا ہے اور خُدا کا شکر کر رہا ہے ۔

9. اعمال 4:2 پڑھیں ۔ جب کوئی غیر زبان میں دعُا کرتا ہے ، تو کیا رُوح القدس دُعا کررہا ہے یا وہ شخص خُود دُعا کررہا ہے ؟
وہ شخص خُود دُعا کر رہا ہے ۔

10. اعمال 4:2 پڑھیں ۔ اُس شخص کو کون بولنے کی طاقت بخش رہا تھا ؟
رُوح القدس ۔

سبق 15

پاک روح کو کیسے حاصل کیا جائے

ہم آج رُوح القدُس کو حاصل کرنے کے بارے میں بات کرنے جا رہے ہیں۔ اعمال 1:10 میں لکھا ہے ، قیصریہ میں کُرنیلیُس نام ایک شخص تھا ۔ وہ اُس پلٹن کا صُوبہ دار تھا جو اطالیانی کہلاتی ہے۔ یہ ایک فوجی عہدہ تھا ، شاید ایک رجمنٹ کا کپتان ۔ آیت 2 جاری ہے، وہ دیندار تھا اور اپنے سارے گھرانے سمیت خُدا سے ڈرتا تھا اور یہودیوں کو بہت خیرات دیتا اور ہر وقت خُدا سے دعا کرتا تھا ۔ وہ راستباز تھا ، اچھے کام کرتا تھا ، خُدا سے ڈرتا تھا ، ضرورت مند لوگوں کو بہت زیادہ پیسے دیتا تھا ، اور بائبل کہتی ہے کہ اس نے ہمیشہ خُدا سے دعا کی ۔ لیکن ہم یہ جاننے جارہے ہیں ، اور یہ حیرت انگیز ہوگا ، کہ اگرچہ اس نے صحیح کام کیے ، اگرچہ وہ خُدا سے ڈرتا اور دُعائیا زندگی تھی تو بھی یسُوع مسیح کے ذریعہ اس کا خُدا کے ساتھ کوئی ذاتی تعلق نہیں تھا ۔

آیات 3-6 میں لِکھا ہے ، اُس نے تیسرے پہر [دوپہر کے تین بجے] کے قریب رویا میں صاف صاف دیکھا کہ خُدا کا فرشتہ میرے پاس آکر کہتا ہے کُرنیلیُس [4] اُس نے اُسکو غور سے دیکھا اور ڈر کر کہا خُداوند کیا ہے ؟ اُس نے اُس سے کہا تیری دُعائیں اور خیرات یادگاری کے لئے خُدا کے حضور پہنچیں [5] اب یافا میں آدمی بھیج کر شمعُون کو جو پطرس کہلاتا ہے بُلوالے [6] وہ شمعُون دباغ کے ہاں مِہمان ہے جسکا گھر سمندر کے کنارے ہے۔ (بریکٹس میں لکھے گئے الفاظ میرے ہیں).

یہ آدمی ، اگرچہ خُدا سے ڈرنے والا ، دُعائیا زندگی ، اور اچھے کام کرنے کی وجہ سے ہم اسے راستباز بھی کہہ سکتے ہیں ، تو بھی اُس کے پاس ایک فرشتہ بھیجا گیا جس نے اسے شمعُون پطرس کو بُلوانے کو کہا ، جو اسے بتائے گا کہ اسے کیا کرنا چاہیے۔ ہم اعمال 43:10 میں صاف صاف دیکھتے ہیں کہ پطرس کو بھی یہی ہدایت دی گئی تھی: اِس شخص کی سب نبی گواہی دیتے ہیں کہ جو کوئی اُس پر اِیمان لائیگا اُسکے نام سے [یسُوع کے نام سے] گُناہوں کی معافی حاصل کریگا (بریکٹس میں لکھے گئے الفاظ میرے ہیں) ۔ کیا یہ حیرت انگیز نہیں ہے ؟ یہ آدمی جو بہت نیک کام کرتا تھا پھر بھی اس کا یسُوع مسیح کے زریعے خُدا کے ساتھ زاتی رشتہ نہیں تھا ۔ خُدا نے کہا ، " جو کام تم کر رہے ہو وہ بہت اچھے ہیں ، وہ شاندار ہیں ، اور وہ میرے سامنے ایک یادگار ہیں ، لیکن میں تمہیں بتاتا ہوں کہ میں کیا کرنے جا رہا ہوں ۔ میں نے ایک فرشتہ نیچے بھیجا ہے کہ تمہیں بتائے کہ پطرس نامی آدمی کو بلوالو اور وہ تمہیں بتائے گا کہ تمہیں کیا کرنا چاہیے ۔ اعمال 43:10 میں جب پطرس کُرنیلیُس کےگھرگیا تو اس نے کہا ، اِس شخص کی سب نبی گواہی دیتے ہیں کہ جو کوئی اُس پر ایمان لائیگا اُسکے نام سے [یسُوع کے نام سے] گُناہوں کی معافی حاصل کریگا (بریکٹس میں لکھے گئے الفاظ میرے ہیں) ۔

اب غور کریں کہ یہاں کیا ہوا۔ پطرس یہ باتیں کہہ ہی رہا تھا کہ رُوح القدُس اُن سب پر نازل ہوا۔ (اعمال 44:10) کُرنیلیُس مسیح پر ایمان کے بارے میں سن کر سمجھ بھی رہا تھا ، اور اس نے اپنے گُناہوں کی معافی کے لیے مسیح پر ایمان رکھا ۔ جیسے ہی اس نے یہ کیا تو رُوح القدُس اس پر اور اُن سب پر جو اُس گھر میں تھے نازل ہوا ۔ یہ آیت 45 میں لکھا ہے ، اور پطرس کے ساتھ جتنے مختون ایماندار آئے تھے وہ سب حیران ہوئے کہ غیر قوموں پر بھی رُوح القدُس کی بخشش جاری ہے ۔ انہیں یہ کیسے معلوم ہوا ؟ کیونکہ اُنہیں طرح طرح کی زبانیں بولتے اور خُدا کی تمجید کرتے سُنا (آیت 46) ۔

نئے عہد نامے میں جب بھی رُوح القدُس کسی فرد پہ نازل ہوتا ہے تو رُوح القدُس

کی نعمتیں ظاہر ہوتی ہیں جو اِس بات کا ثبوت ہے کہ وہ شخص رُوح القدُس سے بھر گیا ہے ۔ نئے عہد نامے میں وہ عام طور پر غیر زبان میں دُعا کرتے یا نبُوت کرتے تھے۔

میں نے ایک شام ڈلاس ، ٹیکساس کے ایک کھیت میں اپنے گھٹنوں کے بل گر کے کہا۔ اے خُدا ، میں غیر زبان اور رُوح القدُس کے بپتسمہ کے بارے میں لوگ بات کر رہے ہیں نہیں جانتا ، لیکن اگر کوئی طریقہ ہے جس سے میں آپ کی تعریف کرسکوں ، کوئی طریقہ جس سے میں آپ کی بڑائی کر سکوں ، کوئی طریقہ جس سے میں اپنی انسانی انگریزی زبان سے بالاتر ہوسکوں ، میں ایسا طریقہ چاہتا ہوں ۔ جب میں نے خُدا کی عبادت کرنا شروع کی تو رُوح القدُس نے مجھے بولنے کی طاقت بخشی اور ایک ایسی زبان دی جو نہ میں نے سیکھی اور نہ ھی جانتا تھا ۔ اعمال 4:2 میں لکھا ہے ، **اور وہ سب رُوح القدُس سے بھر گئے اور غیر زبانیں بولنے لگے جس طرح رُوح نے انُہیں بولنے کی طاقت بخشی** ۔ کون دعا کر رہا تھا ؟ وہ لوگ کر رہے تھے ۔ کون الفاظ بخش رہا تھا ؟ رُوح القدُس ۔

لُوقا 13:11 میں لکھا ہے ، **پس جب تم بُرے ہو کر اپنے بچوں کو اچھی چیزیں دینا جانتے ہو تو آسمانی باپ اپنے مانگنے والوں کو رُوح القدُس کیوں نہ دے گا !** آپ کو صرف اتنا کرنا ہے کہ خُدا سے مانگنا ہے ، یقین کریں کہ آپ کو ملے گا ، اپنے آپ کو خُدا کے حوالے کریں ، خُداوند کی عبادت کرنا شروع کریں ، اور وہ آپ کو ایک ایسی زبان میں عبادت کرنے اور اس کی تعریف کرنے کی طاقت بخشے گا جو آپ نے کبھی نہیں سیکھی تھی ۔

سوالات اور حوالاجات

1. نجات پانے سے متعلق بائیبل کن الفاظ کا بیان کرتی ہے ، چند کا بیان کریں ؟

یُوحنا 3:3 یسُوع نے جواب میں اُس سے کہا مَیں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک کوئی نئے سرے سے پیدا نہ ہو وہ خُدا کی بادشاہی کو دیکھ نہیں سکتا ۔

اعمال 19:3 پس توبہ کرو اور رجُوع لاؤ تاکہ تمہارے گُناہ مِٹائے جائیں اور اس طرح خُداوند کے حضور سے تازگی کے دِن آئیں ۔

مرقس 16:16 جو ایمان لائے اور بپتِسمہ لے وہ نجات پائے گا اور جو ایمان نہ لائے وہ مجرم ٹھہرایا جائے گا ۔

کُلسیوں 13:2 اور اُس نے تمہیں بھی جو اپنے قصوروں اور جسم کی نامختونی کے سبب سے مُردہ تھے اُسکے ساتھ زندہ کیا اور ہمارے سب قصور معاف کئے ۔

رُومِیوں 9:8 لیکن تم جسمانی نہیں بلکہ روحانی ہو بشرطیکہ خُدا کا رُوح تم میں بسا ہوا ہے ۔ مگر جس میں مسیح کا رُوح نہیں وہ اُس کا نہیں ۔

متّی 46:25 اور یہ ہمیشہ کی سزا پائینگے مگر راستباز ہمیشہ کی زندگی ۔

2. اعمال 15:11 پڑھیں ۔ یہ آیت رُوح القدُس کے بپتسمہ کے تجربے کو کیسے بیان کرتی ہے ؟

اعمال 15:11 جب میں کلام کرنے لگا تو رُوح القدُس اُن پر اِس طرح نازل ہوا جس طرح شروع میں ہم پر نازل ہوا تھا ۔

3. یسُوع کے شاگردوں کو رُوح القدُس ملا (یوحنا 22:20) ، لیکن کچھ دن بعد اصل میں رُوح القدُس کا بپتسمہ ملا (اعمال 4-1:2) ۔ ان حقائق کو دیکھیں اور ان کا موازنہ کریں (یوحنا 22:20 اور اعمال 4-1:2) ۔

یوحنا 22:20 اور یہ کہہ کر اُن پر پھونکا اور اُن سے کہا رُوح القدُس لو ۔

اعمال 4-1:2 جب عیدِ پنتکُست کا دن آیا۔ تو وہ سب ایک جگہ جمع تھے [2] کہ یکایک آسمان سے ایسی آواز آئی جیسے زور کی آندھی کا سناٹا ہوتا ہے اور اُس سے سارا گھر جہاں وہ بیٹھے تھے گونج گیا [3] اور اُنہیں آگ کے شعلے کی سی پھٹی ہُوئی زبانیں دکھائی دیں اور اُن میں سے ہر ایک پرآ ٹھہریں ۔ [4] اور وہ سب رُوح القدُس سے بھر گئے اورغیرزبانیں بولنے لگے جس طرح رُوح نے اُنہیں بولنے کی طاقت بخشی ۔

4. اعمال 8:1 پڑھیں ۔ رُوح القدُس کے بپتسمہ کا کیا مقصد ہے ؟

اعمال 8:1 لیکن جب رُوح القدُس تم پر نازل ہو گا تو تم قوت پاؤ گے اور یروشلیم اور تمام یہودیہ اور سامریہ میں بلکہ زمین کی انتہا تک میرے گواہ ہو گے ۔

5. اعمال 2:38-39 اور 1 کُرنتیوں 1:7 ۔ کیا رُوح القدُس کا بپتسمہ آج ہمارے لیے ہے؟

اعمال 2:38-39 پطرس نے اُن سے کہا کہ توبہ کرو اور تم میں سے ہر ایک اپنے گُناہوں کی معافی کے لئے یسُوع مسیح کے نام پر بپتسمہ لے تو تم رُوح القدُس اِنعام میں پاؤ گے ۔ [39] اِس لئے کہ یہ وعدہ تم اور تمہاری اولاد اور اُن سب دور کے لوگوں سے بھی ہے جنکو خُداوند ہمارا خُدا اپنے پاس بُلائے گا ۔

1 کُرنتیھوں 1:7 یہاں تک کہ تم کسی نعمت میں کم نہیں اور ہمارے خُداوند یسُوع مسیح کے ظہور کے منتظر ہو ۔

6. لُوقا 11:13 پڑھیں ۔ اگر آپ کو رُوح القدُس کا بپتسمہ نہیں ملا ہے تو آپ کو اب کیا کرنا چاہیے ؟

لُوقا 11:13 ، پس جب تم بُرے ہو کر اپنے بچوں کو اچھی چیزیں دینا جانتے ہو تو آسمانی باپ اپنے مانگنے والوں کو رُوح القدُس کیوں نہ دے گا ۔

7. اعمال 2:4 پڑھیں ۔ کیا آپ خُدا سے مانگیں گے ، کیا آپکو ملے گا اور غیر زبان میں جو خُدا آپکو دے گا کیا اسکی عبادت کریں گے ؟

اعمال 2:4 اور وہ سب رُوح القدُس سے بھر گئے اورغیرزبانیں بولنے لگے جس طرح رُوح نے اُنہیں بولنے کی طاقت بخشی ۔

جوابات سبق 15

1. نجات پانے سے متعلق بائیبل کن الفاظ کا بیان کرتی ہے ، چند کا بیان کریں ۔
   - **نئے سرے سے پیدا ہونا (یُوحنا 3:3) ۔**
   - **تبدیلی (اعمال 19:3) ۔**
   - **ایمان لانا اور بپتِسمہ لینا (مرقس 16:16)**
   - **مُعافی یافتہ (کُلسیوں 13:2) ۔**
   - **مسیح کا رُوح پانا ۔ (رُومیوں 9:8) ۔**
   - **ہمیشہ کی زندگی (متی 46:25) ۔**

2. اعمال 15:11 پڑھیں ۔ یہ آیت رُوح القدُس کے بپتسمہ کے تجربے کو کیسے بیان کرتی ہے؟
   جب رُوح القدُس کسی پر نازل ہوتا ہے ۔

3. یسُوع کے شاگردوں کو رُوح القدُس ملا (یوحنا 22:20) ، لیکن کچھ دن بعد اصل میں رُوح القدُس کا بپتسمہ ملا (اعمال 2:1-4) ۔ ان حقائق کو دیکھیں اور ان کا موازنہ کریں (یوحنا 22:20 اور اعمال 2:1-4) ۔
   یوحنا 22:20 میں شاگردوں کو رُوح القدُس ملا۔ اعمال 2:1-4 میں پھر وہی شاگرد رُوح القدُس سے بھر گئے (جو باطنی اور ظاہری طور پہ ڈوبنا ہے) ۔ اعمال 8:1 دیکھیں ۔

4. اعمال 8:1 پڑھیں ۔ رُوح القدُس کے بپتسمہ کا کیا مقصد ہے ؟
   خدمت کے لیے بااختیار بنانا (یا گواہ) ۔

5. اعمال 2:38-39 اور 1 کُرنتیوں 7:1 ۔ کیارُوح القدُس کا بپتسمہ آج ہمارے لیے ہے ؟
   جی ہاں۔ رُوح القدُس کے تحائف مسیح کی آمد ثانی پر ختم ہو جائیں گے ، لیکن تب تک یہ جاری ہیں ۔

6. لُوقا 13:11 پڑھیں ۔ اگر آپ کو اب تک رُوح القدُس کا بپتسمہ نہیں ملا تو آپ کو کیا کرنا چاہیے ؟
   مانگنا ہوگا ۔

7. اعمال 4:2 پڑھیں ۔ کیا آپ خُدا سے مانگیں گے ، کیا آپکو ملے گا اور غیر زبان میں جو خُدا آپکو دے گا کیا اسکی عبادت کریں گے ؟
   جی ہاں ، میں غیر زبان میں جو رُوح القدُس مجھے بخشے گا ، عبادت کروں گا ۔

سبق 16

غیر زُبان میں دُعا کرنے کے فائدے

جب پہلی بار رُوح القدُس کا بپتسمہ ہوا تو ایک چیز جو ہوئی وہ یہ تھی کہ وہاں موجود تمام لوگ غیر زبانیں بولتے تھے ۔ اعمال 4:2 میں یُوں مرقُوم ہے کہ عیدُ پینتیکوست کے دن ، وہ رُوح القدُس سے بھرگئے اور غیر زبانیں بولنے لگے جس طرح رُوح نے انہیں بولنے کی طاقت بخشی ۔ اعمال کی کتاب میں مسلسل یہ نظر آتا ہے کہ جب بھی لوگ رُوح القدُس پاتے تو خُدا کی حضوری ظاہر ہوتی تھی ۔

بے شک ، رُوح القدُس صرف غیر زبان میں دُعا کرنا نہیں ہے بلکہ اس سے کہیں بڑھکر ہے لیکن یہ ان میں سے ایک اہم مظہر ہے ۔ 1 کرنتھیوں 14-13:14 میں لکھا ہے ۔ **اس سبب سے جو بیگانہ زبان میں باتیں کرتا ہے وہ دُعا کرے کہ ترجمہ بھی کر سکے۔ [14] اسلئے کہ اگر مَیں کسی بیگانہ زبان میں دُعا کروں تو میری رُوح تو دُعا کرتی ہے مگر میری عقل بیکار ۔** جب آپ غیر زبان میں دُعا کرتے ہیں تو آپ کی رُوح دُعا کرتی ہے۔ جب بھی آپ غیر زبان بولیں تو دُعا کریں کہ آپ اِسکی تشریح بھی کرسکیں تاکہ آپ کی سمجھ پھل دار ہو ۔

میں اپنی ذاتی گواہی دے سکتا ہوں کہ جب مجھے رُوح القدُس کا بپتسمہ ملا اور غیر زبان میں دُعا کرنا شروع کی تو اس نے میری زندگی کو ڈرامائی انداز میں بدل دیا ۔ مجھے یقین ہے کہ جب میں نئے سرے سے پیدا ہوا تومسیح میرے اندر رہنے کے لیے آیا ، لیکن جب رُوح القدُس مجھ پر نازل ہوا تو اس نے جو یسوع نے میرے اندر رکھا تھا مجھے اور دوسرے لوگوں پہ ظاہر کرنا شروع کر دیا ۔ تب چند چیزیں رونما ہوئیں ۔ پہلے سال جب میں نے غیر زبان میں دُعا کی تو میرے دماغ نے مجھ سے کہا کہ یہ پاگل پن ہے کہ میں صرف وقت ضائع کررہا ہوں ۔ غیر زبان میں دُعا کرنے کیلئے مجھے ایمان رکھنا پڑا ، یہی وجہ ہے کہ یہودہ اپنے خط 20 آیت میں کہتا ہے کہ تم اپنے پاک ترین ایمان میں اپنی ترقی کرو۔ یہ آپ کو فطری سوچ اور استدلال سے باہر لے جا کے آپ کو ایمان کے مافوق الفطرت دائرے میں لے جاتا ہے۔

ایک اور چیز جس کا میں نے تجربہ کیا کہ جب میں غیر زبان میں دُعا کرتا تھا تو جن لوگوں کے بارے میں مَیں نے برسوں سے نہیں سوچا تھا وہ مجھے یاد آنے لگے ۔ میں نے ان کے لیے دُعا کرنا شروع کی اور ایک یا دو دن کے اندرانہوں نے مجھ سے رابطہ کرنا شروع کیا اور مجھے معلوم ہوا کہ اُن کی زندگی میں کوئی معجزہ ہوا ہے ۔ ایسا کئی بار ہوا اور آخرکار میں نے ان سب چیزوں کو اکٹھا کرنا شروع کیا تو مجھے احساس ہوا کہ جب میں غیر زبان میں دُعا کر رہا تھا ، میں اُس حکمت کے ساتھ دُعا کر رہا تھا جو میری اپنی ذہنی صلاحیت سے باہر ہے۔ میری رُوح جو سب کچھ جانتی اور مسیح کا ذہن رکھتی تھی ، لوگوں کے لئے اس طرح سے دُعا کر رہی تھی جو میں اپنی انسانی سمجھ کے ساتھ کبھی نہیں کر سکتا تھا ۔

ایک دن مَیں غیر زبان میں دُعا کر رہا تھا - جیسا کہ میں نے کہا ، مجھے غیر زبان میں دُعا کرنےکے لئے ایمان کی ضرورت تھی - اور میں کچھ خیالات سے لڑ رہا تھا جیسے ، " تم انگریزی میں بول سکتے ہو اور کچھ اچھا کر سکتے ہو بجائے اِس بےتکی بکواس کے " ۔ مجھے ان خیالات سے نمٹنا پڑا اور انہیں نیچےدبا کے رکھنا پڑا ، اور میں صرف دُعا کرتا رہا۔ ایک شخص جسے میں نے پچھلے چار سال سے نہیں دیکھا تھا میرے دروازے پر دستک دی ۔ وہ اندر آیا اور دُعا سلام کئے بغیر بیٹھ گیا اور رونے لگا کیونکہ اسے بہت ساری پریشانیوں کا سامنا

تھا۔ میں وہاں بیٹھا سوچ رہا تھا کہ مجھے انگریزی میں دُعا کرنی چاہیے تھی۔ میری اگلی سوچ تھی کہ جب میں نے اسے چار سالوں سے نہیں دیکھا تو میں اس کے لیے دُعا کیسے کرسکتا تھا ؟ آخر کار خُدا نے مجھ پر ظاہر کیا کہ میں دُعا کر رہا تھا ، اور وہ مجھے تیار کر رہا تھا۔ میں اس کے لیے اس طرح شفاعت کر رہا تھا کہ اگر میں اپنی عقل سے دُعا کرتا تو میں نہیں کر سکتا تھا۔ اچانک مجھے مکاشفہ ملنے لگا اور میں نے اسے کہا ، " میں آپ کو بتا سکتا ہوں کہ آپ کا مسئلہ کیا ہے ۔ " میں نے اس کی ساری کہانی اسے بتائی اور پھر اس کا جواب دیا۔

آپ کو یہ سمجھنا ہوگا کہ یہ اُس وقت ہوا جب میں ایک فرقہ وارانہ چرچ میں تھا ۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ میرے ساتھ کیا ہوا ہے اور نہ ھی میں ۔ ھم دونوں ڑر گئے ۔ لیکن یہ خُدا کی طاقت کا ظہور تھا جِسے اُس نے مافوق الفطرت استعمال کیا ۔ اس کا یہی مطلب ہے کہ جب آپ غیر زبان میں دُعا کرتے ہیں تو آپ کی رُوح دُعا کرتی ہے۔ آپ کی رُوح نئے سرے سے پیدا ہوئی ہے جس میں مسیح کا ذہن ہے اور جانتی ہے کہ کیا کرنا ہے ۔ اس پہ خُدا کا مسح ہے اور آپ سب کچھ جانتے ہو ، اور آپ کی رُوح میں کوئی بھی کمی نہیں ۔ اگر آپ اپنی رُوح کی طاقت اور مُکاشفہ میں چل سکتے ہیں تو یہ آپ کی جسمانی زندگی کو بدل دے گا ۔ ایسا کرنے کا ایک طریقہ ہے ، اگرچہ یہی واحد راستہ نہیں ہے ، آپکو غیر زبان میں دُعا کرنا شروع کرنا ہے۔ پہچانیں اور یقین کریں کہ جب آپ ایسا کرتے ہیں تو آپ اپنے پاک ترین ایمان میں خود کو مضبوط کر تے ہیں ، کہ آپ کی رُوح خُدا کی پوشیدہ حِکمت بیان کرتی ہے ، اور خُدا کا کامل مکاشفہ آ رہا ہے ۔ پھر 1 کرنتھیوں 13:14 کے مطابق ، دُعا کرو کہ تم ترجمہ بھی کر سکو ۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپکو غیر زبان میں دُعا بند کرکے تشریح کے لیے اُردو میں دُعا کرنا پڑے گی۔ اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ آپ کی عقل سمجھ پھلدار ہو جاتی ہے۔

اگر آپ چرچ میں غیر زبان میں پیغام دیتے ہیں تو آپ کو رُکنا ہوگا اور اُردو میں تشریح کرنی ہوگی۔ ۔ جب میں اپنی ذاتی دُعا کرتا ہوں تو غیر زبان میں دُعا کرکے ایمان رکھتا ہوں کہ خُدا مجھے مکاشفہ دے گا ۔ کبھی کبھی میرا رویہ بدل جاتا ہے ۔ میرے پاس کوئی خاص لفظ نہیں ہے لیکن اچانک میں چیزوں کو واضح طور پر دیکھتا ہوں اور ایک مختلف نقطہ نظر حاصل کرتا ہوں۔ مکمل مُکاشفہ ملنے میں مجھے ایک ہفتہ لگ سکتا ہے ، غیر زبان میں دُعا کرنے میں جو وقت گزارتے ہیں وہ بہت اہم اور ضروری ہے، اور مَیں اس بات پے یقین کرتا ہوں کہ خُدا ترجمہ بھی دیگا۔

غیر زبان میں دُعا کرنا بہت سی وجوہات کی بنا پر اہم ہے ، یقیناً یہ ثابت کرنے سے کہیں زیادہ کہ آپ کو روح القدس مل چکا ہے۔ یہ روزمرہ کی زندگی کا حصہ ہونا چاہیے۔ یہ اپنے دماغ کو اس کے شکوک و شبہات سے دور کرتے ہوئے اپنے دل سے باپ سے براہ راست بات چیت کرنے کا ایک طریقہ ہے ، یہ آپ کو آپ کے انتہائی مقدس ایمان میں مضبوط بناتا ہے اور خُدا کی پوشیدہ حکمت کو جاری کرتا ہے۔ میں دُعا کرتا ہوں کہ آپ سب ایسے کرسکیں ، ایمان کا اظہار کریں ، اور غیر زبان بولنے کا پورا فائدہ حاصل کریں ۔

سوالات اور حوالاجات

1. یہودہ 20:1 پڑھیں ۔ رُوح القدُس میں دُعا کرنے سے کیا بڑا فائدہ حاصل ہوتا ہے ؟

یہودہ 20:1 مگر تم اے پیارو ! اپنے پاک ترین ایمان میں اپنی ترقی کرکے اور رُوح القدُس میں دُعا کر کے ۔

2. اعمال 4:2 پڑھیں ۔ کتنے لوگ رُوح القدُس سے بھر گئے تھے ؟

اعمال 4:2 اور وہ سب رُوح القدُس سے بھر گئے اور غیر زبانیں بولنے لگے جس طرح رُوح نے انہیں بولنے کی طاقت بخشی ۔

3. اعمال 4:2 پڑھیں ۔ رُوح سے بھرنے کے نتیجے میں انہوں نے کیا کیا ؟

4. 1 کرنتھیوں 14:14 پڑھیں ۔ جب آپ غیر زبان میں دُعا کرتے ہیں تو آپ کے وجود کا کون سا حصہ دُعا کرتا ہے ؟

1 کرنتھیوں 14:14 اس لئے کہ اگر مَیں کسی بیگانہ زبان میں دُعا کروں تو میری رُوح تو دُعا کرتی ہے مگر میری عقل بیکار ہے ۔

5. 1 کرنتھیوں 2:14 پڑھیں ۔ جب کوئی شخص غیر زبان میں دُعا کرتا ہے تو وہ کس سے بات کرتا ہے ؟

1 کرنتھیوں 2:14 کیونکہ جو بیگانہ زبان میں باتیں کرتا ہے وہ آدمیوں سے باتیں نہیں کرتا بلکہ خُدا سے اسلئے کہ اُسکی کوئی نہیں سمجھتا ۔ حالانکہ وہ اپنی رُوح کے وسیلہ سے بھید کی باتیں کہتا ہے ۔

6. 1 کرنتھیوں 2:14 پڑھیں ۔ جب کوئی شخص غیر زبان میں دُعا کرتا ہے تو کیا سُننے والے سمجھتے ہیں کہ کیا کہا جا رہا ہے؟

7. 1 کرنتھیوں 2:14 پڑھیں ۔ جب آپ غیر زبان میں دُعا کرتے ہیں تو آپ کی رُوح کیا کہہ رہی ہے ؟

8. 1 کرنتھیوں 4:14 پڑھیں ۔ جب آپ غیر زبان میں دُعا کرتے ہیں تو آپ کیا کرتے ہیں ؟

1 کرنتھیوں 4:14 جو بیگانہ زبان میں باتیں کرتا ہے وہ اپنی ترقی کرتا ہے اور جو نبُوت کرتا ہے وہ کلیسیا کی ترقی کرتا ہے ۔

9. 1 کرنتھیوں 16:14 پڑھیں ۔ جب آپ غیر زبان میں دُعا کرتے ہیں تو آپ کیا کر تے ہیں ؟

1 کرنتھیوں 16:14 ورنہ اگر تو رُوح ہی سے حمد کریگا تو ناواقف آدمی تیری شُکرگزاری پر آمین کیونکر کہے گا ۔ اِسلئے کہ وہ نہیں جانتا کہ تو کیا کہتا ہے ۔

سبق 16 جوابات

1. یہودہ 20:1 پڑھیں ۔ رُوح القدُس میں دُعا کرنے سے کیا بڑا فائدہ حاصل ہوتا ہے ؟
جب میں رُوح القدُس میں دُعا کرتا ہوں ، میں اپنے آپ کو مضبوط کرتا ہوں ۔

2. اعمال 4:2 پڑھیں ۔ کتنے لوگ رُوح القدُس سے بھر گئے تھے ؟
سب لوگ ۔

3. اعمال 4:2 پڑھیں ۔ رُوح سے بھرنے کے نتیجے میں انہوں نے کیا کِیا ؟
وہ غیر زبانیں بولنے لگے ۔

4. 1 کرنتھیوں 14:14 پڑھیں ۔ جب آپ غیر زبان میں دُعا کرتے ہیں تو آپ کے وجود کا کون سا حصہ دُعا کرتا ہے ؟
میری رُوح دُعا کرتی ہے ۔

5. 1 کرنتھیوں 2:14 پڑھیں ۔ جب کوئی شخص غیر زبان میں دُعا کرتا ہے تو وہ کس سے بات کرتا ہے ؟
خُدا سے ۔

6. 1 کرنتھیوں 2:14 پڑھیں ۔ جب کوئی شخص غیر زبان میں دُعا کرتا ہے تو کیا سُننے والے سمجھتے ہیں کہ کیا کہا جا رہا ہے؟
جی نہیں ۔

7. 1 کرنتھیوں 2:14 پڑھیں ۔ جب آپ غیر زبان میں دُعا کرتے ہیں تو آپ کی رُوح کیا دُعا کرتی ؟
   - **بھید کی باتیں ۔**
   - **خفیہ باتیں (نئی صدی کا ورژن) ۔**
   - **صرف میرے اور خُدا کے درمیان گھری قربت ۔**

8. 1 کرنتھیوں 4:14 پڑھیں ۔ جب آپ غیرزبان میں دُعا کرتے ہیں تو آپ کیا کرتے ہیں؟
اپنے آپ کو مضبوط کرتے ہیں ۔

9. 1 کرنتھیوں 16:14 پڑھیں ۔ جب آپ غیر زبان میں دُعا کرتے ہیں تو آپ کیا کرتے ہیں؟
خُدا کا شُکر اور تمجید کرتے ہیں ۔